اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ
اللہ کا حکم مانو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہو
اسلام کے احکام
Orders Of The Islam
بچوں عورتوں اور تھوڑے پڑھے لکھوں کے لیے اسلام کے احکام
نہایت آسان اور پیاری پیاری اردو زبان
مصنفہ
حضرت مولینا مولوی حکیم سلطان محمد رحمۃ اللہ علیہ
شیخ محمد بشیر اینڈ سنز اردو بازار ○ لاہور

ہربنس پورہ لاہور میں مدرسہ جامع قادریہ سلطانیہ کی نو تعمیر مسجد میں بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ حاجی محمد دین صاحب مہتمم حکیم محمد عظیم صاحب معاون
رسہ ہذا میں نظر آ رہے ہیں۔

أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ
اللہ کا حکم مانو اور رسول ﷺ کا حکم مانو اور جو تم میں سے صاحبِ حکومت ہو
اسلام کے احکام
Orders Of The Islam
بچوں عورتوں اور تھوڑے پڑھے لکھوں کے لیے اسلام کے احکام
نہایت آسان اور پیاری پیاری اردو زبان
مصنفہ
حضرت مولینا مولوی حکیم سلطان محمد رحمۃ اللہ علیہ
شیخ محمد بشیر اینڈ سنز اردو بازار ○ لاہور

دیباچہ

حقیقت روایات میں کھو گئی - یہ امت خرافات کھو گئی

کچھ عرضداشتیں آپ کی خدمت میں

تاریخ کے اس بدترین دور میں جب انسانیت سسکیاں لے رھی ھے - شیطنیت اور حیوانیت ننگا ناچ ناچ رھی ھے - اسلام کے احکام ھی ساری دنیا کے لئے مشعل راہ ھیں - اسلام کے احکام کو متقدمین نے کچھ اس طریقے سے پیش کیا ھے - کہ آدمی روایات کے چکر میں پھنس کر رہ جاتا ھے - ذھنی انتشار یکسوئی کو یکسر ختم کر دیتا ھے - اسلام ساری کائنات کو خدا کی عبادت ایک رسول حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کتاب کلام پاک کے احکام پر عمل کرنے کا حکم دیتا ھے - ھماری بد قسمتی ھے کہ اسلام کے دشمنوں نے مسلمانوں کو مسلمان رھتے ھوئے سخت ذھنی انتشار میں پھنسا دیا - ھمیں متقدمین میں امام غزالی رحمۃاللہ علیہ اور امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس قریب کے زمانے میں شاہ ولی اللہ محدث دھلوی رحمۃاللہ علیہ اور بہت سے بزرگوں کو دیکھتے ھیں - کہ جنھوں نے مسلمانوں کے سامنے جو تحقیقی اسلام پیش کیا - اس سے کروڑھا مسلمانوں کو فائدہ پنہچا اور اسلام کو روایتوں کے چکر سے نکال کر جس طریقے سے امام اعظم رضی‌اللہ عنہ امام غزالی رضی اللہ عنہ اور شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ نے پیش کیا - کہنے کا حق تو یہی ھے - کہ یہی بہتر طریقہ تھا - عوام کے سامنے متفقہ تحقیقی اسلام ھی پیش کیا جانا چاھئے تھا - مگر علما خود تو روایتوں کے چکر میں پھنسے ھوئے تھے عوام کو بھی اسی چکر میں پھنسا دیا - علما کی نااتفاقی مسلمانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر گئی - اسلام جو دنیا کو ایک خدا ایک رسول اور ایک کتاب کا درس دینے آیا تھا - وہ خود علما کی ذاتی مناقشتوں کی وجہ سے ٹکڑے ٹکڑے ھو گیا - علما کا اتفاق اس زمانے کی سب سے بڑی ضرورت ھے جب تک علما و فضلا مل کر نہ بٹھیں گے -- عوام ایک نہیں ھو سکتے - ھمیں انتہا پسند نہیں ھونا چاھئے اعتدال پسند ھونا چاھئے - خدا کی اس زمین پر ھمیں قسم قسم کے بندے اور مختلف خیالوں کے انسان ملیں گے - ھمیں نہایت محبت اور اتفاق سے انہیں انسانیت کا درس دینا چاھیے - پاکستان کی اس سر زمین پر آپ کو مختلف خیالوں کے مختلف انسان ملیں گے - ھمیں نہایت محبت سے انہیں انسانیت و شریت کا درس دینا چاھئے - زیر نظر کتاب اسلام کے احکام حضرت حیکم مولوی

مختصر سوانح حیات

حضرت حکیم مولوی سلطان محمد

بانی مدرسہ تعلیم القرآن ہربنس پورہ مدرسہ تعلیم الاسلام
نوشہرہ خلیفہ دربار حضرت سلطان باہو رحمتلہ علیہ

بعد از وفات تربت ما در زمیں مجو
در سینہ ہائے مردم عارف مزار ماست

تلقین مرشد کامل

مصنفہ حضرت محمد صادق رضی اللہ عنہ بخارا شریف

منازل سلوک پر ویسے تو بزگان دین اور مشائخ عظام نے کافی کتابیں تصنیف کی ہیں - مگر حقیقت کی بات یہی ہے - کہ اس اہم مضمون پر تلقین مرشد کامل اپنے وقت کی بہترین کتاب ہے - تلقین مرشد کامل کو دسویں صدی ہجری میں فارسی زبان میں حضرت محمد صادق رضی اللہ تعلیٰ عنہ نے بخارا شریف کے علاقہ فرغانہ میں تصنیف کیا - یہ کتاب بخارا شریف میں جو نہایت مردم غیر علاقہ ہے- نہایت مقبول ہوئی - اس کے قلمی نسخے گھر گھر نقل کئے گئے- لوگ اس کتاب کو سینے سے لگا کر رکھتے تھے - اس کا ترجمہ اردو زبان میں جلد ہی آپ کی خدمت میں ہم پیش کر رہے ہیں - اس کتاب کو اسلام پسند حلقوں میں نہایت پسند کیا جائیگا - ہم مہذبی اصلاحی کتابوں کو مناسب رعایتی قیمتوں پر فروخت کرنے کا عہد کر چکے ہیں -

مختصر سوانح حیات

حکیم مولانہ سلطان محمد صدیقی رحمتہ اللہ علیہ ، مؤلف کتاب۔ ”اسلام کے حکام“ لاہور کے ایک معزز شریف اور صدیقی خاندان کے چشم و چراغ تھے ۔ آپ کے والد ماجد قبلہ شیخ نورالدین رحہ ایک نہایت صالح ، متقی اور پرہیزگار انسان تھے ۔ یہ آپ ہی کے فیضان پرورش و تربیت کا نتیجہ تھا کہ آپ کے فرزند ارجمند بہت جلد علوم ظاہری و باطنی سے آراستہ ہوئے ۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات ۔ مولانہ موصوف نے اوائل عمر ہی سے لاہور کے بڑے بڑے ممتاز علماؤ فضلا کی صحبت اختیار کی، خاص کر درویشوں سے آپ کو بہت عقیدت تھی ۔ بمصراق ع جمال ہم نشین در من اثر کرد۔ آپ کی طبیعت پاک طبیعت نے درویشان با صفا کی ہم نشینی سے جلا پائی ۔ عبادت گزاری کا یہ عالم تھا کہ نہایت کم سنی ہی میں نماز پنجگانہ کے علاوہ نوافل تہجد ۔ اشراق و دیگر اورد وظائف بڑے خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھا کرتے تھے ۔

عنفوان شباب کو پہنچے تو آپ نے رزق حلال کیلئے باپ ہی کے پیشہ کو اختیار کیا یعنی ایک پریس میں ملازمت کر لی ۔ پھر اسی نوکری کے سلسے میں ایک مدت کے بعد جب آپ تبدیل ہو کر نوشہرہ چھاؤنی آئے تو آپ کو

یہاں کے مسلمانوں کی پسماندگی دیکھ کر بہت دکھ ہوا۔ چنانچہ آپ نے ان کی حالت کے سدھارنے کا تہیہ کر لیا، لیکن دل پکا دھن کا سچا۔ کیا کچھ نہیں کر لیتا، جنانچہ پہلے تو آپ نے آہستہ آہستہ شدید محنت مشقت کر کے خود کو ایک پریس لگانے کے قابل بنایا۔ جب پریس لگایا تو آپ نے اس کی آمدنی کے بل بوتے پر مسلمانان نوشہرہ چھاؤنی کی حالت کو بہتر بنانے اور انہیں تعلیم دینے سے بہرہ یاب کرنے کیلئے ایک مدرسہ **تعلیم الاسلام** کے نام سے جاری کیا اور یہ کمال انصرام و انتظام اس کا اپنے ذمہ لیا۔ پریس کے علاوہ ایک اینٹوں کا بھٹہ، اور صابن کی فیکٹری بھی آپ نے قائم کی غرض یہی تین ذریعے تھے کہ جن پر آپ نے اپنے جذبہ تبلیغ اسلام، تعلیم دین اور انگریز دشمنی کی بنیاد رکھی۔ ظاہر ہے اس وقت برطانوی حکومت کا دور دورہ تھا انگریز صاحب اقتدار و اختیار تھے۔ بھلا آن کی مخالفت کرنے والا کب بچ کے رہ سکتا ہے۔ لہذا انگریزوں کی نگاہوں میں بری طرح کھٹکنے لگے حتیٰ کہ اسی جرم کی پاداش میں، برطانوی حکومت نے آپ کو جعلی نوٹ تیار کرنے کا الزام دے کر ۱۹۲۱ء میں گرفتار کر لیا، اس کے بعد مقدمہ چلایا، بالآخر سات سال قید با مشقت کی سزا کا حکم سنا کر قید میں ڈال دیا۔ مگر

مریض عشق پر رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

مولانہ علیہ رحمۃ اگرچہ قید میں تھے، تاہم موصوف کی رگوں میں دوڑنے والا صدیقی خون وہاں بھی سرگرم تبلیغ اسلام رہا۔ آپ نے بہت سے غیر مسلم قیدیوں کو مسلمان کیا۔ آسے دیکھ کر بوطانوی حکومت اور طیش میں آگئی اور اس نے آپ کی سزا سات سال سے بڑھا کر چودہ سال یعنی دگنی کر دی۔ نیز لاہور کی جیل میں آپ کو تبلیغی سرگرمیوں کو بڑھتا ہوا دیکھ کر بھاگلپور جیل میں منتقل کر دیا جہاں مولانا موصوف کی جوانی کا ایک خاصا وقت بسر ہوا لیکن واہ ری ہٹ، مولانا تبلیغ اسلام کا کام یہاں بھی۔ برابر کرتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ بہت سے تعلیم یافتہ غیر مسلموں کو مسلمان کیا۔ اللہ اللہ جذبہ ہو تو ایسا ہو۔ مولانہ علیہ رحمۃ نے، قید و بند کی صعوبتیں اور مصیبتیں بڑے اطمینان اور سکون کے ساتھ برداشت کیں۔ ۱۹۳۶ء میں جب جارج پنجم کی سلور جوبلی منائی گئی تو اس تقریب کی خوشی میں برطانوی حکومت نے آپ کو رہا کر دیا۔

سرحد کے لوگ آپ کو بابو سلطان محمد کے نام سے یاد کرتے تھے۔ مگر لاہور کے لوگ حکیم مولوی سلطان کہا کرتے تھے۔ پھر نوشہرہ چھاؤنی سے آپ جب لاہور میں آئے تو آپ نے حکمت کا پیشہ اختیار کر لیا۔ اسی دوران میں آپ نے دو کتابیں نمبر۱ نماز سلطانی مترجم و معمولات بزگان سلف نمبر۲ ''اسلام کے احکام،، لکھیں۔اور انہیں چھپوا کر عام لوگوں کی اصلاح کے لیے تقسیم کیا۔ اور عام و خاص

مسلمانوں کو اس سے نہایت فائدہ ہوا - آپ کے ملنے والوں نے آپ کی کتابوں کو نہایت پسند کیا - آپ نے کئی ایڈیشن ان کتابوں کے شائع کئے - آپ کی وفات کے بعد کتابیں ختم ہو گئیں - تو آپ کے دوستوں ملنے والوں کے اصرار پر دونوں کتابیں دوبارہ سہ بارہ شائع کی جارہی ہیں - میرا مقصد ان کتابوں کے شائع کرنے سے یہ ہے - کہ اسلام کے احکام عام بچوں عورتوں اور تھوڑے بہت پڑھے لکھے لوگوں تک جا پہنچیں - اور جس کے نصیب میں ہدایت ہوگی - وہ ہدایت حاصل کرلیگا - اللہ تعالیٰ جمیع مسلمان مرد عورت کا انجام بخیر کرے - ہر کتاب کے پڑھنے والے کی خدمت مین گذارش ہے کہ وہ کتاب پڑھنے سے پہلے ایک دفعہ الحمد شریف تین دفعہ قل شریف پڑھکر حضرت حکیم مولوی صاحب علیہ رحمۃ کی روح و پرفتوح کو بخشیں - اللہ تعلیٰ اس کتاب کے پڑھنے والے کی جمیع دینی و دنیادی حاجات کو برلائے - اسے دنیا میں خوش و خرم رکھے - اور عاقبت میں خوش و خرم رکھے - اور نفس پرستی اور خود غرضی کے اس انتہائی دور میں جب انسانیت سسکیاں لے رہی ہے - اور شیطنیت اور حیوانیت ننگا ناچ رہی ہے - اسلام کے احکام دنیا کے لئے مشعل راہ ہیں -

شیخ محمد بشیر

لاہور

۷۸۶

دیباچہ

مسلمانوں کے روزمرہ کے پیش آنے والے وہ مسائل ضروریہ جنہیں عوام تو درکنار خواص بھی اپنی بے ذوقی کے باعث درخورِ اعتنا نہیں سمجھتے۔ درج کتاب کرنے کی کوشش کی گئی ہے یہ مسائل ان ضروری احکام کا خلاصہ ہیں جنہیں اسلام کے ارکان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور جن کو جانے بغیر کوئی مسلمان مسلمان نہیں رہ سکتا۔ ہماری شومیٔ بخت کی یہ انتہا ہے کہ ہمیں دو صد سالہ غلامی نے دین کی طرف سے پرلے درجے کا بے حس و بے حمیت بنا دیا ہے۔ اس عرصہ میں ہم نے دین سے کمال لاپرواہی برتی۔ لیکن دنیا کے حاصل کرنے میں ہمہ تن سعی بن گئے۔ دین اور اس کی طرف بلانے والوں پر آوازے کسے ان کا تمسخر اڑایا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ دنیا ہی نہ ملی نہ دین باقی رہا۔

اب جب کہ ہم آزادی سے ہمکنار ہو رہے ہیں۔ ہماری ذہنی استواری دین کے صحیح اصولوں پر ہونی چاہئے۔ اور ابھی سے ہمیں ایسی راہ اختیار کر لینی چاہئے جس پر چل کر ہم اور ہمارے اخلاف آسانی سے خدا و رسول صلعم کی رضا جوئی حاصل کر سکیں۔ اور دنیا و آخرت میں آبرومندی و سرخروئی سے بہرہ ور ہو سکیں۔ وہ راہ کونسی ہے؟ وہ ہے کہ راہ مستقیم۔ کتاب و سنت کی غیر مشروط

اطاعت اور عقیدت مندانہ پیروی ۔ یہی ہے دینی استواری کی خشتِ اوّلین ۔ ہماری یہ ادنیٰ کوشش اسی کی طرف پہلا قدم ہے امید ہے کہ ناظرین اس ہدیۂ دینی کو بنظرِ استحسان دیکھیں گے اور آئندہ کے اقدام کے لئے ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں گے ۔ خدا ہمیں اور آپ کو دنیا و آخرت میں برکت دے ۔ آمین ۔

احقر (حکیم) سلطان محمد مرحوم رح

(گلزار عالم پریس لاہور)

فہرستِ مضامین

سوال ۔ ہمارا کیا دین ہے اور ہم کیا کہلاتے ہیں؟
جواب ۔ ہمارا دین اسلام ہے اور ہم مسلمان کہلاتے ہیں۔
س ۔ ہمارا کیا عقیدہ ہے؟
ج ۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط
یعنی ایک خداوند تعالےٰ کے سوا کسی کی بندگی جائز نہیں۔
اور محمد خدا کے سچے نبی ہیں۔
س ۔ جب سو کر اٹھیں تو ہمیں کیا کہنا چاہیئے اور اس کا کیا فائدہ ہے؟
ج ۔ کلمہ طیبہ یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اس کے پڑھنے سے یہ فائدہ ہے کہ عادت ہونے
پر قبر میں بھی یاد ہوگا۔ اور منکر نکیر کے سامنے پوری حجت ہوگی۔
س ۔ کلمہ شریف کے بعد کیا کرنا چاہیئے اور اس کا کیا فائدہ ہے؟
ج ۔ اپنے پاس والے کو السلام علیکم کہنا چاہیئے اور اس کا بھی
یہی فائدہ ہے کہ حسبِ عادت نکیرین کو السلام علیکم کہیں گے
تو ان کو معلوم ہوگا کہ یہ مسلمان ہے۔

س ۔ پیشاب، پاخانہ اور استنجا کے آداب کیا ہیں؟
ج ۔ قبلہ شریف کی طرف منہ نہ کرنا چاہیئے اور بیٹھ اور سر کو ننگا نہ رکھنا چاہیئے۔
س ۔ قبلہ شریف کدھر ہے؟
ج ۔ جدھر سورج ڈوبتا ہے۔
س ۔ پیشاب اور پاخانہ کس چیز سے خشک کیا جائے۔ اور کن چیزوں سے خشک نہ کرنا چاہیئے اور کیوں؟
ج ۔ ایک ڈھیلے سے پیشاب اور تین ڈھیلوں سے پاخانہ خشک کیا جائے۔ کاغذ، سبزی، چونا، گوبر، ہڈی اور کوئلے سے خشک نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ کاغذ کا ادب ہے، ہڈی، کوئلہ اور گوبر جنات کے اور بعض دوسرے جانوروں کی خوراک ہے۔ چونے سے بدن جلتا ہے۔ سبزی سے خطرہ ہے کہ زہریلی نہ ہو۔
س ۔ استنجا کس چیز سے کرنا چاہیئے؟
ج ۔ پانی سے۔
س ۔ استنجا اور ڈھیلا کس ہاتھ سے خشک کرنا چاہیئے؟
ج ۔ بائیں ہاتھ سے
س ۔ پھر اس ڈھیلے کو کیا کیا جائے؟
ج ۔ پاؤں کے نیچے رکھ کر توڑ دیا جائے۔ دور نہ پھینکا جائے۔
س ۔ پیشاب، پاخانہ، غسل، استنجا سکھاتے وقت اور کیا تاکید ہے؟
ج ۔ ان وقتوں میں باتیں کرنا سخت منع ہے اور پاجامہ بیٹھ کر نیچے کرے اور سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے پاجامہ اوپر کرے یعنی بدن کو بے پردہ نہ کرے

س۔ ہم کس کے بندے ہیں؟
ج۔ اللہ تعالےٰ کے۔
س۔ ہم کس کی امت ہیں؟
ج۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی۔
س۔ ہم کس کی اولاد ہیں؟
ج۔ حضرت آدم علیہ السلام کی۔
س۔ ہم کس کی ملّت ہیں؟
ج۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی؟
س۔ ہم کس کے مذہب پر ہیں؟
ج۔ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر۔
س۔ اسلام میں کتنے مذہب ہیں؟
ج۔ چار ہیں۔ اول مذہب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا۔ دوم مذہب حضرت امام شافعی کا۔ تیسرا مذہب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا۔ چوتھا مذہب حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا۔
س۔ ان میں سے کون سا برحق ہے اور اکثریت کس کے مذہب پر ہے اور کیوں؟
ج۔ چاروں برحق ہیں اور اکثریت حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر ہے اس لئے کہ وہ "تابعین" میں سے ہیں اور باقی امام "تبع تابعین" سے۔
س۔ صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین کسے کہتے ہیں؟
ج۔ صحابہ وہ ہیں جنہوں نے بحالتِ اسلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہو۔ تابعین وہ ہیں جنہوں نے صحابہ سے ملاقات کی ہو

تبع تابعین وہ ہیں۔ جنہوں نے تابعین سے ملاقات کی ہو۔

س۔ تم کس کے دوستدار ہو؟

ج۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چار یار کے۔

س۔ ہم کس کے دوست دار ہیں؟

ج۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چار یار کے۔

س۔ چار یار کے نام بتاؤ اور ان میں سے درجے میں کون بلند ہے؟

ج۔ (۱) حضرت ابو بکر صدیق رضؓ (۲) حضرت عمر رضؓ (۳) حضرت عثمان رضؓ۔
(۴) حضرت علی رضؓ اور درجے میں سب برابر ہیں۔

س۔ حضرت صلعم کے اصحاب کو کیسا سمجھنا چاہیئے؟

ج۔ ان کا ذکر ہمیشہ نیکی اور ادب سے کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ حضرت صلعم کی مجلس میں بیٹھتے تھے۔ ان کے دوست تھے۔ ان ہی کی طفیل ہم کو قرآن شریف پہنچا۔ ان ہی کے ذریعے اسلام کو ترقی ہوئی۔

س۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں کو گالی دینے والا کون ہے؟

ج۔ کافر ہے اور ایسے شخص کی دوستی سے بچنا چاہیئے۔

س۔ حضرت صلعم کی کتنی پشتوں سے مسلمانوں واقف ہونا ضروری ہے۔

ج۔ چار پشتوں سے (۱) حضرت محمد صلعم بیٹا ہے عبد اللہ کا (۲) عبد اللہ بیٹا ہے عبد المطلب کا (۳) عبد المطلب بیٹا ہے ہاشم کا (۴) ہاشم بیٹا ہے عبد المناف کا۔

س۔ کیا ہم مسلمان ہیں؟

ج۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ط (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جو وحدہٗ لاشریک ہے)

س ۔ ہمارے مسلمان ہونے کی دلیل کیا ہے؟
ج ۔ ہماری مسلمانی کا شاہد کلمہ شریف ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔
س ۔ اس کے معنی کیا ہیں؟
ج ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے اور کوئی معبود برحق نہیں ہے ۔ وہ ایک ہے ۔ اس کا کوئی شریک نہیں ۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلعم اس کے بندے اور رسول ہیں ۔
س ۔ ہم کس روز سے اسلام لائے ہیں؟
ج ۔ روزِ میثاق سے ۔ اور یہ وہ دن ہے جب اللہ تعالےٰ نے سب روحوں کو پیدا کیا ۔
س ۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے کتنی کتابیں آئی ہیں؟ اور کن کن پر؟
ج ۔ چار ۔ توریت شریف موسےٰ علیہ السلام پر ۔ انجیل شریف عیسیٰ علیہ السلام پر ۔ زبور شریف داؤد علیہ السلام پر ، قرآن شریف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ۔
س ۔ اللہ تعالےٰ کس سے زیادہ محبت رکھتا ہے؟
ج ۔ (۱) جو مسلمان خوب عبادت کرے (۲) گناہوں سے بچے ۔ (۳) دنیا سے محبت نہ رکھے (۴) پیغمبر صلعم کی خوب فرمانبرداری کرے ۔
س ۔ ایسے شخص کو کیا کہتے ہیں؟
ج ۔ ولی ۔

س - عام لوگوں اور ولی میں کیا فرق ہے؟
ج - ولی سے ایسی باتیں ظاہر ہوتی ہیں جن کو عام لوگ نہیں کر سکتے اس کو ولی کی کرامت کہتے ہیں۔

س - پیغمبر اور ولی میں کیا فرق ہے؟
ج - خدا کی طرف سے پیغمبر کے پاس فرشتہ پیغام پہنچاتا ہے اس پیغام کو وحی کہتے ہیں۔ ولی کو بعض وقت بھید کی باتیں جاگتے ہوئے معلوم ہو جاتی ہیں۔ جس کو کشف کہتے ہیں۔ اور بعض وقت بھید کی باتیں سوتے ہوئے معلوم ہو جاتی ہیں۔ اس کو الہام کہتے ہیں۔ اولیا کی کرامت اور پیغمبر کا معجزہ برحق ہے۔

س - ایمان کیا ہے اور کیسا ہے؟
ج - ایمان ایک نور ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بندہ کے دل میں آتا ہے تو اس نور کے ساتھ اپنے رب کو جو بے مثل اور بے نمونہ ہے پہچانتا ہے۔

س - کن باتوں سے ایمان جاتا ہے؟
ج - (۱) اللہ اور رسولؐ کی باتوں میں شک لانا (۲) گناہ کو حلال جاننا اور نیک سمجھنا۔

س - ایمان کی جگہ کون سی ہے؟
ج - مومن کا دل۔

س - ایمان کی جڑ کیا ہے؟
ج - ایمان کی جڑ شرع شریف کے علم کا پڑھنا ہے۔ یعنی بغیر علم شریعت حاصل کرنے کے مسلمان کا ایمان پختہ نہیں ہو سکتا۔

س - ایمان کہاں رہتا ہے؟

ج - ایمان ڈر اور امید کے درمیان رہتا ہے۔ یعنی مسلمان اللہ کے عذابوں سے ڈرتا رہے اور اس کی رحمتوں کا امیدوار رہے۔

س - ایمان کے ارکان کون سے ہیں؟

ج - زبان سے اقرار کرنا اور دل سے یقین رکھنا کہ خدا ایک ہے اور محمد صلعم اس کے سچے نبی ہیں۔

س - ایمان کی شرائط کیا ہیں؟

ج - (۱) غیب پر ایمان لانا (۲) اپنی مرضی سے ایمان لانا (۳) خدا کے فضلوں کا امیدوار رہنا اور عذابوں سے ڈرنا (۴) حلال کو حلال سمجھنا اور حرام کو حرام سمجھنا (۵) اس بات کو ماننا کہ پورا علم غیب خدا کے سوا اور کسی کو نہیں۔

س - ہم کس پر ایمان رکھتے ہیں؟

ج - قرآن یعنی کلامِ الٰہی اور رسول پر۔

س - گناہوں سے ظاہری نقصانات کیا ہیں؟

ج - (۱) شرم اور غیرت کا جاتے رہنا (۲) طرح طرح کی مصیبتوں میں پھنسنا (۳) روزی اور پیداوار میں کمی ہونا (۴) عمر گھٹنا (۵) فرشتوں کی دعا سے محروم رہنا (۶) مرتے وقت منہ سے کلمہ نہ نکلنا (۷) خدا کی رحمت سے خالی رہنا اور بے توبہ مرنا (۸) گناہوں کی زیادتی سے دل کا سیاہ ہونا اور عبادتِ الٰہی میں نہ لگنا۔

س - عبادت یعنی یادِ الٰہی کے دنیاوی فائدے بیان کرو۔

ج - (۱) تکلیف اور پریشانی کا دور ہونا (۲) مرادیں آسانی سے ملنا۔

(۳) خوشی سے زندگی گزارنا (۴) بلاؤں کا ٹل جانا (۵) روزی بڑھنا۔ (۶) دن بدن نعمت میں ترقی ہونا (۷) سچی عزت اور آبرو ملنا (۸) مرتے وقت فرشتوں کا خوشخبری اور مبارکباد دینا (۹) تھوڑی چیز میں زیادہ برکت ہونا (۱۰) زبان میں تاثیر ہونا (۱۱) اللہ تعالےٰ کی مہربانی اور امداد شاملِ حال رہنا۔

س۔ توحید اور شرک کسے کہتے ہیں؟

ج۔ خدا کو ایک جاننا اس طرح کہ اس کا شریک دوسرے کو نہ سمجھے توحید کہلاتا ہے۔ اور اس کا خلاف شرک ہے۔

س۔ اتباع اور بدعت کسے کہتے ہیں؟

ج۔ رسول کو رسول جاننا اس طرح کہ اس کے سوا دوسرے کی راہ نہ پکڑے اتباع کہلاتا ہے اور اس کے خلاف کو بدعت کہتے ہیں۔

س۔ ایمان کے باقی رہنے کی شرطیں بتاؤ۔

ج۔ (۱) اس بات کا شکریہ ادا کرنا کہ خدا نے ایمان دیا ہے (۲) اس بات کا خوف رہنا کہ دیا ہوا ایمان واپس نہ چھینے (۳) کسی پر ظلم نہ کرے۔

س۔ ملائک کیا ہیں؟

ج۔ ان کو فرشتے کہتے ہیں۔ اللہ کے بندے ہیں۔ نور سے ان کی پیدائش ہے کھاتے پیتے کچھ نہیں۔ اللہ کی بندگی ان کی زندگی ہے

س۔ فرشتے نر ہیں یا مادہ؟

ج۔ نر اور مادہ ہونے کی ان میں صفت نہیں۔ جیسے روشنی۔

س۔ ایمان کی صفتیں کیا ہیں؟

ج۔ سات ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کو ماننا (۲) کل فرشتوں کو ماننا (۳) کل کتابوں کو ماننا (۴) کل پیغمبروں کو ماننا (۵) قیامت کے دن کو ماننا (۶) اس بات کو ماننا کہ خدا نیکیوں سے راضی اور بدیوں سے ناراض ہوتا ہے (۷) اس بات کو ماننا کہ قیامت کے دن کا اٹھ جانا حق ہے۔

س۔ ایمان مفصل یا ایمان کی حقیقت کیا ہے؟

ج۔ اٰمَنْتُ میں ایمان لایا بِاللّٰہِ اللہ تعالےٰ پر وَمَلٰئِکَتِہٖ اور اس کے فرشتوں پر وَکُتُبِہٖ اور اس کی کتابوں پر وَرُسُلِہٖ اور اس کے رسولوں پر وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور قیامت کے دن پر وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ اور نیکیوں اور بدیوں کا اندازہ مِنَ اللّٰہِ تَعَالیٰ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ اور قبروں سے زندہ ہو کر قیامت کے دن اٹھ جانا حق ہے۔

س۔ ایمان مجمل کسے کہتے ہیں؟

ج۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ میں ایمان لایا اللہ پر کَمَا ھُوَ بِاَسْمَائِہٖ جیسے کہ اس کے نام ہیں۔ وَصِفَاتِہٖ اور اس کی صفتیں ہیں وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اور میں نے قبول کیا اس کے سب حکموں کو۔ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ اقرار کرتا ہوں زبان سے وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ اور سچ جانتا ہوں دل سے (کہ خدا ایک ہے اور محمد صلعم اس کے رسول برحق ہیں۔

س۔ کافر اور مسلمان میں کیا فرق ہے؟

ج۔ مسلمان کلمہ پڑھتا ہے یعنی خدا کو ایک اور محمد صلعم کو سچا نبی جانتا ہے نماز ادا کرتا ہے۔ رمضان شریف کے روزے رکھتا ہے۔ زکوٰۃ

دیتا ہے۔ حج کرنا ہے۔ کافر یہ کام نہیں کرتا۔

س۔ بناء اسلام یا شریعت کے فرائض یا اسلام کے ارکان کون سے ہیں؟

ج۔ پانچ ہیں (۱) سچے دل سے کلمہ توحید پڑھنا (۲) پانچوں وقت کی نماز پڑھنا (۳) رمضان شریف کے روزے رکھنا (۴) زکوٰۃ دینا غنی کو خانہ کعبہ کا حج کرنا۔

س۔ قیامت کے دن سب سے پہلے کون سا عمل پوچھا جائے گا؟

ج۔ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا۔ اگر اس کا جواب ٹھیک سے ملے تو نجات ہوگی۔

س۔ دوزخ میں جانے کا سب سے بڑا سبب کیا ہوگا؟

ج۔ (۱) نماز کا نہ پڑھنا (۲) مساکین کو کھانا نہ کھلانا۔

س۔ اسلام کے واجب کون سے ہیں؟

ج۔ (۱) بھوکے قبیلے کو نفقہ دینا (۲) ماں باپ کی خدمت کرنا (۳) عورت کا اپنے خاوند کی خدمت کرنا (۴) عید الفطر کا صدقہ دینا۔ (۵) عید الضحیٰ کی قربانی کرنا (۶) وتر پڑھنے (۷) حاجیوں کے لئے عمرہ کا بجالانا۔

س۔ اسلام کی سنتیں کیا ہیں؟

ج۔ (۱) سارا سر منڈوانا (۲) لبوں کے بال لینا (۳) ناک کے بال لینا (۴) بغلوں کے بال لینا (۵) ناخن کتروانا (۶) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا (۷) ختنہ کرانا۔

س۔ کیا وجہ ہے کہ لوگ ختنہ پر زیادہ روپیہ خرچ کرتے ہیں یہانتک کہ

قرضدار ہو جاتے ہیں اور باقی سنتوں پر نہیں۔

ج۔ یہ محض ان کی دین سے بے علمی کی وجہ ہے۔ ورنہ ساری سنتیں برابر ہیں۔

س۔ شرح شریف کے احکام کیا ہیں؟

ج۔ آٹھ ہیں۔ (۱) فرض (۲) واجب (۳) سنت (۴) مستحب۔ (۵) حلال (۶) حرام (۷) مکروہ (۸) مباح۔

س۔ فرض کسے کہتے ہیں اور اس کی نسبت کیا حکم ہے؟

ج۔ خدا کے حکم کو جس میں ثبوت کی ضرورت نہ ہو فرض کہتے ہیں۔ فرض کے کرنے سے ثواب اور نہ کرنے سے عذاب ہوتا ہے انکار کرنے سے کفر لازم آتا ہے۔

س۔ واجب کسے کہتے ہیں؟

ج۔ خدا کے حکم کو جس کا ثبوت کلام الٰہی سے ملے۔ مگر کسی طرح کے شک وشبہ کو اس میں دخل ہو۔ واجب کہتے ہیں۔

س۔ واجب کے احکام کیا ہیں؟

ج۔ واجب کرنے میں فرض کی طرح ہے۔ اس کا انکار کرنے والا گنہگار ہوتا ہے۔ کافر نہیں ہوتا۔

س۔ سنت کسے کہتے ہیں؟

ج۔ سنت وہ عمل ہے جس کو رسول اللہ صلعم نے کیا ہو۔ مگر کبھی کبھی چھوڑا ہو۔

س۔ سنت کے احکام کیا ہیں؟

ج۔ سنت کرنے سے ثواب ملتا ہے (۲) سنت کا چھوڑنے والا

گنہگار اور رسول اللہ صلعم کی شفاعت سے محروم رہے گا۔

س۔ مستحب کسے کہتے ہیں؟

ج۔ مستحب کے کرنے سے ثواب ہوتا ہے نہ کرنے سے کوئی عذاب نہیں۔

س۔ مستحب کے احکام کیا ہیں؟

ج۔ مستحب وہ عمل ہے۔ جس کو رسول اللہ صلعم نے کبھی کبھی کیا ہو۔

س۔ حلال کسے کہتے ہیں

ج۔ حلال وہ فعل ہے جس کا جائز ہونا کلام الٰہی سے ثابت ہو۔

س۔ حرام کسے کہتے ہیں؟

ج۔ حرام وہ فعل ہے جس کا ناجائز ہونا کلام الٰہی سے ثابت ہو

س۔ مکروہ کسے کہتے ہیں؟

ج۔ مکروہ وہ عمل ہے جس سے جائز عمل کا ثواب کم ہو جائے۔

س۔ مباح کسے کہتے ہیں؟

ج۔ مباح وہ عمل ہے جس کے کرنے یا نہ کرنے سے ثواب و عذاب نہ ہو۔

س۔ مکروہ کی قسمیں کیا ہیں؟

ج۔ مکروہ کی دو قسمیں ہیں۔ مکروہ تحریمی اور مکروہ تنزیہی۔

س۔ مکروہ تحریمی کی تعریف اور حکم کیا ہے؟

ج۔ مکروہ تحریمی وہ عمل ہے جس کا ناجائز ہونا قطعی دلیل سے ثابت نہیں۔ اس کا بغیر عذر کرنے والا گنہگار اور اس کی حرمت کا منکر کافر نہیں۔

س۔ مکروہ تنزیہی کی تعریف کیا ہے اور اس کا حکم کیا ہے؟
ج۔ مکروہ تنزیہی وہ عمل ہے کہ اس کا چھوڑنا یعنی نہ کرنا بہتر ہے مگر اس کے کرنے والے پر عذاب نہیں۔
س۔ مفسد کسے کہتے ہیں؟
ج۔ مفسد وہ عمل ہے جو کسی جائز عمل کو باطل کرے۔
س۔ کلمے کے کتنے فرض ہیں؟
ج۔ چھ (۱) تمام عمر میں ایک دفعہ پڑھنا (۲) صحیح پڑھنا (۳) معنوں کے ساتھ پڑھنا (۴) تصدیق کے ساتھ پڑھنا (۵) جس وقت کوئی کفر بکے اس وقت پڑھنا (۶) جہاں کوئی کہے وہاں پڑھنا۔
س۔ جب آدمی مرتا ہے۔ تب کلمہ طیبہ روح کے ساتھ جاتا ہے یا تن کے ساتھ۔
ج۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ روح کے ساتھ رہتا ہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تن کے ساتھ۔ کلمہ طیبہ یہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط
س۔ ناخن، عمامہ اور پاجامہ کے متعلق ضروری مسائل کیا ہیں؟
ج۔ ناخن اس طرح اتاریں کہ داہنے ہاتھ کی انگشتِ شہادت سے شروع ہو کر اسی ہاتھ کی چھنگلی تک اتاریں۔ پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے شروع ہو کر اس ہاتھ کے تمام ناخن بالترتیب اتار کر بعد میں داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن اتاریں۔ عمامہ مسجد کے سوا ہر جگہ کھڑے ہو کر باندھیں اور پاجامہ ہمیشہ بیٹھ کر باندھیں۔

کتاب الطہارۃ

باب الوضو

س۔ وضو کس طرح کرتے ہیں؟

ج۔ اول قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے بیٹھیں اور بسم اللہ شریف اور کلمہ طیبہ پڑھیں (اس طرح پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں) پھر تین بار ہاتھ دھوئیں۔ پھر تین بار منہ میں دائیں ہاتھ سے پانی ڈالیں۔ پھر تین بار مسواک کریں۔ پھر تین بار دائیں ہاتھ سے ناک میں پانی ڈالیں اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کریں۔ پھر تین دفعہ منہ دھوئیں۔ سر کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور کانوں کی کنپٹیوں تک اور پھر تین بار دونوں کہنیوں تک دھوئیں۔ اول دایاں پھر بایاں۔ پاؤں کو بائیں ہاتھ سے ملیں۔ پھر پاؤں کی انگلیوں کا خلال کریں۔ شروع دائیں پاؤں کی آخری انگلی سے کریں اور ختم بائیں پاؤں کی آخری انگلی پہ کریں۔ پھر کھڑے ہو کہ تین چلو وضو سے بچا ہوا پانی پئیں۔ اس سے شفا ملتی ہے۔

س۔ وضو کے واسطے کتنا پانی لینا چاہیئے؟

ج۔ دو سیر سے چار سیر تک۔ اگر زیادہ خرچ کرے گا تو گنہگار ہو گا۔

س۔ وضو کے فرض بتاؤ۔

ج۔ چار ہیں (۱) تمام منہ دھونا پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے

تک۔ اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک (۲) دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) دونوں پاؤں کا ٹخنوں سمیت دھونا۔ ان چار اعضا سے ناخن کے برابر بھی سوکھا رہ جائے تو وضو درست نہ ہوگا۔

س۔ وضو کی سنتیں بتاؤ۔

ج۔ (۱) وضو کی نیت کرنا (۲) دونوں ہاتھ پہنچوں سمیت تین بار دھونے (۳) وضو کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنا (۴) تین دفعہ منہ میں پانی ڈالنا اور مسواک کرنا (۵) تین دفعہ ناک میں پانی ڈالنا اور ناک جھاڑنا (۶) داڑھی اور ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۷) سارے سر اور کانوں کا مسح کرنا (۸) ہر عضو کو تین دفعہ دھونا (۹) ہر عضو کے خشک ہونے سے پہلے دوسرے عضو کا دھونا (۱۰) ترتیب نگاہ رکھنا۔

س۔ استنجا کا کیا حکم ہے؟

ج۔ استنجا پیشاب یا پاخانہ سے فارغ ہونے کے بعد اپنے جسم کو پانی سے پاک و صاف کرنے کا نام ہے یہ وضو سے پہلے ضروری ہے ورنہ وضو نہ ہوگا۔

س۔ وضو کے مستحب کون سے ہیں؟

ج۔ (۱) قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے بیٹھنا (۲) بلند جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا اور وضو کا برتن بائیں طرف رکھنا (۳) زبان سے نیت کرنا۔ ہر عضو کا پہلے دایاں طرف دھونا پھر بایاں (۵) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۶) ہر ایک عضو کا ملنا (۷) انگشتری پھرانا (۸) پگڑی گھٹنوں پر رکھنا (۹) بائیں ہاتھ سے دونوں پاؤں کا دھونا (۱۰) گردن کا مسح کرنا (۱۱) وقت سے پہلے وضو کرنا (۱۲) بغیر عذر دوسرے سے مدد نہ لینا (۱۳) ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرنا (۱۴) وضو

کے بعد انا انزلنا الخ اور کلمہ شہادت پڑھنا اور یہ دعا پڑھنی۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ الَّذِیْنَ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ

(اے خدا مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے اور پاک ہونے والوں میں سے اور نیک بندوں میں سے کر دے۔ جن پر نہ غم ہے اور نہ خوف)

س۔ وضو کے مکروہات کیا ہیں؟

ج۔ دس ہیں (۱) چہرے پر زور سے پانی ڈالنا (۲) پانی کا حاجت اور ضرورت سے کم یا زیادہ خرچ کرنا (۳) دنیا کی بات کرنا (۴) بغیر عذر کے دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۵) بائیں ہاتھ سے کلی کے واسطے یا ناک جھاڑنے کے واسطے پانی لینا (۶) ناپاک جگہ پر وضو کرنا (۷) کسی برتن کو اپنے وضو کے واسطے خاص کر لینا (۸) اعضا کا تین بار سے کم دھونا (۹) عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا (۱۰) مسجد کے اندر وضو کرنا۔

س۔ کن باتوں سے وضو ٹوٹتا ہے؟

ج۔ (۱) جو چیز آگے یا پیچھے کی راہ سے نکلے (۲) خون یا پیپ کا بہنے لگنا۔ (۳) سہارا لگا کے سونا (۴) منہ بھر کے قے کرنا (۵) بے ہوشی اور مستی و جنون (۶) نماز کے اندر بالغ کا قہقہہ مارنا خواہ بھول کر ایسا کرے (۷) فاحشہ مباشرت یعنی دو شرمگاہوں کا مل جانا۔ خواہ یہ میاں بیوی میں واقع ہو۔ جو چیز ناک میں چڑھائی جائے اور منہ میں آ جائے۔

س۔ وضو کرتے وقت ہاتھ یا پاؤں کے شگاف کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر دھونا مشکل ہو تو نہ دھوئے صرف پانی بہا لے۔ اگر پانی بہانے سے بھی تکلیف ہو تو اس جگہ پر مسح کرے۔ اگر مسح بھی نہ کر سکے تو اس جگہ

کو چھوڑ دے۔

س۔ آنکھ یا کان سے پانی نکلنے کا کیا حکم ہے۔

ج۔ جو پانی آنکھ یا کان سے درد کے ساتھ نکلے۔ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

س۔ تھوک کے ساتھ خون جانے کا کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر تھوک میں خون غالب ہو یعنی رنگ سرخ ہو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر خون غالب نہ ہو یعنی تھوک کا رنگ زرد سا ہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

س۔ جس آدمی کا خون یا پیپ جاری ہو تو وہ کس طرح وضو کرے؟

ج۔ اگر ایک پورا وقت نماز کا خون یا پیپ نہ ٹھہرے تو وہ ہر ایک نماز کے واسطے نیا وضو کرے۔ خواہ نماز میں اس کے زخم خون یا پیپ جاری ہو۔ بشرطیکہ پٹی لگا کر بھی بند نہ ہو۔

س۔ سوتے وقت اگر باوضو سوئے تو کیا ثواب ہے؟

ج۔ ساری رات عبادت میں لکھی جاتی ہے اور حفاظتِ الٰہی میں رہتا ہے۔

بابُ الغُسل

س۔ غسل کیسے کیا جائے؟

ج۔ اوّل پیشاب وغیرہ سے فارغ ہو کر استنجا کر کے بدن سے پلیدی دور کر کے وضو[1] کریں۔ پھر تین چلو پانی سے سر کے بالوں کی جڑوں

---

[1] اگر روزہ نہیں تو کلی کی بجائے غرغرہ کرنا چاہیے۔ تاکہ سارا منہ پانی سے تر ہو جائے۔ اور نتھنوں میں بھی پانی اچھی طرح سے پہنچانا چاہیے۔ روزہ میں صرف کلی کرے اور احتیاط رکھے کہ پانی حلق کے کسی حصہ تک نہ پہنچے۔ ناک میں پانی ڈالتے وقت ناک کی ہڈی تک نہ پہنچے۔

کو خوب تر کریں۔ پھر سارے بدن پر تین دفعہ پانی بہائیں۔ اس طرح کہ اول داہنے کندھے پر۔ پھر سر پر۔ پھر بائیں کندھے پر پانی ڈالیں اور ہر دفعہ ملیں۔ اگر سر پہ پہلے پانی ڈالیں تو مضر صحت ہے۔

اگر غسل کرنے کی جگہ پختہ ہو تو پاؤں اندر دھوئے ورنہ باہر آکر دھوئے

س۔ غسل کے لئے کتنا پانی چاہیئے؟

ج۔ کم از کم چار سیر۔ نصف سیر استنجا کے لئے۔ نصف سیر وضو کے لئے۔ نصف سیر پاؤں دھونے کے لئے ڈھائی سیر بدن پر بہانے کے لئے۔

س۔ غسل کے اقسام کیا ہیں؟

ج۔ غسل چار قسم پر ہے۔ فرض۔ واجب، سنت، مستحب۔

س۔ کن موقعوں پر غسل فرض ہے؟

ج۔ تین موقعوں پر (۱) جنبی[1] ہو جانے کے بعد (۲) عورت کے واسطے حیض[2] سے پاک ہونے پر (۳) عورت کے واسطے نفاس[3] سے پاک ہونے پر۔

س۔ کون سے غسل واجب ہیں؟

ج۔ (۱) میت کا غسل زندوں پر واجب ہے (۲) سارے بدن پر نجاست لگ جانے سے یا بعض بدن پر نجاست لگے۔ مگر نجاست کی جگہ معلوم نہ ہو کہ کہاں لگی ہے، دونوں صورتوں میں تمام بدن کا دھونا

---

[1] جنابت اس حالتِ ناپاکی کو کہتے ہیں جو منی نکلنے پر یا عورت سے ہم بستر ہونے کے بعد خواہ منی نکلے یا نہ نکلے۔ تمام جسم کے متعلق ہوتی ہے۔ [2] ہر مہینے میں عورتوں کو جو خون کم از کم تین دن تک اور زیادہ سے زیادہ دس دن تک آوے۔ اسے حیض کہتے ہیں۔ [3] نفاس وہ خون ہے جو بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کو آتا ہے۔ اس کی میعاد زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے۔

واجب ہے۔

س ۔ سنت غسل کتنے ہیں؟

ج ۔ پانچ ہیں (۱) جمعے کی نماز کے واسطے (۲) عیدین کی نماز کے واسطے (۳) احرام حج یا عمرہ کے واسطے (۴) عرفات میں کھڑے ہونے کے واسطے۔ (۵) اسلام میں داخل ہونے کے وقت۔

س ۔ غسل کے فرض بتاؤ۔

ج ۔ (۱) منہ بھر کر کلی کرنا (۲) ناک میں پانی ڈالنا (۳) تمام بدن دھونا یہاں تک کہ ایک بال بھی سوکھا نہ رہے۔ اگر ایک بال بھی سوکھا رہے تو غسل نہیں ہوتا۔

س ۔ غسل کی سنتیں کتنی ہیں؟

ج ۔ (۱) دونوں ہاتھوں کا پہنچوں سمیت دھونا (۲) شرمگاہ کو غسل سے پہلے دھونا نجاست ہو یا نہ ہو (۳) وضو کرنا (۴) تمام بدن کو تین بار دھونا (۵) عورتوں کو بالوں کی جڑ تک پانی پہنچانا۔ اگر گندھے ہوں تو کھولنا ضروری نہیں۔

س ۔ غسل کے مستحب بتاؤ۔

ج ۔ ناپاکی کے دور کرنے کی نیت کرنا یعنی نَوَیْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَالْاِسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوۃِ پڑھنا (۲) ہاتھ منہ دھوتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا (۳) قبلہ شریف کی طرف منہ نہ کرنا (۴) تمام بدن پر پانی پہنچانا۔ اور بدن کو ملنا (۵) ایسی جگہ نہانا جہاں کوئی نہ دیکھے (۶) غسل کرتے وقت باتیں نہ کرنا (۷) پانی میں کمی اور زیادتی نہ کرنا (۸) غسل کے بعد ہاتھوں سے بدن نچوڑنا۔

س۔ غسل کرتے وقت ناف اور کانوں کے لیئے کیا حکم ہے؟
ج۔ غسل کرتے وقت ناف اور کانوں میں انگلی ڈالنا ضروری ہے۔ تاکہ یقیناً تمام جسم پر پانی پہنچ جائے۔
س۔ غسل کے وقت ناک کی خشک پپڑی اور ناخنوں میں آٹے کا کیا حکم ہے؟
ج۔ غسل سے پہلے ناک سے خشک پپڑی کو دور کرلینا چاہیئے۔ اسی طرح گندھے ہوئے آٹے کو ناخنوں سے دور کرنا ضروری ہے۔ ورنہ غسل نہیں ہوگا۔ دانتوں میں گوشت کا ریشہ مانع غسل نہیں۔ اسی طرح مٹی یا میل ناخنوں میں رہ جائے۔ تو غسل کا مانع نہیں۔
س۔ ہاتھ کی انگوٹھی اور کانوں کی بالی کے لیئے کیا حکم ہے؟
ج۔ اگر ہاتھ میں انگوٹھی اور کان میں بالیاں ایسی سخت ہوں کہ پانی کو اندر جانے سے روکتی ہوں تو ان کا اتارنا واجب ہے۔ ورنہ حرکت دینا اور ہلانا کافی ہے۔
س۔ غسل میں گندھے ہوئے بالوں کا کیا حکم ہے؟
ج۔ اگر عورت کے بال گندھے ہوئے ہوں اور بغیر کھولے غسل کرے تو جائز ہے۔ بالوں کا کھولنا ضروری نہیں۔ بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچانا کافی ہے اور اگر بال کھلے ہوئے ہیں تو سب کا دھونا واجب ہے۔
س۔ جنبی کو کتنی باتیں منع ہیں؟
ج۔ چھ (۱) مسجد میں داخل نہ ہو (۲) قرآن شریف نہ پڑھے (۳) قرآن شریف کو بغیر غلاف کے ہاتھ نہ لگائے (۴) قرآن شریف نہ لکھے (۵) نماز نہ پڑھے (۶) خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے۔

باب التیمّم

س۔ تیمّم کسے کہتے ہیں؟

ج۔ تیمّم شرع شریف میں ایسے ارادے کو کہتے ہیں۔ جو پاک مٹی یا جنس مٹی کے استعمال کرنے سے پاکی حاصل کی جائے۔

س۔ جنس مٹی سے کیا مراد ہے؟

ج۔ جنس مٹی سے مراد پتھر، چونا۔ ہڑتال۔ گندھک۔ گیرو۔ ملتانی۔ سرمہ وغیرہ ہے۔

س۔ کن حالتوں میں تیمم جائز ہے؟

ج۔ (۱) نماز کے وقت پانی ایک کوس ہو۔ کوس چار ہزار قدم کا ہے۔ (۲) بیمار ہو اور پانی کا استعمال نہ کر سکے (۳) بیماری بڑھ جانے یا بیمار ہو جانے کا خوف ہو (۴) پانی تک جانے میں دشمن، آگ یا درندہ وغیرہ کا خوف ہو (۵) پانی تھوڑا ہو اور آگے منزل میں پیاس کا خوف ہو (۶) عید کی نماز فوت ہو جانے کا خوف ہو (۷) جنازے کی نماز فوت ہو جانے کا خوف ہو (۸) مال کے چرا لئے جانے کا خوف ہو۔ یا پانی نکال نہ سکے (ڈول یا رسی میسّر نہ ہو)

س۔ تیمّم کب ٹوٹ جاتا ہے؟

ج۔ (۱) جب پانی کافی ملے (۲) عذر جاتا رہے (۳) باقی جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے۔ ان سے تیمم بھی ٹوٹتا ہے۔

س۔ تیمّم کے فرائض کیا ہیں؟

ج۔ (۱) نیت کرنا نَوَیْتُ اَنْ اَتَیَمَّمَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَالِاسْتِبَاحَۃِ

الصّلوٰۃِ (۱) نے نیّت کی تیمّم کی پلیدی کے دور ہونے اور نماز ادا کرنے کے لئے (۲) دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر منہ پر ملے (۳) دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں کا کہنیوں تک مسح کرے کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے۔ اگر انگوٹھی پہنے ہو تو اسے بھی ہلا دے۔

س۔ اگر کوئی آدمی عذر کی وجہ سے فرض غسل نہ کر سکے تو کیا کرنا چاہیئے؟

ج۔ غسل کے واسطے تیمم کرے، وضو کا تیمم بھی ساتھ ہو جائیگا۔ وضو کے واسطے جدا تیمم کی ضرورت نہیں۔ مگر دونوں کی نیت کرنی ضرور ہے۔

س۔ جس کے آدھے سے زیادہ اعضا زخمی ہوں اس کو کیا کرنا چاہیئے؟

ج۔ اگر کسی شخص کے آدھے سے زیادہ اعضاء زخمی ہوں تو وہ تیمّم کرے

س۔ تیمم کرتے وقت انگشتری اور چوڑیوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج۔ تیمم کے وقت انگشتری کا ہلا دینا یا عورتوں کو چوڑیوں کا ہلا دینا ضروری ہے۔ اگر انگشتری اور چوڑیوں کے نیچے مسح نہیں ہوگا تو تیمّم درست نہیں ہوگا۔

باب موزوں پر مسح کرنے کے بیان میں

س۔ کس قسم کے موزوں پر مسح درست ہے۔

ج۔ ان موزوں پر مسح درست ہے جن میں پانی اثر نہیں کرتا اور ان کو پہن کر سفر طے کر سکیں۔ پس چمڑے یا بانات کے موزوں[۱] اور لوہے اور لکڑی کے موزوں پر درست نہیں کیونکہ ان کو پہن کر بے تکلف

---

[۱] کیونکہ ان میں پانی اثر نہیں کرتا اور ان کو پہن کر سفر طے کر سکتے ہیں۔

چل نہیں سکتے۔ اسی طرح سوت کی جرابوں پر مسح درست نہیں کیونکہ ان میں پانی سرایت کرتا ہے۔

س۔ مسح کرنے کا طریق بتاؤ۔

ج۔ (۱) ہاتھوں کی انگلیوں کو پانی سے تر کر کے پاؤں کی انگلیوں سے لے کر پنڈلیوں تک موزے پر سے کھینچے (۲) جس زخم پر پٹی باندھی ہوئی ہو۔ اس کے علیحدہ کرنے سے سخت تکلیف یا نقصان کا ڈر ہو تو اس پٹی پر مسح کرنا جائز ہے :

س۔ مسح کی میعاد بتاؤ

ج۔ مقیم کے لئے ایک رات دن تک اور مسافر کے واسطے تین دن اور تین رات کی اجازت ہے۔ اور یہ مدت وضو ٹوٹنے کے وقت سے شروع ہو گی۔ مثلاً مقیم نے صبح کے وقت وضو کر کے موزہ پہنا اور اس کا وضو دوپہر کو ٹوٹا تو ان موزوں پر اگلے دن دوپہر تک مسح کرتے رہنے کی اجازت ہے۔

س۔ مقیم ایک رات دن سے پہلے مسافر ہو جائے یا مسافر تین رات دن سے پہلے مقیم ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر مقیم ایک رات دن گذرنے سے پہلے مسافر ہوا تو اس کے واسطے مسافر کا حکم ہوگا۔ تین رات دن تک مسح کرتا رہے گا۔ اسی طرح اگر مسافر تین رات دن سے پہلے مقیم ہو گیا تو اس کا حکم مقیم کا ہو جائے گا۔

س۔ کن صورتوں میں مسح جاتا رہتا ہے۔

ج۔ (۱) مسح کی مدت پوری ہو گئی ہو۔ خواہ وضو نہ ٹوٹے (۲) پانی میں پاؤں پڑ کر موزہ ڈھیلا ہو جائے اور سارا یا آدھا پاؤں تر ہو جائے

(۳) پھٹا ہُوا موزہ جو چلنے میں پاؤں کی تین چھوٹی انگلیوں کے برابر کھل جائے (۴) اگر موزہ کسی جگہ سے پھٹا ہو۔ سب مل کر تین انگلیوں کے برابر کھل جاتا ہو۔

س ۔ کیا جرابوں اور دستانوں پر مسح جائز ہے؟

ج ۔ (۱) اگر جرابوں میں جوتی کی شکل کا چمڑا چڑھا ہُوا ہو اور وہ سخت اور سنگین ہو۔ اور بغیر باندھے کسی چیز کے آپ ہی آپ ٹھہرے رہیں اور ان سے تین چار میل کا راستہ طے ہو سکے تو ان پر مسح جائز ہے ورنہ نہیں (۲) دستانوں اور برقع پر مسح جائز نہیں۔

س ۔ زخم پر بندھی ہوئی پٹی یا دنبل پر لگے ہوئے پھایہ کے لیے کیا حکم ہے

ج ۔ زخم پر پٹی بندھی ہو یا دنبل پر پھایہ لگا ہُوا ہو تو اس پر وضو اور غسل دونوں میں مسح کرنا یعنی تر ہاتھ کا پھیر لینا کافی ہے۔ زخم کے ہمراہ بعض صحیح جگہوں پر بھی مسح کرنا پڑتا ہے۔ چونکہ پٹی بندھی ہوئی ہوتی ہے سو اس کا بھی کوئی حرج نہیں۔

باب نجاستوں کے بیان میں

س ۔ نجاست کے طرح کی ہوتی ہے؟

ج ۔ نجاست دو طرح کی ہے۔ نجاست حقیقی اور نجاست حکمی۔

س ۔ نجاست حقیقی کسے کہتے ہیں؟

ج ۔ نجاست حقیقی وہ ہے جو نظر آئے جیسے پاخانہ، پیشاب۔

س ۔ نجاست حکمی کی تعریف کرو۔

ج ۔ نجاست حکمی وہ ہے جو نظر نہ آئے صرف حکم شرع شریف سے بدن کا ناپاک ہونا معلوم ہو۔

س ۔ نجاست حقیقی کے اقسام کیا ہیں؟

ج ۔ نجاست حقیقی دو قسم ہے ۔ نجاست غلیظہ اور نجاستِ خفیفہ۔

س ۔ نجاست غلیظہ کسے کہتے ہیں؟

ج ۔ نجاست غلیظہ وہ ہے کہ اس کا نجس ہونا متفق علیہ ہو۔ جیسے پاخانہ پیشاب، شراب، منی، مذی، ودی، خون، پیپ، منہ بھر کر قے ۔ ان جانوروں کا پیشاب جن کا گوشت حرام ہے ۔ جانوروں کا گوبر ۔ لید ۔ جانوروں کا بہنے والا خون، بطخ اور مرغابی کی بیٹ ۔

س ۔ نجاست خفیفہ کسے کہتے ہیں؟

ج ۔ نجاست خفیفہ وہ ہے جس کے نجس ہونے میں اتفاق نہ ہو جیسے گھوڑے اور حلال جانوروں کا پیشاب ۔ ان پرندوں کی بیٹ جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا ۔

س ۔ نجاست غلیظہ سے پاکی حاصل کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج ۔ نجاست غلیظہ اگرچہ کم سے کم مقدار میں لگے اس سے پاکی حاصل کرنا ضروری ہے ۔ ہاں وقتی طور پر اگر نماز قضا ہونے کا اندیشہ ہو تو گاڑھی نجاست ساڑھے چار ماشے اور پتلی ایک تولہ وزن تک بعض کے نزدیک معاف ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ نجاست غلیظہ کی قلیل سے قلیل مقدار بھی طہارت و عبادت کی مفسد ہے ۔

س ۔ نجاست خفیفہ کے لئے کیا حکم ہے؟

ج ۔ نجاست خفیفہ اگر کسی حصہ عضو یا کپڑے کے دامن پر اس کے

ایک چوتھائی سے کم میں لگی ہو تو وقتی طور پر معاف ہے مستقل طور پر
اس کی طرف سے غفلت روا نہیں۔ ہاں اس کی قلیل سی مقدار
بھی پانی کے برتن میں گر جائے تو پانی نجس ہو جائے گا۔

س۔ نجاست حکمی سے پاکی حاصل کرنے کا کیا حکم ہے؟
ج۔ نجاست حکمی سے طہارت پانی سے حاصل ہوتی ہے خواہ وہ پانی مینہ
سے اترا ہو یا زمین سے نکلا ہو۔ مثلاً دریا کنوئیں اور چشمے کا پانی۔

س۔ مطلق پانی اور مقید پانی سے کیا مراد ہے؟
ج۔ مینہ سے اترا ہوا یا زمین سے نکلا ہوا پانی مطلق کہلاتا ہے۔ جیسے
دریا کنوئیں، چشمے کا پانی۔ درخت یا پھل کا پانی مقید پانی کہلاتا ہے
جیسے تربوز کا پانی، عرق گلاب، عرق مکو وغیرہ

س۔ مقید پانی کا نجاست سے پاکی حاصل کرنے کے لئے کیا حکم ہے؟
ج۔ مقید پانی سے نجاست حکمی دور نہیں ہوتی۔ ہاں نجاست حقیقی دور
کر سکتے ہیں۔ یعنی غسل اور وضو مقید پانی سے نہیں کر سکتے اور نجس
کپڑا پاک کر سکتے ہیں۔

س۔ کس صورت میں مطلق پانی مقید پانی بن جاتا ہے یعنی اس سے
وضو نہیں ہو سکتا؟
ج۔ جب کوئی پاک چیز مثلاً مٹی۔ صابون اور زعفران وغیرہ پانی میں گر
جائے اور اسے گاڑھا کر دے یا اس کا جزو پانی کے برابر یا پانی
سے زیادہ مل جائے جیسے آدھ سیر گلاب آدھ سیر پانی میں مل گیا۔
یا پانی کا نام باقی نہ رہے۔ مثلاً اس کا نام شوربا یا سرکہ یا گلاب
وغیرہ ہو گیا۔

س ۔ تلوار اور نجس زمین کس طرح پاک ہوتی ہے؟
ج ۔ تلوار وغیرہ پونچھنے سے پاک ہوتی ہے اور ناپاک زمین اگر خشک ہو جائے اور نجاست کا اثر اس سے اٹھ جائے تو نماز اس پر درست ہو گی اور یہی حکم اینٹ کے فرش، درخت اور دیوار اور لگی ہوئی گھاس کا ہے۔
س ۔ کاٹی ہوئی گھاس کے لئے کیا حکم ہے۔
ج ۔ کاٹی ہوئی گھاس بغیر دھونے کے پاک نہیں ہوتی ہے۔
س ۔ جس چیز میں نجاست نظر آتی ہے اس کے پاک کرنے کا کیا حکم ہے؟
ج ۔ اس چیز کو تین دفعہ دھونا چاہیئے اور ہر بار نچوڑنا چاہیئے۔ اگر ہو سکے اور اگر نہ ہو سکے تو قطرے ٹپکنے تک خشک کرنا چاہیئے۔
س ۔ جو نجاست نظر نہیں آتی اس کے پاک کرنے کا کیا حکم ہے؟
ج ۔ نہ دکھائی دینے والی نجاست کو تین بار سے سات بار تک دھونا اور ہر بار نچوڑنا چاہیئے۔
س ۔ باریک کپڑا جس کے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو اسکے دھونے کا کیا حکم ہے؟
ج ۔ اگر باریک ناپاک کپڑے کو دھویا اور پھٹ جانے کے اندیشہ سے اسکے نچوڑنے پر زور نہیں دیا۔ تب بھی ضرورت کے واسطے وہ کپڑا پاک سمجھا جائے گا۔
س ۔ مردہ جانور کی ہڈی وغیرہ کا کیا حکم ہے؟
ج ۔ مردہ جانور کی ہڈی ۔ بال ۔ پٹھا ۔ کھر ۔ سم ۔ سینگ ۔ پشم ۔ دانت ۔ چونچ ۔ ناخن پاک ہیں ۔ بشرطیکہ ان پر چکنائی نہ لگی ہو۔
س ۔ پتلے گھی یا تیل کے پاک کرنے کا کیا حکم ہے؟
ج ۔ جب پتلے گھی یا تیل میں نجاست گر جائے ۔ اس میں پانچواں حصہ گھی یا تیل کی مقدار پانی ڈال کر تین دفعہ جوش دیں اور ہر دفعہ پانی

کو جلا دیں۔ تیسری دفعہ پاک ہو جائے گا۔

س۔ کن جانوروں کا جھوٹا پاک ہے؟

ج۔ آدمی اور گھوڑے اور حلال جانوروں کا جھوٹا خواہ چارپائے ہوں یا پرندے پاک ہے بجز مرغی کو چہ گرد اور گلئے نجس خور کے کہ ان کا جھوٹا ناپاک ہے۔

س۔ کن جانوروں کا جھوٹا مکروہ ہے؟

ج۔ بلی چوہے اور گھر میں رہنے والے جانوروں اور پنجہ گیر پرندوں کا جھوٹا مکروہ ہے۔

س۔ کن جانوروں کا جھوٹا نجس ہے؟

ج۔ کتے اور سور اور پھاڑنے والے چوپائے اور حرام گوشت والے جانوروں کا جھوٹا نجس ہے۔

س۔ گدھے اور خچر کے جھوٹے کا کیا حکم ہے؟

ج۔ گدھے اور خچر کے جھوٹے کو علماء نے پاک کرنے میں مشکوک بتلایا ہے۔ خود پاک ہونے میں مشکوک نہیں۔

س۔ آدمی کے جھوٹے اور پسینہ کا کیا حکم ہے؟

ج۔ آدمی کا جھوٹا اور اس کا پسینہ پاک ہے۔ خواہ کافر اور مشرک ہو۔ جنبی ہو یا عورت حائضہ ہو۔

س۔ کن جانوروں کا پسینہ پاک ہے؟

ج۔ پسینہ ہر جانور کا اس کے جھوٹے کے حکم میں ہے جس کا جھوٹا پاک ہے۔ اس کا پسینہ بھی پاک ہے اور جس کا جھوٹا ناپاک ہے اس کا پسینہ بھی ناپاک ہے اور جس کا جھوٹا مکروہ ہے اس کا پسینہ بھی مکروہ ہے۔

پانی کی پاکی اور ناپاکی کا بیان

س۔ پانی کے اوصاف بتاؤ؟

ج۔ پانی کے تین اوصاف ہیں۔ رنگ، بو، مزہ۔

س۔ پانی کے اقسام بتاؤ

ج۔ پانی دو قسم کا ہے ایک چلتا ہُوا دوسرا ٹھیرا ہُوا۔

س۔ جاری پانی کے پاک ہونے کا کیا حکم ہے؟

ج۔ جاری پانی ناپاک چیز کے ملنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک کہ نجاست کے سبب اس کے اوصاف ثلاثہ رنگ، بو، مزہ میں تغیر نہ آجائے۔ جب نجاست کے سبب جاری پانی کا ایک وصف بھی متغیر ہُوا تو وہ ناپاک ہو جائے گا۔ ہاں اگر اس میں زیادہ پانی آملے اور اس وصف کو متغیر کر دے تو پھر پاک سمجھا جائے گا۔

س۔ پانی کثیر کسے کہتے ہیں؟

ج۔ پانی کثیر وہ ہے جو دہ در دہ ہو یعنی جس پانی کا چاروں طرف دس دس گز ہو۔

س۔ پانی کثیر کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ پانی کثیر مثل جاری پانی کے ہے کہ نجاست کے گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا۔ ہاں اگر نجاست کے سبب اس کے اوصاف ثلاثہ میں سے کسی وصف میں تغیر آجائے تو ناپاک ہو جائے گا۔

س۔ اگر کتا پانی کی نہر میں بیٹھ جائے۔ یا کوئی مردار اس میں گر جائے یا قریب پرنالے کے نجاست پڑی ہو اور مینہ کا پانی اس چھت کے پرنالے سے بہ رہا ہو تو کیا حکم ہے؟

ج۔ ان صورتوں میں اگر زیادہ پانی گذرتے اور نجاست کا ملا ہُوا بہ رہا ہو تو

نجس ہو گا اگر ایسا نہیں تو پاک ہے۔
س۔ تھوڑے پانی کا کیا حکم ہے؟
ج۔ تھوڑا سا پانی تھوڑی سی نجاست گرنے سے پلید ہو جاتا ہے۔

کنوئیں کے پاک کرنے کا بیان

س۔ کس صورت میں کنوئیں کا تمام پانی نکالنا ضروری ہے؟
ج۔ اگر کوئی جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے۔ پس اگر پھول گیا یا ریزہ ریزہ ہوا تو تمام پانی اس کنوئیں کا نکالنا ضروری ہے۔ اور اگر نہ پھولا اور نہ ریزہ ریزہ ہوا پس اس صورت میں اگر جانور بڑا ہے مثل بلی کے یا اس سے بھی بڑا تو بھی سارا پانی نکالنا چاہیئے۔ اور اگر تین جانور اوسط درجے کے گر جائیں تب بھی یہی حکم ہے۔ کافر مردہ کے گرنے اور مسلمان مردہ کے غسل سے پہلے گرنے سے تمام پانی نکالا جائے گا۔
س۔ کس صورت میں چالیس سے ساٹھ ڈول تک نکالنے واجب ہیں؟
ج۔ کبوتر اور اس کے مانند کے مرنے سے چالیس سے ساٹھ تک ڈول نکالنے واجب ہیں۔ اور تین چڑیوں کا حکم ایک کبوتر کا ہے۔
س۔ کس صورت میں بیس سے تیس ڈول تک نکالنے واجب ہیں؟
ج۔ چھوٹے جانور مانند چوہے اور چڑیا کے کنوئیں میں گر کر مرنے سے بیس سے تیس تک ڈول نکالنے واجب ہیں۔
س۔ کن جانوروں کے کنوئیں میں مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا؟
ج۔ جن جانوروں میں خون جاری نہیں جیسا بچھو وغیرہ۔ ان کے گرنے اور مرنے سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا۔

کتاب الصّلوٰۃ

اوقاتِ نماز کا بیان

س۔ نماز کے اوقات بیان کرو؟

ج۔ (۱) فجر کی نماز کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور آفتاب نکلنے تک رہتا ہے (۲) ظہر کی نماز کا وقت زوال یعنی سورج ڈھلنے سے لے کر ہر چیز کا سایہ اس کے اصلی سایہ کے بغیر دو چند ہونے تک رہتا ہے (۳) عصر کی نماز کا وقت ظہر کے وقت کے بعد شروع ہو کر غروبِ آفتاب تک رہتا ہے (۴) مغرب کا وقت آفتاب غروب ہونے کے بعد شروع ہو کر شفق کے غائب ہونے تک رہتا ہے (۵) عشا کا وقت مغرب کے بعد سے شروع ہو کر صبح صادق تک باقی رہتا ہے۔

س۔ صبح صادق کِسے کہتے ہیں؟

ج۔ صبح صادق اس سفیدی کا نام ہے جو آسمان کے کنارے پر عرض میں پھیلتی ہے۔ برخلاف اس کے صبح کاذب طولاً تھوڑی دیر کے لئے ظاہر ہو کر پھر اندھیرا ہو جاتا ہے۔

س۔ سایہ اصلی کسے کہتے ہیں؟

ج۔ سایہ اصلی ہر چیز کا وہ سایہ ہے جو عین استوا کے وقت موجود رہے اور سایہ اصلی ساون میں ڈیڑھ قدم کا ہوتا ہے اور اس سے قبل اور بعد ایک ایک قدم بڑھتا جاتا ہے چار تک۔ بعد اس کے دو دو قدم۔

س۔ قدم کسے کہتے ہیں؟
ج۔ قدم ہر چیز کا ساتواں حصّہ ہوتا ہے۔
س۔ شفق کسے کہتے ہیں؟
ج۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شفق اس سفیدی کا نام ہے جو بعد غائب ہونے سرخی کے پیدا ہوتی ہے۔ پس جب شفق سفیدی غائب ہو گی تو پورا اندھیرا ہو جائے گا۔
س۔ کن وقتوں میں نماز جائز نہیں؟
ج۔ تین اوقات میں (۱) آفتاب نکلنے کے وقت (۲) زوال کے وقت (۳) غروبِ آفتاب کے وقت (اگر عصر اسی دن کی ادا ہو جائیگی کراہت کے ساتھ)
س۔ کن وقتوں میں نماز مکروہ ہے؟
ج۔ (۱) عصر کا وقت آفتاب کی زردی نہ آنے تک کامل وقت رہتا ہے۔ اور بعد اس کے سورج ڈوبنے تک کراہت کا وقت ہے۔ اس وقتِ مکروہ میں اس دن کی عصر ساتھ کراہتِ تحریمی کے جائز ہے دوسری نماز فرض اور نفل جائز نہیں۔ (۲) ستارے ظاہر ہونے کے پیچھے نماز مغرب کی پڑھنی مکروہ تنزیہی ہے (۳) عشا کی نماز آدھی رات کے بعد پڑھنا مکروہ ہے۔
س۔ نماز کے مستحب اوقات کون سے ہیں؟
ج۔ (۱) مردوں کے واسطے فجر کی نماز کا مستحب وقت ایسے اجالے میں ہے کہ اگر نماز کا فساد ظاہر ہو تو پھر قراتِ مستحب کے ساتھ نماز ادا ہو سکے۔ اگر عورتوں کے واسطے فجر کا مستحب وقت اوّل ہی ہے (۲) ظہر میں موسم گرما میں تاخیر ورنہ تعجیل کرنا مستحب ہے (۳) عصر کے وقت

ہر زمانے میں تاخیر مستحب ہے۔ بشرطیکہ دھوپ میں تغیر نہ آئے یعنی آفتاب زرد نہ ہو (۴) مغرب کے وقت ہر زمانہ میں تعجیل مستحب ہے۔ (۵) عشاء کی نماز تہائی رات تک مستحب ہے۔

س۔ اذان کا جواب دینا کیسا ہے؟

ج۔ اس شخص کے واسطے جو مسجد میں موجود ہے اذان کا جواب دینا مستحب ہے اور جو مسجد کے باہر ہے اس کے لئے واجب جو موذن کہے سننے والا وہی جواب میں کہے مگر حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے۔

نماز کا بیان

س۔ نماز کی شرطیں کیا ہیں؟

ج۔ سات ہیں (۱) بدن کو نجاست حقیقی و حکمی سے پاک ہونا (۲) کپڑے کا پاک ہونا (۳) نماز کی جگہ کا پاک ہونا (۴) ستر ڈھانکنا مرد کو ناف سے زانو تک اور عورت کو سوائے منہ اور دونوں ہتھیلی ہاتھ اور پاؤں کے باقی تمام بدن کا چھپانا (۵) قبلہ کی طرف رخ کرنا (۶) وقت کا ہو جانا (۷) نیت کرنا۔

نماز کے ارکان یعنی وہ فرض جو نماز کے اندر ہیں۔ بیان کرو۔

(۱) تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنا (۲) قیام یعنی سیدھا کھڑا ہونا (۳) قرأت یعنی چھوٹی تین آیتیں قرآن شریف کی پڑھنا یا ایک بڑی آیت پڑھنا (۴) رکوع کرنا (۵) سجدہ کرنا (۶) قعدہ اخیرہ یعنی مقدار تشہد کی

آخر نماز میں بیٹھنا (۷) اپنے اختیار پر نماز سے باہر آنا۔

س۔ کن رکعتوں میں قرأت فرض ہے؟

ج۔ فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں خواہ فرض دو رکعت ہوں یا چار رکعت (اگر کسی نے صرف ایک رکعت میں قرأت ادا کی تو نماز نہ ہوگی) اور وتر سنتوں اور نفلوں کی تمام رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔

س۔ کبڑا آدمی کس طرح رکوع کرے گا؟

ج۔ کبڑا آدمی جس کی پیٹھ ایسی جھکی ہوئی ہو کہ ہر وقت وہ رکوع کرنے والے کی طرح نظر آتا ہو۔ وہ رکوع کے واسطے سر سے اشارہ کرے۔

س۔ سجدہ میں ناک اور پیشانی کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ سجدہ میں ناک اور پیشانی دونوں زمین پر رکھنی چاہئیں۔ اگر کسی نے بلا عذر صرف ناک پر سجدہ کیا تو اس کا سجدہ نہیں ہوا اور اگر صرف پیشانی پر سجدہ کیا تو سجدہ ہو جائے گا مگر مکروہ ہوگا۔

س۔ جس شخص کے ناک اور پیشانی دونوں میں زخم ہوں۔ دنبل ہو۔ وہ کس طرح سجدہ کرے؟

ج۔ وہ اشارے سے سجدہ کرے۔

س۔ اندھیرے میں برہنہ نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر کوئی شخص اندھیرے میں باوجود قدرتِ لباس کے برہنہ نماز پڑھے تو اس کی نماز درست نہ ہوگی۔

س۔ جس کو قبلہ کا رخ معلوم نہ ہو۔ وہ کس طرف رخ کر کے نماز پڑھے؟

ج۔ اگر کسی شخص کو قبلہ کا رخ معلوم نہ ہو اور نہ وہاں ایسا شخص ہو جس سے دریافت کر سکے تو اٹکل سے اپنے خیال کو دوڑائے۔ جدھر زیادہ

خیال پختہ ہو۔ ادھر ہی رُخ کرکے نماز ادا کرے اور اگر کسی جانب اٹکل سے اس کے دل کو اطمینان نہ ہو۔ اور سب طرف برابر خیال میں آئیں تو پھر چاروں طرف ایک ایک بار نماز پڑھے اور جس نماز میں طبیعت کو کسی جانب غلبہ ہو تو اسی طرف پھر جائے۔

س۔ اگر نماز میں وہ عضو کھل جائے جس کا ڈھانکنا فرض ہے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر چوتھائی کھلے گا تو نماز جائز نہیں۔ اور چوتھائی[1] سے کم کھلنے میں نماز جائز ہے اور اگر نماز پڑھنے والے نے دانستہ کشف عورت کیا، خواہ چوتھائی سے کم ہو۔ تب بھی نماز فاسد ہوگی۔

س۔ روئی کے گدے پر یا گھاس پر سجدہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج۔ روئی کے گدے پر یا گھاس پر سجدہ اس وقت درست ہے کہ ناک اور پیشانی قرار پکڑ لیں۔ اور اگر قرار نہ پکڑیں زور لگانے سے نیچے ہوتی جائیں تو سجدہ درست نہیں ہوگا۔

---

[1] (۱) جو بال عورت کے سر کے لٹکتے رہتے ہیں وہ علیحدہ اعضا میں شمار ہیں۔ ان کی بھی چوتھائی کھلنے سے ٹوٹ جاتی ہے (۲) ذکر علیحدہ عضو ہے اور دونوں فوطے دو عضو ہیں۔ اسی طرح سیرین علیحدہ عضو ہے۔ عورت کے پستان اگر ابھرے ہوں تو وہ علیحدہ عضو ہیں اور جو ابھرے نہ ہوں تو سینہ کے حکم میں ہیں (۳) اگر کئی عضو کھل جائیں۔ مثلاً عورت کی پنڈلی کا نواں حصہ کھل گیا۔ اور بازو کا نواں حصہ کھل گیا تو نماز فاسد ہوگی۔ کیونکہ دونوں کو جمع کریں تو چھوٹے عضو مثلاً کان کی چوتھائی سے زیادہ ہوں گے۔ کیونکہ جب کھل جانا کئی اعضا میں ہو تو سب سے چھوٹے عضو کی چوتھائی کی مقدار کے برابر لینے کا حکم ہے۔

س - جو شخص دشمن کے خوف سے قبلے کی طرف منہ نہ کر سکے - وہ کدھر نماز پڑھے؟

ج - جو شخص قبلے کی طرف منہ نہ کر سکے دشمن کے ڈر سے خواہ مرض کے سبب سے - تو اس کو درست ہے کہ جدھر اسے طاقت ہو ادھر نماز پڑھے۔

نماز کے واجبات

س - نماز کے واجبات کتنی قسم کے ہیں؟

ج - دو قسم کے (۱) عام جو ہر قسم کی نمازیں اور ہر نمازی پر ہیں (۲) جو خاص نمازیں اور خاص نمازی پر ہیں۔

س - عام واجب کون سے ہیں؟

ج - (۱) اللہ اکبر کا لفظ کہنا (۲) قیام اور رکوع اور سجدے میں ترتیب نظر رکھنی یعنی ہر فرض اور واجب کو اپنی جگہ پر ادا کرنا (۳) رکوع اور سجود میں ایک تسبیح کے برابر ٹھیرنا (۴) قومہ یعنی رکوع کر کے سیدھا کھڑا ہونا (۵) جلسہ یعنی سیدھا بیٹھنا دونوں سجدوں کے درمیان۔ (۶) پہلے قعدہ میں بیٹھنا (۷) دونوں قعدوں میں التحیات کا پڑھنا۔ (۸) لفظ سلام کے بعد نماز سے باہر ہونا۔

س - خاص واجب کون سے ہیں؟

ج - (۱) فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے واسطے معین کرنا۔ (۲) سورہ فاتحہ یعنی الحمد شریف کا پڑھنا بشرطیکہ مقتدی نہ ہو (۳) الحمد شریف کا سورہ سے پہلے پڑھنا (۴) الحمد شریف کا ایک دفعہ

پڑھنا (۵) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب اور سنتوں کی سب رکعتوں میں سورہ کا ملانا۔ ایک آیت بڑی یا تین چھوٹی آیتیں (۶) امام کو قرأت پکار کے پڑھنی، فجر اور مغرب اور عشا اور جمعہ اور عیدین کی دو رکعت میں۔ اور آہستہ پڑھنی۔ ظہر اور عصر اور دن کی نفلوں میں (۷) وتر میں دعائے قنوت پڑھنی (۸) تکبیراتِ عیدین۔ مقتدی کو امام کی تابعداری کرنا (۱۰) مقتدی کا امام کے پیچھے قرأت سے چپ رہنا (۱۱) سجدۂ تلاوت کرنا (۱۲) سجدہ سہو کرنا۔

نماز میں سنتوں کا بیان

س۔ نماز کی سنتیں بتاؤ۔

ج۔ کل اٹھائیس ہیں۔ چھ قیام میں، چھ رکوع میں، چھ سجود میں۔ سات قعدہ میں۔ ان کے علاوہ تین یہ ہیں:۔ (۱) اذان (۲) تکبیر یعنی اقامت (۳) امام کا سلام پھیرتے وقت فرشتوں اور مقتدیوں کے سلام کی نیت کرنا۔ اسی طرح مقتدیوں کو امام اور فرشتوں اور دائیں بائیں کے مقتدیوں کے سلام کی نیت کرنا۔

س۔ قیام میں جو سنتیں ہیں، وہ کون سی ہیں؟

ج۔ تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھانے (۲) قیام میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا۔ مرد کو ناف کے نیچے اور عورت[1] کو سینہ پر (۳) ثنا یعنی سُبحانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھنا (۴) اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ

---

[1] عورت دونوں ہاتھ کندھے تک اٹھا کر سینے پر داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ آہستہ پڑھنا امام یا اکیلے نمازی کو (۵) قیام میں سجدے کی جگہ کو دیکھنا (۶) آمین آہستہ پڑھنا۔

س۔ رکوع میں جو سنتیں ہیں وہ کون سی ہیں؟

ج۔ (۱) رکوع کے واسطے اللّٰہ اکبر کہنا (۲) دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر اس طرح رکھنا کہ انگلیاں کھلی رہیں۔ پیٹھ اور سر ایک سیدھ میں ہو (۳) تین دفعہ سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ پڑھنا (۴) گھٹنوں کو مضبوط پکڑنا (۵) پاؤں کی پشت کو دیکھنا (۶) امام کا سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ اور مقتدی کا رَبَّنَا لَکَ الۡحَمۡدُ اور تنہا کا دونو پڑھنا۔

س۔ سجود کی سنتیں کون سی ہیں؟

ج۔ (۱) اللّٰہ اکبر کہنا (۲) سجدے میں پہلے دو گھٹنے پھر دونو گھٹنے پھر دونوں ہاتھ کانوں کے مقابل زمین پر اس طرح رکھنا کہ منہ درمیان میں رہے (۳) تین دفعہ سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی کہنا (۴) دونوں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلہ شریف کی طرف ہوں (۵) سجدے میں ناک کو دیکھنا (۶) سجدے اور جلسہ (بیٹھنے) میں آرام کرنا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۱) ۵؎ امام اور مقتدی اور اکیلا پڑھنے والا سُبۡحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمۡدِکَ وَتَبَارَکَ اسۡمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیۡرُکَ آہستہ پڑھے۔

۶؎ مسبوق کو جس قدر امام کے ساتھ نماز نہیں ملی اس کے ادا کرنے کے شروع میں اعوذ باللّٰہ اور بسم اللّٰہ پڑھنی چاہیئے۔ نہ مقتدی کو یعنی مقتدی امام کے پیچھے اعوذ باللّٰہ اور بسم اللّٰہ نہ پڑھے۔ اس واسطے کہ اعوذ باللّٰہ اور بسم اللّٰہ تابع قرأت کے ہیں اور قرأت پڑھنی مقتدی کے لیئے نہیں بلکہ فقط امام کے لیئے ہے۔

س - قعدہ میں سنتیں کون سی ہیں؟
ج - (۱) اللہ اکبر کہنا (۲) بایاں پاؤں بچھاکر اس پر بیٹھنا اور دایاں پاؤں کھڑا رکھنا (۳) التحیات پڑھنا (۴) التحیات کے بعد درود پڑھنا (۵) درود کے بعد دعا پڑھنا (۶) سینے کو دیکھنا۔

نماز کے مستحبات

س - نماز کے مستحبات بتاؤ۔
ج - اوّل عام - (۱) دائیں بائیں نہ دیکھنا (۲) جمائی یعنی اباسی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا۔ جہاں تک ہو سکے کھانسی کو روکنا (۳) قرأت کا تین آیت سے زیادہ اور صحیح پڑھنا (۴) رکوع میں سر اور پیٹھ کا ایک سیدھ میں رکھنا (۵) سجدے کے وقت زمین پر اول گھٹنے پھر دونو ہاتھ پھر ناک پھر ماتھے کا رکھنا اور اٹھتے وقت اس کے برخلاف (۶) ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ کرنا (۷) پسینہ اور مٹی نہ پونچھنا (۸) قیام کے وقت پاؤں میں چار انگلیوں کا فاصلہ رکھنا (۹) قعدہ میں انگلیاں زانو پر اس طرح رکھنی کہ نہ بہت کھلی ہوں نہ بہت ملی ہوئی ہوں۔ لیکن سجدے میں جوڑ کر رکھنی چاہئیں (۱۰) قیام میں سجدہ کی جگہ پر اور رکوع میں پشت پا پر دیکھنا (۱۱) سلام کہنے کے وقت منہ دائیں بائیں پھیرنا۔
دوم خاص: نو ہیں (۱) تکبیر تحریمہ کے لئے مرد کو دونو ہاتھ

ے جب نماز میں ہو دایاں ہاتھ رکھے اور باہر نماز سے ہو تو بایاں ہاتھ رکھے۔

کانوں کی لَو تک اور عورت کو کندھوں تک اٹھانے (۲) مرد کو دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اور عورت کو سینہ پر رکھنا (۳) مرد کو تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ آستینوں سے باہر نکالنا (۴) رکوع اور سجدے میں تسبیح تین یا زیادہ طاق دفعہ پڑھنا (۵) الگ رکھنا بازوؤں کا پیٹ سے اور پیٹ کا ران سے اور ران کا پنڈلی سے اور پنڈلی کا زمین سے رکوع اور سجدہ میں مردوں کو اور عورتوں کو اس کے خلاف (۶) ہر رکعت میں الحمد سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھنی (۷) مسبوق کو امام کے سلام تک ٹھیرنا۔

مفسداتِ نماز کا بیان

س۔ کن باتوں سے نماز ٹوٹتی ہے؟

ج۔ نماز کی توڑنے والی چیزوں میں بارہ اقوال کی قسم سے ہیں اور تیرہ افعال کی قسم سے ہیں۔ اقوال کی اقسام یہ ہیں:۔

(۱) بات کہنی خواہ بھول کر ہو (۲) سلام یا سلام کا جواب دینا (۳) بری خبر کے جواب میں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا (۴) اچھی خبر پر الحمد للہ پڑھنا (۵) تعجب خیز پر سُبْحَانَ اللّٰہَ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنا (۶) سوائے امام کے کسی کو فتح دینا اور امام کو بغیر مقتدی کے کسی سے فتح لینا (۷) نماز میں ایسی چیزیں مانگنا، جو آدمیوں سے مانگتے ہیں مثلاً کہے یا الٰہی فلاں عورت سے میرا نکاح کر دے (۸) درد سے آہ (۹) پریشانی سے اُف کہنا (۱۰) قرآن شریف

سے دیکھ کر پڑھنا (۱۱) قرآن شریف کو غلط پڑھنا۔

افعال کی اقسام یہ ہیں۔

(۱) عمل کثیر[1] یعنی دونوں ہاتھوں سے کوئی کام کرنا یا بار بار کوئی حرکت کرنا (۲) قصداً یا سہواً کھانا پینا (۳) بلاعذر قبلہ کی طرف سے منہ کا پھیرنا۔ (۴) امام سے آگے بڑھکر کھڑے ہونا (۵) ناپاک زمین یا ناپاک چیز پر سجدہ کرنا (۶) درد اور مصیبت سے رونا (۷) بالغ کا نماز میں پکار کر ہنسنا یعنی کھکھلانا (۸) سجدے میں دونوں پاؤں اپنی جگہ سے اٹھانا (۹) تکبیر تحریمہ میں عورت کے ساتھ کھڑا ہونا (۱۰) کوئی حصہ عورت کا ننگا ہونا (۱۱) نمازی کا وضو ٹوٹنے کے بعد ایک رکن کی مقدار مقام حدث میں ٹھیرنا (۱۲) فرض کو چھوڑنا (۱۳) اگر کوئی کہے کہ خدا ایک ہے اور نمازی نماز میں کہے کہ بے شک۔

مکروہاتِ نماز کے بیان میں

س۔ نماز کے مکروہات کیا ہیں؟

---

[1] عمل کثیر وہ ہے کہ اس کام کے کرنے والے کو دیکھنے والا جانے کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے اور بعض کے نزدیک عمل کثیر وہ ہے کہ اس کام میں دونوں ہاتھ لگانے کی حاجت ہو اور بعض نے کہا ہے کہ جس کام کو نمازی خود کثیر سمجھے تو دوتہ والے کپڑے پر نماز پڑھی اور اس کے استر کی تہ نجس تھی اس صورت میں اگر دونوں تہ سی ہوئی نہیں تو نماز صحیح ہوگی۔ اور اگر سی ہوئی ہو تو نماز صحیح نہیں۔ اگر بچھے ہوئے کپڑے پر نماز پڑھی اور ایک طرف اس کا نجس ہے تو نماز جائز ہوگی۔

ج۔ نماز میں مکروہ تحریمی:۔

(۱) کپڑے کو سر اور کندھے پر ڈال کر دونوں کناروں کو بغیر ملائے کے لٹکا دینا (۲) چادر وغیرہ کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر دونوں کنارے ڈالنا (۳) کپڑے کو مٹی لگنے کی احتیاط سے سمیٹنا (۴) آستین یا دامن چڑھا کر نماز پڑھنا (۵) کپڑے یا بدن یا داڑھی سے فعل عبث کرنا (۶) انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا (۷) نماز میں کتے کی[1] طرح بیٹھنا (۸) آپ سے جمائی لینا (۹) بڑی محراب کے اندر اکیلا بلا عذر امام کا کھڑا ہونا (۱۰) نمازی کا ایسے کپڑے پہننا جن میں جانداروں کی تصویریں ہوں (۱۱) پاخانہ اور پیشاب کی ضرورت ہوتے نماز پڑھنا (۱۲) چادر بدن پر اس طرح لپیٹنا کہ کہیں سے ہاتھ باہر نہ نکلے (۱۳) ایسا عمامہ باندھنا کہ بیچ میں سے سر کھلا رہے (۱۴) کرتہ ہوتے ہوئے صرف پاجامہ سے نماز پڑھنا (۱۵) امام کے پیچھے قرأت کا پڑھنا (۱۶) پگڑی کی موجودگی میں ننگے سر نماز پڑھنا۔ (عالم گیری)

نماز میں مکروہ تنزیہی:۔

(۱) میلے کچیلے کپڑوں سے نماز پڑھنا بشرطیکہ اور نہ ہوں (۲) سجدے کی جگہ سے کنکریاں ہٹانا (اگر سجدہ ممکن نہ ہو تو ایک بار یا دو بار ہٹائے۔ اگر تین بار ہٹائے تو نماز فاسد ہوگی (۳) بلا عذر چار زانو بیٹھنا (۴) جمائی کے وقت منہ کھلا رکھنا (۵) انگڑائیاں لینا (۶) مقتدی

---

[1] دونوں زانو کھڑے کر کے اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر چوتڑ پر کتے کی طرح بیٹھنا۔

کا ایسی صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہونا جس میں کھڑے ہونے کی جگہ ہو۔ (۷) ننگے سر نماز پڑھنا (۸) سجدہ میں پاؤں کو ڈھانپنا (۹) دائیں بائیں طرف جھک جانا (۱۰) دائیں یا بائیں پاؤں پر بلا عذر زور ڈالنا (۱۱) امام کا کسی آدمی کے آنے کی وجہ سے رکوع اور سجدے میں دیر کرنا (۱۲) مکھی اور مچھر کا بلا ضرورت ہٹانا (۱۳) آیتوں اور تسبیحوں کو ہاتھ سے شمار کرنا۔

مسائل ضروریہ

س۔ کن باتوں میں عورت کی نماز میں مرد کی نماز سے فرق ہے؟

ج۔ (۱) عورت تکبیر تحریمہ میں شانے تک اٹھائے، مرد کانوں کی لو تک (۲) عورت آستینوں سے ہاتھ نہ نکالے برخلاف مرد کے کہ وہ ہاتھ باہر نکالے (۳) عورت قیام میں دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر سینہ پر رکھے۔ برخلاف اس کے مرد کلائی پر رکھے (۴) عورت ہاتھ سینے پر باندھے۔ مرد ناف کے نیچے (۵) عورت رکوع میں کم جھکے مرد زیادہ جھکے (۶) عورت رکوع میں ہاتھ پر سہارا نہ دے مرد سہارا دے گا۔ (۷) رکوع میں عورت انگلیوں کو کشادہ نہ رکھے مرد کشادہ رکھے (۸) عورت رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھے گی مرد ان کو زور سے پکڑے گا (۹) عورت رکوع میں اپنے گھٹنوں کو جھکائے مرد نہیں جھکائے گا (۱۰) عورت رکوع میں سمٹی رہے مرد ایسا نہ کرے (۱۱) عورت سجدہ میں اپنی

بغلیں نہ کھولے مرد کھولے (۱۳) عورت سجدہ میں دونوں ہاتھ بچھا دے مرد ایسا نہ کرے۔ قعدہ میں عورت اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر اپنے سرین پر بیٹھے۔ مرد بایاں پاؤں بچھائے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے (۱۴) قعدہ اور جلسہ میں عورت اپنی انگلیاں ملی رکھے۔ مرد اپنی حالت پر رکھے (۱۵) عورت مرد کی امامت نہ کرے بر خلاف مرد کے کہ وہ عورت کا امام ہوتا ہے (۱۶) عورتوں پر جمعہ اور عیدین واجب نہیں مردوں پر واجب ہیں (۱۷) عورتوں پر تکبیر ایام تشریق واجب نہیں مردوں پر واجب ہیں (۱۸) عورتوں پر نماز فجر اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے اور مردوں پر اجالے میں۔

س۔ کن موقعوں میں نمازی کو نماز کا توڑنا ضروری ہے؟

ج۔ پانچ موقعوں میں (۱) پاخانہ اور پیشاب کے دباؤ کے وقت۔ (۲) جب کوئی مظلوم فریاد کرتا ہو اور یہ نماز پڑھنے والا اس کی فریاد رسی کر سکتا ہو (۳) آگ میں جلتے ہوئے اور پانی میں ڈوبتے ہوئے کو بچانے کے وقت (۴) اندھے کو کنوئیں یا گڑھے میں گرتے ہوئے دیکھنے کے وقت (۵) مسافر کی سواری چلے جانے کے وقت۔

س۔ کن موقعوں پر نماز کا توڑنا جائز ہے؟

ج۔ (۱) سانپ کے مارنے کے واسطے (۲) مقیم کو سواری بھاگ جانے کے وقت (۳) قیمتی چیز کے تلف ہو جانے کے اندیشہ کے وقت

س۔ بلا عذر کھنکارنا نماز میں کیسا ہے؟

ج۔ نماز میں بلا عذر کھنکارنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

س - ایک رکن میں نماز پڑھتے وقت کھجانا کیسا ہے؟
ج - ایک رکن میں تین بار کھجانا عمل کثیر کی حد کو پہنچتا ہے - اور نماز کا مفسد ہے -

---

نماز پڑھتے وقت حدث کا بیان

س - اگر نماز پڑھتے وقت خود بخود وضو ٹوٹ جائے تو کیا کرنا چاہیئے؟
ج - اگر نمازی اکیلا ہو - تو پھر شروع سے نماز پڑھنی بہتر ہے - اور اگر امام ہو وے تو خلیفہ پکڑے - بعد اس کے وضو کر کے مقتدیوں میں داخل ہو جائے - اور اگر مقتدی ہو تو وضو کر کے پھر اس مکان میں آجائے جہاں سے گیا تھا اور اس عرصہ میں جو کچھ امام پڑھ چکا ہے اول اس کو ادا کرے بغیر قرأت کے - پھر امام کے ساتھ شریک ہو - اگر امام نماز سے فارغ ہو تو مقتدی مختار ہے چاہے پہلے مکان میں پھر آئے چاہے جس مکان میں وضو کیا - اسی مکان میں نماز پوری کرے -

س - اگر قصداً وضو توڑ دے تو کیا حکم ہے؟
ج - اگر نمازی نماز پڑھتے وقت قصداً وضو توڑ دے گا تو نماز فاسد ہوگی بنا کرنی درست نہ ہوگی -

س - کن صورتوں میں بنا جائز نہیں - نماز فاسد ہو جاتی ہے؟
ج - (۱) قصداً وضو توڑنے سے (۲) نماز میں پاگل ہونے، احتلام ہونے کھلکھلا کے ہنسنے سے (۳) نماز میں نجاست کا اوپر پڑھنا (۴) لہو بہنے والا زخم لگ جانا (۵) وضو ٹوٹنے کے گمان پر مسجد سے نکلنا اور پیچھے

ظاہر ہوا کہ وضو نہیں ٹوٹا (۶) مسجد کے سوا دوسری جگہ نماز پڑھتے وقت وضو ٹوٹنے کے گمان سے صف سے الگ ہوا بعد اس کے معلوم ہوا کہ وضو نہیں ٹوٹا۔

س ۔ اگر قعدہ اخیرہ میں التحیات کے بعد حدث لاحق ہو تو کیا کرنا چاہیئے؟

ج ۔ وضو کر لیوے ۔ اور سلام پھیرے ۔ اگر التحیات کے بعد قصداً وضو توڑا تو نماز پوری ہوئی اگرچہ گنہگار ہوا ۔ لفظ سلام نہ کہنے کی وجہ سے یا واجب ترک کرنے کی وجہ سے۔

س ۔ رکوع یا سجدے میں حدث ہونے کا کیا حکم ہے؟

ج ۔ وضو کرنے کے بعد جب بنا کرے ۔ اس رکوع اور سجدے کو پھر ادا کرے

س ۔ التحیات کے بعد کن صورتوں میں نماز باطل ہو جاتی ہے اور کیوں؟

ج ۔ (۱) تیمم کرنے والا پانی پر قادر ہو (۲) اُمّی کوئی سورت سیکھے (۳) ننگا کپڑے پر قادر ہو جائے (۴) اشارے سے نماز پڑھنے والا رکوع اور سجدے پر قادر ہو جائے (۵) مسح کرنے کی مدت ختم ہو جائے یا موزہ تھوڑے عمل کے ساتھ پاؤں سے نکالا (۶) صاحبِ ترتیب کو قضا یاد ہو جائے (۷) قاری امی کو خلیفہ پکڑے (۸) فجر کی نماز میں آفتاب نکل آئے (۹) جمعہ کی نماز میں التحیات کے بعد عصر کا وقت داخل ہو جائے (۱۰) صاحبِ عذر یعنی سلسل البول وغیرہ والے کا عذر جاتا رہے (۱۱) زخم اچھا ہو کر پٹی گر پڑے۔

ان تمام صورتوں میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز باطل ہو

---

۵ اگر مسجد یا صف کے باہر نہیں ہوا تو بنا کرے ۔ ۲ وجہ تمام ہونے کی یہ ہے کہ کسی فعل کے ساتھ نماز سے نکلنا فرض ہے اور بعد تشہد کے قصداً حدث بھی ایک فعل ہے۔

جاتی ہے کیونکہ نمازی کا نماز سے باہر ہونا اپنے اختیاری فعل کے ساتھ فرض تھا۔ اور وہ نہیں پایا گیا اور نزدیک صاحبین کے باطل نہ ہوگی کیونکہ ان کے نزدیک نماز سے فعل اختیاری کے ساتھ باہر ہونا فرض نہیں ہے۔

س۔ مسبوق اور مدرک کسے کہتے ہیں؟

ج۔ مدرک اسے کہتے ہیں جس نے تمام نماز امام کے ساتھ پڑھی، اور مسبوق وہ ہے جس سے کچھ نماز رہ گئی ہو۔

س۔ اگر امام مسبوق کو خلیفہ بنائے تو اسے کیا کرنا چاہیئے؟

ج۔ مسبوق امام کی نماز پوری کر کے پھر مدرک کو خلیفہ کرے۔ تاکہ مدرک قوم کے ساتھ سلام پھیرے اور مسبوق بعد اس کے کھڑا ہو کر اپنی نماز پوری کرے۔

س۔ مسبوق کو امام کے ساتھ شامل ہونے میں کیا حکم ہے؟

ج۔ جس رکن میں پائے اسی میں داخل ہو۔ اگر رکوع میں پایا تو رکعت ملی اور اگر رکوع میں نہ پایا تو رکعت نہ ملی۔

س۔ جب امام نماز سے فارغ ہو۔ تو مسبوق کیا کرے؟

ج۔ جس قدر نماز فوت ہوئی ہے اسے پڑھے۔

س۔ مسبوق کی نماز قرأت کے حق میں کیا حکم رکھتی ہے؟

ج۔ مسبوق کی نماز قرأت کے حق میں اول نماز کا حکم رکھتی ہے، اور بیٹھنے کے حق میں آخر نماز کا۔ مثلاً اگر ایک رکعت فجر یا دو رکعت مغرب کی یا تین رکعت عشا کی امام کے ساتھ ملے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھے۔ جس طرح اول نماز

میں پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد الحمد اور سورہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ کر قعدہ اخیرہ کر کے سلام پھیرے۔

س۔ اگر مسبوق کو ایک رکعت مغرب کی ملے تو اسے کیا کرنا چاہیئے؟

ج۔ اگر ایک رکعت مغرب کی ملے تو دوسری رکعت میں ثنا اور اعوذ باللہ کے بعد الحمد شریف سمیت پڑھ کر قعدہ اولےٰ کرے۔ پھر کھڑا ہو کر ایک رکعت میں الحمد سورہ سمیت پڑھ کر قعدہ اخیر کر کے سلام پھیرے۔

س۔ اگر نمازی دو رکعت کے بعد بھول کر تیسری رکعت کے لیے اٹھا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر نمازی دو رکعت کے بعد بھول کر تیسری رکعت کے لیے اٹھا اور قعدہ اول نہ کیا تو جب تک کہ بیٹھنے کے قریب ہو تو بیٹھ جائے۔ اس صورت میں سجدہ سہو واجب نہ ہوگا۔ اور اگر کھڑے ہونے کے قریب ہو گیا تو کھڑا ہو جائے۔ نہ بیٹھے۔ اگر بیٹھے گا۔ تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

س۔ اگر چار رکعت کے بعد کھڑا ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر چار رکعت کے بعد کھڑا ہو گیا تو جب تک پانچویں رکعت کے لیے سجدہ نہیں کیا بیٹھ جائے اور سجدہ اخیر کر کے سلام پھیرے۔ اور سجدہ سہو کرے اور اگر پانچویں رکعت کے لیے سجدہ کیا تو نماز اس کی باطل ہو گی اب اگر چاہے چھٹی رکعت پڑھ کر سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرے اور چاہے چھٹی رکعت نہ پڑھے۔ اسی جگہ قعدہ اخیر کرے اور سلام پھیرے۔ اسی صورت میں چار رکعت نفل ہو گی اور ایک رکعت باطل ہو گی ؎

سجدۂ سہو کا بیان

س ۔ سجدۂ سہو کا طریقہ بیان کرو؟

ج ۔ سجدہ سہو کا طریق یہ ہے کہ آخری قعدہ میں التحیات کے بعد دائیں طرف سلام پھیر کے دو سجدے کرے ۔ بعد اس کے پھر التحیات اور درود اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیرے ۔ اگر سلام پھیرنے سے قبل سجدہ سہو کیا تو بھی درست ہے ؟

س ۔ سجدہ سہو کرنا کب لازم آتا ہے ؟

ج ۔ واجب بھولنے سے ۔ اگر ایک نماز میں کئی واجب بھول کر چھوڑ دیئے تو ایک بار سجدہ کرنا کفایت کرتا ہے ۔

س ۔ امام کے سجدۂ سہو کرتے وقت مسبوق کو کیا کرنا چاہیئے ؟

ج ۔ امام کے سجدۂ سہو کرنے میں مسبوق امام کی تابعداری بجا لائے اگرچہ جس وقت امام نے سہو کیا تھا ۔ اس وقت سہو میں وہ شریک نہ تھا ۔ اور اگر مسبوق نے امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی نماز میں سہو کیا ۔ تب پھر سجدۂ سہو کر لیوے ۔

امامت و نماز جماعت کا بیان

س ۔ نماز کی جماعت کے متعلق آئمہ اربعہ کا کیا مذہب ہے ؟

ج ۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ، پانچوں وقت کی نماز میں جماعت فرض ہے لیکن منفرد کی نماز بھی درست ہے ۔ اور داؤد رحمۃ اللہ علیہ

کے نزدیک نماز منفرد اصلا درست نہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ
کے نزدیک جماعت فرض کفایہ ہے یعنی محلہ کی مسجد میں اگر بعض لوگ
جماعت قائم کریں تو اوروں کے ذمہ سے جماعت کی فرضیت ساقط ہو
جاتی ہے۔ نہ کہ فرضیت فرض کی۔ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام
مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جماعت سنتِ مؤکدہ ہے قریب
واجب کے۔ یہاں تک کہ اگر جماعت فوت ہونے کا احتمال ہو۔ تو فجر
کی موکدہ سنتیں بھی چھوڑ سکتا ہے۔ اگرچہ ان کی تاکید بھی بہت زیادہ ہے

س۔ امامت کے لئے سب سے بہتر کون ہے؟

ج۔ اول زیادہ عالم پھر زیادہ قرأت کا جاننے والا۔ پھر زیادہ پرہیزگار
پھر عمر میں زیادہ۔

س۔ اگر ایک یا دو مقتدی ہوں تو ان کو امام کے پیچھے کہاں کھڑا ہونا
چاہیئے؟

ج۔ اگر ایک مقتدی ہو تو امام کے برابر دائیں طرف کھڑا ہو۔ اور دو
یا دو سے زیادہ ہوں تو امام کے پیچھے کھڑے ہوں۔

س۔ صف کے پیچھے اکیلے کھڑا ہونا کیسا ہے؟

ج۔ صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے والے کی نماز مکروہ ہے اور
امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی نماز درست نہ ہو گی۔ چاہیئے
کہ کسی کو اگلی صف سے کھینچ کر ہمراہ کر لیوے۔

س۔ اگر مقتدی امام کے آگے بڑھ گیا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر مقتدی امام کے آگے بڑھ گیا تو اس کی نماز باطل ہو گی۔

وقتیہ نماز کے قضا پڑھنے کا بیان

س۔ قضا شدہ نماز کا کیا حکم ہے؟

ج۔ قضا شدہ نماز وقتیہ نماز سے پہلے پڑھنی چاہیئے۔ اگر ایک دن رات کی نمازیں اور وتر قضا ہو جائیں تو صاحبِ ترتیب کو ترتیب سے پڑھ لینا چاہیئے۔ ورنہ جس طرح چاہے پڑھے۔

س۔ صاحبِ ترتیب کسے کہتے ہیں؟

ج۔ صاحب ترتیب وہ شخص ہے جس کی نمازیں چھ سے کم قضا ہوں۔ خواہ ایک ہو یا پانچ۔ اگر پوری چھ ہوئیں تو صاحبِ ترتیب نہ رہا۔

س۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صاحب ترتیب کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ جب صاحبِ ترتیب ہے تو اس پر فرض ہے کہ اول قضاء نماز پڑھ لے اس کے بعد وقتیہ پڑھے۔ اگر قضا یاد رکھ کر وقتیہ پڑھے گا تو وقتیہ فاسد ہو گی۔ لیکن فساد اس کا موقوفی ہے۔ یعنی اگر اس وقتیہ کے پیچھے یک لخت اور چھ وقتیہ پڑھتا گیا اور اس فوتی کو ان کے بیچ میں نہ پڑھا تو یہ سب وقتیہ صحیح ہوئیں اور فساد وقتیہ اولی کا بھی اٹھ گیا۔ اور اگر ایک وقتیہ پڑھی پھر دوسرے وقت میں وقتیہ سے پہلے اس فوتی کو پڑھا تو اس صورت میں وقتیہ کی فرضیت باطل ہو گی یعنی فرض نہ رہی۔ نفل ہو گئی۔ قضا فرض کی واجب ہوئی۔

س۔ کن وجہوں سے ترتیب ساقط ہوتی ہے؟

ج۔ تین چیزوں کے سبب ترتیب ساقط ہوتی ہے (۱) وقتیہ نماز کے وقت تنگ ہونے کے سبب (۲) بھول نے کے سبب (۳) جس وقت چھ یا چھ سے زیادہ فائتہ ہوں۔ خواہ نئی ہوں۔ خواہ پرانی۔

بیمار کی نماز کے بیان میں

س ۔ بیمار کے لئے نماز کا کیا حکم ہے؟
ج ۔ اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ یا مرض بڑھنے کا خوف ہو
تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع اور سجدہ بجا لاوے اور اگر رکوع اور
سجدہ کرنے کی طاقت نہ ہو۔ اور کھڑے ہونے کی طاقت ہو تو بیٹھ
کر نماز پڑھنی بہتر ہے۔ رکوع اور سجدہ سر کے اشارے سے کرے اور
اشارہ سجدے کا بہت جھک کر کرے رکوع کے اشارے سے۔
س ۔ اگر بیمار بیٹھنے کی بھی طاقت نہ رکھے تو پھر کیا حکم ہے؟
ج ۔ چت لیٹے اور دونوں پاؤں کعبے کی طرف کرے یا کروٹ سے لیٹے
اور منہ قبلہ شریف کی طرف کر کے سر کے اشارے سے پڑھے۔
س ۔ اگر بیمار سر کے اشارے سے بھی نماز نہ پڑھ سکے اور ایک دن
رات سے زیادہ ایسی حالت رہے تو کیا حکم ہے؟
ج ۔ نماز بالکل معاف ہے۔ قضا واجب نہیں آتی۔ اگر ایک دن
میں اشارے سے پڑھنے کی طاقت آ گئی تو اشارے سے قضا
پڑھے۔
س ۔ بے ہوش یا دیوانے کے لئے کیا حکم ہے؟
ج ۔ جو شخص ایک دن رات تک بے ہوش رہا یا دیوانہ رہا تو اس ایک
دن رات کی قضا کرے۔ اگر ایک دن رات سے ایک ساعت بھی
زیادہ گزرے گی تو قضا واجب ہو گی۔

مسافر کی نماز کے بیان میں

س۔ مسافر کون آدمی ہے؟

ج۔ سولہ کوس کی تین منزل چلنے کے قصد سے جو شخص اپنے گھر سے نکل کر شہر کی عمارتوں سے باہر ہو جائے وہ مسافر ہے۔ کوس چار ہزار قدم کا ہے۔

س۔ مسافر کی نماز کا کیا حکم ہے؟

ج۔ چار رکعت فرض میں دو رکعت پڑھے۔ اگر چار رکعت پڑھے۔ اس صورت میں اگر دو رکعت کے بعد بیٹھا۔ تو نماز ادا ہوئی۔ مگر دو رکعت فرض ہوئی۔ اور دو نفل۔ لیکن نفل اور فرض اکٹھا کرنے کے سبب گنہگار ہوا۔ اگر بھول کر ایسا کیا تو سجدہ سہو کر لے کیونکہ سلام پھیرنے میں دیر لگی اور اگر دو رکعت کے بعد نہیں بیٹھا تو فرض اس کا باطل ہوا۔ چاروں رکعت نفل ہوئے۔ اگر سہواً نہیں بیٹھا تو سجدہ سہو کر لے۔

س۔ مسافر کے لئے کب تک کسر کا حکم ہے؟

ج۔ جب تک اپنے اصلی وطن میں داخل نہ ہوگا یا کسی شہر یا گاؤں میں پندرہ یا پندرہ سے زیادہ دن رہنے کا قصد نہ کرے گا تب تک کسر کا حکم رہے گا۔

س۔ مسافر کو کس وقت چار فرض ادا کرنے چاہئیں؟

ج۔ جب وقتیہ نماز میں امام مقیم اور مقتدی مسافر ہو۔ قضا میں مسافر کو مقیم کے پیچھے اقتداء کرنا درست نہیں۔

س۔ مقیم کو مسافر کے پیچھے اقتداء کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج۔ مقیم کو مسافر کے پیچھے وقتیہ اور قضا دونوں میں اقتدا کرنا درست ہے۔ جب مسافر دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرے پھر مقیم کھڑا ہو کر دو رکعت اور پڑھ لے۔ مسافر کو قضا پڑھنے میں مقیم کے پیچھے اقتداء درست نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ نماز وقتیہ میں امام کی تابعداری کے سبب مسافر پہ چار رکعت فرض ہیں اور وقت کے بعد مسافر کا فرض بدلتا نہیں۔

س۔ وطن کے اقسام اور ہر ایک کا حکم کیا ہے؟

ج۔ وطن کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وطن اصلی۔ دوم وطن اقامت۔ وطن اصلی وطن اصلی ہی سے باطل ہوتا ہے اور وطن اقامت وطن اقامت سے اور وطن اصلی اور سفر کے سبب باطل ہوتا ہے۔ مثلاً ایک مسافر نے کسی شہر میں اقامت کی تھی۔ پھر چند روز کے بعد وہاں سے کسی اور شہر میں مقیم ہوا۔ یا وطن اصلی یا اور کہیں سفر میں گیا۔ تو جو پہلی اقامت تھی وہ باطل ہوئی۔ جب وہاں دوبارہ آئے گا تو بدوں نیت اقامت کے مقیم نہ ہوگا۔

س۔ کس سفر میں کسر نہیں؟

ج۔ سفر معصیت میں مثلاً چوری یا قزاقی کے لئے جو سفر کرتے ہیں۔ اس میں تینوں اماموں کے نزدیک نماز میں کسر منع ہے، اور نزدیک امام اعظمؒ کسر واجب ہے۔

س۔ اقامت اور سفر میں کس کی نیت معتبر ہے؟

ج۔ اقامت اور سفر میں نیت تبوع کی معتبر ہے۔ نہ کہ تابع کی یعنی

امیر کی نیت معتبر ہے نہ کہ لشکری کی۔ اور آقا کی نیت معتبر ہے نہ کہ غلام کی اور خاوند کی نیت معتبر ہے نہ کہ جورو کی۔

جمعے کی نماز کے بیان میں

س۔ جمعہ کی نماز کی شرائط بیان کرو۔

ج۔ جمعے کی صحت کے واسطے چھ چیزیں شرط ہیں۔ جب وہ چھ پائی جائیں گی۔ تب جمعہ ادا ہوگا اور جمعہ پڑھنے والے کے ذمے سے ظہر ساقط ہو گی۔

(۱) شہر کا ہونا جس میں حاکم یا قاضی ہو۔ یا کنارۂ شہر جو شہر کے لوگوں کی حاجت کے لئے بنایا گیا ہو۔ مثلاً مردے دفنانے یا لشکر جمع کرنے کے لئے الگ آبادی قائم کی گئی۔ پس امام اعظمؒ کے نزدیک دیہات میں جمعہ درست نہیں اور نزدیک امام شافعیؒ اور اکثر اماموں کے دیہات میں درست ہے۔ شہر کے کنارے میں درست نہیں (۲) حاضر ہونا بادشاہ کا یا اس کے نائب کا۔ (۳) ظہر کا وقت ہونا (۴) خطبہ پڑھنا۔ (۵) جماعت (۶) اذنِ عام یعنی کسی کو روکا نہ جائے۔

س۔ کس صورت میں جمعہ فوت ہو جاتا ہے اور ظہر سرے سے پڑھنی پڑتی ہے؟

ج۔ جب کہ تمام آدمی امام کے سجدہ کرنے سے پہلے کسی وجہ سے امام کے پیچھے سے چلے جائیں۔ ہاں اگر سارے نہ جائیں۔ امام کے سوا تین رہ جائیں یا امام کے سجدے کے بعد سب علیحدہ ہو جائیں تو ان دونوں صورتوں میں جمعہ فوت نہ ہوگا۔ امام کو چاہیئے کہ

جمعہ تمام کرے۔

س۔ کن لوگوں پر جمعہ واجب نہیں؟

ج۔ لڑکے، غلام، عورت، مسافر، بیمار پر واجب نہیں اور اسی طرح اندھے پر بھی امام اعظمؒ کے نزدیک واجب نہیں۔ اگرچہ اس کو مسجد تک لے جانے والا میسر ہو اور امام مالکؒ۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک اگر لے جانے والا میسر ہے تو اندھے پر واجب ہے ورنہ نہیں۔

س۔ معذور اور قیدی کے لئے جمعہ کے روز نماز ظہر پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

ج۔ معذور اور قیدی کو جمعے کے روز ظہر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنی مکروہ ہے۔ منفرد پڑھ سکتا ہے۔

س۔ جو شخص جمعہ میں امام کو التحیات یا سجدۂ سہو میں پائے تو کیا کرے؟

ج۔ جس شخص نے امام کو جمعے میں التحیات یا سجدۂ سہو کے اندر پایا اور نماز میں داخل ہوا۔ تو وہ شخص امام کے سلام کے بعد دو رکعت جمعے کی تمام کرے اور نزدیک امام محمد کے اگر دوسری رکعت کا رکوع نہیں پایا تو ظہر کی چار رکعت اسی تحریمے پر تمام کرے۔

س۔ جب جمعے کی پہلی اذان کہی جائے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ جب جمعے کی پہلی اذان کہی جائے تب اس کی طرف جانا واجب ہوتا ہے۔ اس وقت خرید و فروخت حرام ہوتی ہے۔ اور جب امام منبر پر خطبہ پڑھنے کو چڑھے تب بات کرنی اور نماز پڑھنی منع ہے۔ خواہ قریب ہو۔ خواہ بعید اور چپ رہنا واجب ہے۔

س۔ ایک شہر میں کتنی جگہ جمعہ درست ہے؟

ج۔ ایک شہر میں کئی جگہ جمعہ درست ہے۔ اور امام اعظم کی ایک روایت

میں سوا ایک جگہ کے درست نہیں۔ اور امام ابو یوسف سے روایت ہے کہ اگر شہر کے درمیان نہر جاری ہو تو اس کی دونوں طرف جمعہ پڑھنا درست ہے۔

عیدین کی نماز کا بیان

س۔ کن شرائط سے عید کی نماز واجب ہوتی ہے؟

ج۔ جن شرائط سے جمعہ کی نماز واجب ہوتی ہے اور ادا ہوتی ہے۔ انہی شرائط سے عید کی نماز بھی واجب ہوتی ہے اور ادا ہوتی ہے فرق یہ ہے کہ عید میں خطبہ مشروط نہیں بلکہ سنت ہے کہ بعد نماز عید کے دو خطبے مانند جمعہ کے پڑھے اور ان میں اس دن کے احکام مثلاً صدقۂ فطر یا احکام قربانی اور تکبیر ایام تشریق بیان کرے۔

س۔ عید الفطر کے دن کیا سنت ہے؟

ج۔ پہلے کچھ کھلائے اور صدقۂ فطر ادا کرے اور مسواک اور غسل کرے اور اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے اور تکبیر کہتا ہوا عید گاہ میں جائے لیکن پکار کر نہ کہے۔

س۔ عیدین کی نماز کا وقت کون سا ہے؟

ج۔ جب سورج اس قدر بلند ہو کہ اس کے دیکھنے سے آنکھیں چندھیا جائیں اس وقت سے دوپہر کے قبل تک دونوں عیدوں کی نماز کا وقت ہے۔

س۔ نمازِ عید کس طرح پڑھنی چاہیئے۔

ج۔ تکبیر تحریمہ کے بعد پہلی رکعت میں تین تکبیریں زائد کہے اور ہر تکبیر

کے ساتھ دونوں ہاتھ اٹھائے اور چھوڑ دے اور تکبیروں کے بعد ثنا پڑھے۔ اور دوسری رکعت میں قرآت کے پیچھے رکوع سے پہلے تین تکبیریں زائد کہے اور ہر تکبیر کے ساتھ دونو ہاتھ اٹھائے اور چھوڑ دے اور اس کے بعد تکبیر رکوع کی کہے۔

س۔ نماز عیدین میں کیا واجب ہے؟

ج۔ چھ تکبیرات زائد اور تکبیر رکوع۔ اگر یہ فوت ہوئیں تو سجدۂ سہو لازم آئے گا۔ اگر قصداً ترک کرے گا تو نماز مکروہ تحریمی ہو گی۔

س۔ امام کے ساتھ نماز عید نہ پائے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ دونوں عید کی نماز اگر کسی نے امام کے ساتھ نہ پائی تو پھر اس کی قضا نہیں۔

س۔ کتنے دن تک عید کی نماز ہو سکتی ہے اور کس وجہ سے؟

ج۔ اگر عذر کے سبب عید الفطر کی نماز امام اور قوم سے فوت ہو جائے تو دوسرے دن اس کو ادا کریں۔ اس کے بعد نہیں اور عید الضحیٰ کی نماز بارہویں تک بھی جائز ہے۔

س۔ عید الضحیٰ اور عید الفطر کی نماز میں کیا فرق ہے؟

ج۔ صرف اتنا فرق ہے کہ عید الفطر میں نماز سے پہلے کچھ نہ کچھ کھانا مستحب ہے۔ مگر عید الضحیٰ میں بعد نماز کے اپنی قربانی کے گوشت سے کھائے۔ نماز سے پہلے کھانا مکروہ بھی نہیں۔ نماز سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں۔

عید الضحیٰ میں تکبیر عید گاہ کی راہ میں پکار کر کہنا چاہیئے اور عید الفطر میں پکار کر نہ کہے۔

س ۔ ایامِ تشریق کب سے کب تک ہیں؟
ج ۔ نویں ذالحجہ کی صبح سے تیرھویں کی عصر تک ایام تشریق ہیں۔
س ۔ ایامِ تشریق میں تکبیر کہنے کا کیا حکم ہے؟
ج ۔ ایامِ تشریق میں تکبیر کہنی ہر فرض نماز کے بعد جب جماعت کے ساتھ پڑھی جائے مقیم مرد پر شہر میں واجب ہے ۔ مسافر اور عورت پر واجب نہیں ۔ جو مسافر مقیم امام کے پیچھے نماز میں شامل ہو اس کو بھی تکبیر تشریق پڑھنی چاہیئے ۔
س ۔ تکبیر تشریق کون سی ہے اور کس طرح پڑھنی چاہیئے؟
ج بلند آواز کے ساتھ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

ترجمہ:- اللہ تعالےٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالےٰ سب سے بڑا ہے ۔ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ اور اللہ تعالےٰ سب سے بڑا ہے ۔ اللہ تعالےٰ سب سے بڑا ہے اور اللہ تعالےٰ کے لئے ہی تمام تعریفیں ہیں ۔

نمازِ استخارہ کا بیان

س ۔ نماز استخارہ کس وقت پڑھتے ہیں اور وہ کیا ہے؟
ج ۔ جب کوئی کام پیش آئے اور اس کے کرنے اور نہ کرنے میں متردد ہو تو سنت ہے کہ استخارہ کرے ۔
س ۔ نمازِ استخارہ کا طریق کیا ہے؟

ج۔ عشا کی نماز کے بعد تازہ وضو کرکے دو رکعت نفل پڑھے پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ اور دوسری میں الحمد کے بعد پڑھے۔ بعد نماز ختم کرنے کے حمد و ثنا کرے اور درود شریف پڑھ کر یہ دعائے استخارہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ	اے اللہ تحقیق میں بھلائی مانگتا
بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ	ہوں تیرے علم سے اور قدرت
بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ	چاہتا ہوں تیری قدرت سے اور
مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ ط	مانگتا ہوں تجھ سے مراد اپنی تیرے
فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا	بڑے فضل سے بیشک تو قدرت رکھتا
اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا	ہے ہر چیز پر اور میں قدرت نہیں
اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ	رکھتا اور تو جانتا ہے اور میں نہیں
الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ	جانتا اور تو جاننے والا ہے چھپی چیزوں کا
كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا	اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام
الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ	میرے حق میں بہتر ہے میرے دین
دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَ	اور دنیا میں اور میرے کام کے
عَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ	انجام میں یا اس وقت یا آگے کو
عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ	پس مقرر کر اس کو میرے واسطے
اٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِیْ	اور آسان کر اس کو میرے لئے
وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ	پھر برکت دے اس میں میرے لئے
لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ	اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام
تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ	میرے لئے برا ہے۔ میرے

لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ -

دین اور دنیا میں اور میرے کام کے انجام میں - یا اس وقت یا آگے کو - پس تو پھیر دے اس کو مجھ سے - اور پھیر دے مجھ کو اس سے اور مقرر کر میرے لیئے بھلائی جس جگہ ہو پھر راضی کر مجھ کو اس پر -

---

نمازِ حاجت و نمازِ توبہ کا بیان

س - نمازِ توبہ کس وقت پڑھتے ہیں؟

ج - اگر کوئی گناہ ظاہر ہو - تو چاہیئے کہ جلد وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور استغفار کرے اور گناہ سے توبہ کرے اور جو گناہ کر چکا ہو اس پر پشیمان ہو - اور دل میں قصد کرے کہ آئندہ پھر گناہ کا مرتکب نہ ہوگا

س - نمازِ حاجت کا طریقہ کیا ہے؟

ج - اگر کسی کو کوئی حاجت پیش آئے تو نمازِ عشا کے بعد وضو کر کے دو یا چار رکعتیں نماز پڑھے - پہلی رکعت میں الحمد کے بعد آیۃ الکرسی تین بار اور باقی رکعتوں میں الحمد کے بعد قل ہو اللہ اور معوذتین (سورۂ فلق و سورۂ الناس) ایک ایک بار پڑھے اور بعد ختم نماز یہ دعا پڑھے -

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ حلم والا - بزرگ پاک ہے - مالک عرش

الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط اَسْئَلُكَ
مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ
عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ
الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ
وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ
لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا
هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا
اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ
حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا
يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط۔

بڑے کا۔ سب تعریف اللہ کی ہے
جو سارے جہان کا پالنے والا ہے
مانگتا ہوں تجھ سے وہ کام جو سبب
تیری رحمت کے ہیں اور جن سے
تیری بخشش اور لوٹ ہر نیکی سے
اور سلامتی ہر گناہ سے۔ نہ چھوڑ میرا
کوئی گناہ مگر بخش دے اس کو نہ کوئی
فکر مگر دور کر اس کو۔ اور نہ قرض مگر
ادا کر اس کو اور نہ کوئی حاجت حاجاتِ
دنیا اور آخرت جو تیری مرضی کے
موافق ہو۔ مگر پوری کر اس کو اے
مہربان سب مہربانوں کے۔

سجدۂ تلاوت کا بیان

س۔ سجدۂ تلاوت کب اور کس پر واجب ہوتا ہے؟

ج۔ پڑھنے اور سننے والے پر واجب ہے اگرچہ قصد سننے کا نہ رکھتا تھا۔ امام کے پڑھنے سے مقتدی پر واجب ہوتا ہے۔ اور مقتدی کے پڑھنے سے کسی پر واجب نہیں ہوتا۔ نہ مقتدی پر نہ امام پر۔ ہاں جو شخص نماز میں داخل نہیں اس نے سنا تو اس پر واجب ہوتا ہے۔

س۔ اگر نماز کے خارج کسی نے سجدے کی آیت پڑھ لی۔ اور نمازی

نے سن لی تو کیا حکم ہے؟

ج - نمازی نماز کے بعد سجدۂ تلاوت کرلے - اگر نماز کے اندر کریگا تو درست نہ ہوگا - لیکن نماز باطل نہ ہوگی -

س - اگر امام آیت سجدہ پڑھے - اور جو شخص نماز میں داخل نہ ہو - وہ شخص بعد میں اسی امام کے پیچھے اقتدا کرے تو کیا کرنا چاہیئے؟

ج - اگر امام کے سجدہ کرنے سے پہلے اقتدا کی ہے تو امام کے ساتھ سجدہ کرے اور اگر امام کے سجدہ کے بعد اس رکعت میں داخل ہوا تو نہ نماز کے اندر اور نہ نماز کے بعد سجدہ کرے - اور اگر دوسری رکعت میں داخل ہوا تو بعد نماز کے مانند اس شخص کے سجدہ کرے جس نے اقتدا نہیں کی ہے -

س - اگر سجدۂ تلاوت نماز میں واجب ہوا - لیکن سہواً یا عمداً ادا نہ کیا تو کیا حکم ہے؟

ج - نماز کے بعد اس کو قضا نہ کرے کیونکہ منع ہے - لیکن وہ شخص گنہگار ہوا - سوا توبہ کے چارہ نہیں -

س - اگر کسی نے آیت سجدہ نماز کے خارج پڑھی اور سجدہ نہ کیا - بعد اس کے نماز شروع کر کے اسی آیت کو پھر پڑھا تو کیا حکم ہے؟

ج - ایک سجدہ کفایت کرے گا - اگر سجدہ کر کے بعد اس کے نماز شروع کی اور پھر اسی آیت کو پڑھا تو پھر سجدہ کرے -

س - کن پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں؟

ج - چار شخصوں پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں - کافر - دیوانہ - نابالغ - حیض نفاس والی عورت پر -

س۔ کس پر سجدۂ تلاوت واجب ہے؟
ج۔ سجدۂ تلاوت ہر مسلمان۔ عاقل، بالغ پر پڑھنے اور سننے سے واجب ہوتا ہے۔
س۔ کس صورت میں ایک سجدہ اور کس صورت میں دو سجدے لازم ہوتے ہیں؟
ج۔ اگر ایک مجلس میں ایک آیت سجدہ کو کئی بار سننے کا اتفاق ہوا تو اس پر ایک سجدہ کرنا لازم ہے اور جو مجلس بدل گئی یا دوسری آیت سجدہ پڑھی۔ تب دو سجدے لازم ہو گئے۔
س۔ سجدۂ تلاوت کی کیفیت بیان کرو۔
ج۔ نماز کی شرطوں کے ساتھ یعنی طہارتِ بدن وغیرہ کے ساتھ اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں جائے اور تسبیحات پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدے سے سر اٹھائے اور تحریمہ۔ التحیات اور سلام سجدۂ تلاوت میں نہیں۔
س۔ آیت سجدہ میں کس بات کو مدِّ نظر رکھنا چاہیئے؟
ج۔ آیت سجدہ چھوڑ کر تمام سورہ پڑھنا مکروہ ہے اور ساری سورت چھوڑ کر آیت سجدہ پڑھے تو مکروہ نہیں۔ مگر سجدے کی آیت کے ساتھ دو ایک آیت اور ملانی بہتر ہے۔
س۔ آیت سجدہ کو آہستہ پڑھنا چاہیئے یا پکار کر؟
ج۔ بہتر یہ ہے کہ سجدے کی آیت آہستہ پڑھے تاکہ سننے والے پر سجدہ واجب نہ ہو جائے۔

کتابُ الجنائز

س ۔ موت کے بارے میں ہر مسلمان کو کیا لازم ہے؟

ج ۔ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اپنی موت کو یاد رکھے اور جو کسی کا قرض یا حق اس کے ذمہ ہے ۔ نماز یا روزہ یا کفارہ یا اور قسم کی یا کچھ اور اس کے ذمہ ہوں سب چیزوں کو لکھ کر اپنے پاس رکھے کہ اگر اچانک موت آجائے تو اس کے وارث ادا کریں ۔

س ۔ موت کو یاد رکھنا اور وصیت نامہ کو اپنے پاس رکھنا کیسا ہے؟

ج ۔ موت کو ہمیشہ یاد رکھنا اور جن چیزوں کی وصیت کرنی واجب ہے اس وصیت نامہ کو اپنے ساتھ رکھنا مستحب ہے بلکہ جس وقت موت کا گمان غالب ہو اس وقت واجب ہے ۔

س ۔ جب مسلمان مرنے کے قریب ہو تو کیا کرنا چاہیئے؟

ج ۔ داہنی کروٹ پر لٹایا جائے اور منہ قبلہ کی طرف کیا جائے یا چت لٹا دیں کہ منہ اور پاؤں قبلہ کی طرف ہوں ۔ اور کلمۂ شہادت اس کو پڑھ پڑھ کر سنائیں کہ وہ سنے اور سمجھے ۔ اس کو نہ کہیں کہ تو بھی پڑھ ۔ اور سورۂ یٰسین اس کے سر کے پاس پڑھی جائے ۔

س ۔ جب مر جائے تو کیا کرنا چاہیئے؟

ؔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص ہر روز بیس مرتبہ موت کو یاد کرے گا شہادت کا مرتبہ پائے گا ۔

ج ۔ جب مر چکے تو اس کے دونوں جبڑے رومال یا کسی اور دھجی سے باندھیں تاکہ منہ کھلا نہ رہ جائے۔ اسی طرح آنکھوں کو بند کر دیں۔ اور انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیئے جائیں اور پیٹ پر لوہا یا کوئی بھاری چیز رکھ دی جائے کہ پیٹ پھول نہ جائے (عالمگیری) بعد میں غسل کر کے نماز جنازہ پڑھ کے دفن کریں۔

س ۔ جب نہلانا چاہیں تو کیا کرنا چاہیئے؟

ج ۔ عود جلا کر تختے کو تین بار خوشبو کریں اور میت کا ستر چھپا کر اور سارے بدن سے کپڑے اتار کر اس کو تختے پر لائیں۔ پہلے بدن سے نجاست حقیقی پاک کی جائے۔ اس کے بعد بدون کلی کروانے اور ناک میں پانی ڈالنے کے وضو کرایا جائے۔

س ۔ اگر ناپاک یا حیض نفاس کی حالت میں مرے تو کیا کرنا چاہیئے؟

ج ۔ جب ناپاک یا حیض یا نفاس کی حالت میں مرے۔ تب مضمضہ اور استنشاق کرایا جائے۔ بالاتفاق اس طرح سے کہ کپڑا انگلی پر لپیٹ کر مردے کے منہ اور ناک کے اندر سے پونچھ دیا جائے۔

س ۔ مردے کو کیسے پانی سے نہلایا جائے؟

ج ۔ اس پانی سے نہلایا جائے جس میں تھوڑے بیری کے پتے یا مانند اس کے ڈال کر جوش کیا گیا ہو۔ اور ...... اور اس کی داڑھی اور سر کے بالوں کو گل خیرا یا اس کے مانند کے ساتھ دھوئیں۔

س ۔ غسل دینے کا طریقہ بتاؤ؟

ج ۔ وضو کرانے اور داڑھی اور سر کے بالوں کو دھونے کے بعد بائیں کروٹ پر لٹا کر داہنی طرف دھوئیں۔ پھر داہنی کروٹ پر لٹا کر بائیں

طرف کو دھوئیں اور سہارا دے کر بٹھائیں۔ اور اس کے پیٹ کو نرم نرم ملیں۔ اگر کچھ نجاست نکلے۔ تو اس کو دھوئیں۔ دہرانا غسل کا ضروری نہیں۔ پھر رومال یا کسی کپڑے سے پانی پونچھیں۔ خوشبو سر اور داڑھی پر اور کافور سجدے کے اعضا پر مل دیں اور کفن پہنا دیں۔ سجدے کے اعضا یہ ہیں۔ پیشانی، ناک۔ دونو ہاتھ۔ دونو زانو۔ دونو قدم۔

س۔ مردے کے لئے کفن کے کتنے کپڑے سنت ہیں؟

ج۔ بقول امام ابو حنیفہؒ تین کپڑے سنت ہیں (۱) ازار (۲) کرتہ (۳) لفافہ یعنی چادر جو اوپر لپیٹی جاتی ہے۔ اور صحیح حدیث میں آیا ہے کہ نبی صلعم کو تین چادریں کفن دیا گیا۔ پیراہن اس میں نہ تھا۔ اور دستار باندھنا بدعت ہے اور اگر تین کپڑے میسر نہ ہوں۔ تو دو کافی ہیں۔

س۔ عورت کے لئے کتنے کپڑے چاہئیں؟

ج۔ پانچ (۱) ازار (۲) کرتہ (۳) لفافہ (۴) دامنی یعنی اوڑھنی جو دو ہاتھ لمبی ایک بالشت چوڑی ہوتی ہے۔ سر کے بال اس سے لپیٹ کر سینے پر رکھتے ہیں (۵) سینہ بند جو بغل سے زانو تک ہوتا ہے اس کی لمبائی تقریباً تین ہاتھ ہوتی ہے۔ اگر پانچ کپڑے میسر نہ ہوں تو تین کافی ہیں اور ضرورت کے وقت جو بہم پہنچے روا ہے۔

س۔ مرد کو کفن پہنانے کا کیا طریق ہے؟

ج۔ پہلے لفافہ بچھا کر اس پر ازار بچھائیں۔ پھر بخورات یعنی لوبان وغیرہ جلا کر تین بار کفن کو خوشبو دیں۔ اور عطر لگائیں۔ پھر مردہ کو پیراہن

(کرتہ) پہنا کر ازار اور لفافے پر لٹا کر اس کے منہ اور داڑھی پر خوشبو مل کر ازار کو بائیں طرف سے لپیٹیں۔ پھر دائیں طرف سے لپیٹیں اسی طرح چادر یعنی لفافہ کو لپیٹیں۔

س۔ عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ کیا ہے؟

ج۔ عورت کا سینہ بند لفافے اور ازار کے بیچ میں رکھیں۔ بعد اس کے پیراہن پہنا دیں۔ اس کے بعد دامنی (اوڑھنی) سر پر رکھ کر بالوں کے دو حصے کر کے دامنی سے لپیٹ کر چھاتی پر پیراہن کے اوپر رکھیں اس کے بعد پہلے ازار کو لپیٹیں۔ پھر سینہ بند کو پھر لفافہ کو۔

س۔ کفن میں کس بات کا خیال رکھنا چاہیئے؟

ج۔ اگر کفن کے کھل جانے کا ڈر ہو تو اس کو باندھ دیں۔ چادریں طول میں میت سے زیادہ ہوں کہ سر اور پاؤں کے گرد گرہ دی جا سکے۔ اور عرض اس قدر ہو کہ مردہ کو چھپا لے۔

س۔ مردہ مسلمان کو غسل دینا۔ کفن پہنانا۔ دفن کرنا اور نماز جنازہ پڑھنی کیسی ہے؟

ج۔ مردہ مسلمان کو غسل دینا۔ کفن گور کرنا۔ نماز جنازہ پڑھنی فرض کفایہ ہے؟

س۔ فرض کفایہ کسے کہتے ہیں؟

ج۔ فرض کفایہ وہ ہے کہ بعض مسلمان بھی وہ کام کریں۔ تو سب کے سر سے اتر جائے۔ اور اگر کوئی بھی نہ کرے تو اس کے جاننے والے سب گنہگار ہوں۔

نمازِ جنازہ کا بیان

س ۔ جنازے کی امامت کے لئے کون بہتر ہے؟

ج ۔ اول بادشاہ، پھر قاضی، پھر محلے کا امام، پھر ولی اقرب یعنی سب اقرباء میں سے جو شخص زیادہ قریب ہو۔ جیسا باپ پھر بیٹا پھر پوتا پھر دادا پھر بھائی پھر بھتیجا علی ہذا القیاس۔ لیکن میت کا باپ امامت کے لئے اس کے بیٹے سے بہتر ہے۔ ولی کی اجازت سے غیر ولی کا امامت کرنا بھی درست ہے۔ اگر ولی کے سوا کسی اور نے نماز جنازہ پڑھا دی تو ولی کو نماز دہرانے کا اختیار ہے اگر ولی نے نماز جنازہ پڑھ لی تو اور لوگ نہ دہرائیں۔

س ۔ نماز جنازہ کی نیت کیا ہے؟

ج ۔ نماز پڑھتا ہوں میں اس جنازے کی ساتھ چار تکبیروں کے، ثناء واسطے اللہ تعالٰی کے۔ درود واسطے رسول علیہ السلام کے ثواب واسطے اس میت کے پیچھے اس امام کے، منہ میرا طرف قبلہ شریف کے۔ اللہ اکبر۔

س ۔ نیت کہنے کے بعد کیا کرنا چاہیئے؟

ج ۔ دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور ناف کے نیچے باندھ لے۔ پھر ہاتھ نہ اٹھائے۔

س ۔ قبر کے پاس تین دن قرآن شریف پڑھنا کیسا ہے؟

ج ۔ تین روز تک قبر کے پاس قرآن شریف پڑھنا مُردہ کو ایصالِ ثواب کے لئے درست ہے۔ خواہ ایک آدمی پڑھے۔ خواہ جمع

ہو کر بہت سے پڑھیں۔
س۔ کس صورت میں نماز جنازہ پڑھنی درست نہیں۔ اور کس صورت میں مکروہ ہے؟
ج۔ گھوڑے کی سواری پر نماز جنازہ پڑھنی درست نہیں۔ اور مسجد میں نماز جنازہ پڑھنی مکروہ ہے۔
س۔ پہلی تکبیر کے بعد کیا پڑھنا چاہیئے؟
ج۔ پہلی تکبیر (نیت باندھنے) کے بعد یہ پڑھے۔

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَ	پاک ہے تو اے اللہ اور میں تجھے
بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ	یاد کرتا ہوں تیری تعریف کے ساتھ
اسْمُکَ وَتَعَالٰی	اور برکت والا ہے نام تیرا اور بلند
جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ	ہے ذات تیری۔ اور تیری شان
وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ	بڑی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط	نہیں ہے۔

س۔ دوسری تکبیر کے بعد کیا پڑھنا چاہیئے؟
ج۔ دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھے۔ یعنی:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	اے اللہ تو درود بھیج محمد صلی اللہ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا	علیہ وآلہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ
صَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَکْتَ	وسلم کی اولاد پر جیسے تو نے درود
وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ	بھیجا اور سلامتی بھیجی اور برکت بھیجی
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی	اور رحمت بھیجی اور رحم کیا ابراہیم علیہ
اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ	السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی

اِنَّكَ حَمِیْدٌ	اور لائق ہے بے شک تو تعریف کیا گیا
مَجِیْدٌ	بزرگ ہے۔

س۔ تیسری تکبیر کے بعد کیا پڑھنا چاہیے؟

ج۔ تیسری تکبیر کے بعد میت اور سب مسلمانوں کے واسطے دعا مانگے۔

س۔ اگر میت بالغ ہو۔ تو تیسری تکبیر کے بعد کیا پڑھنا چاہیئے؟

ج۔ یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا	اے اللہ ہمارے زندوں اور
وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا	مردوں کو بخش دے اور ہمارے
وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا	حاضروں اور ہمارے غائبوں اور
وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا	ہمارے چھوٹوں اور بڑوں کو اور
وَاُنْثَانَا ط اَللّٰھُمَّ	ہمارے مردوں اور عورتوں کو بخش
مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا	دے۔ اے اللہ جس کو تو زندہ
فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ ط وَمَنْ	رکھے ہم میں سے پس زندہ رکھ
تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ	اس کو اسلام پر اور جس کو موت
عَلَی الْاِیْمَانِ ط	دے اس کو موت دے ایمان پر۔
اَللّٰهُ اَکْبَرُ ط	

س۔ اگر میت لڑکا ہو تو تیسری تکبیر کے بعد کیا پڑھنا چاہیے؟

ج۔ اگر میت لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا	اے میرے اللہ تو بنا اس لڑکے
فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا	کو ہمارا امیر سامان اور بنا اس کو
اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ	ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ اور

لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔ بنا اس کو ہمارے لئے شفیع
اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اور مقبولِ شفاعت۔

س۔ اگر میت لڑکی ہو تو تیسری تکبیر کے بعد کیا پڑھنا چاہیئے؟
ج۔ اگر میت لڑکی ہو تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

اے اللہ تو بنا اس لڑکی کو ہمارے لئے پیر سامان اور اس کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ اور بنا اس کو ہمارے لئے شفاعت کرنے والی اور مقبولِ شفاعت۔

س۔ چوتھی تکبیر کے بعد کیا کرنا چاہیئے؟
ج۔ چوتھی تکبیر کے بعد دونوں طرف سلام پھیرے۔
س۔ جو شخص امام کی تکبیر کے بعد حاضر ہو تو کیا کرے؟
ج۔ جس وقت امام دوسری تکبیر کہے۔ اس وقت امام کے ہمراہ تکبیر کہہ کر داخل نمازِ جنازہ ہو دے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد پہلی تکبیر کی قضا کرے۔ امام ابی یوسفؒ کے نزدیک اس شخص کو امام کی دوسری تکبیر کی انتظار کرنی ضرور نہیں۔ مانند اس شخص کے جو امام کے تحریمہ کے وقت حاضر تھا۔ اور امام کے ساتھ اس نے تکبیر تحریمہ نہ کہی۔ بلکہ جب امام تکبیر کہہ چکا تب وہ کہہ کر نماز میں داخل ہوا اسی طرح جو شخص امام کے تکبیر کہنے کے بعد حاضر ہو۔ اس کو بھی تکبیر کہہ کر داخل ہونا چاہیئے۔ انتظار کرنا دوسری تکبیر کا ضروری نہیں۔
س۔ کس مردے پر نمازِ جنازہ پڑھنی درست نہیں؟

ج - جو میّت سامنے موجود نہ ہو یعنی غائبانہ طور پر۔ اور میت کا کٹا ہوا ایسا حصّہ جو آدھے بدن سے کم ہو۔

س - جو بچہ پیدا ہو کر مر جائے۔ اس کے جنازے کا کیا حکم ہے؟

ج - اگر آواز کرنے یا حرکت کرنے کے بعد مر گیا تو اس پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے اور اگر آواز نہیں کی تو نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے۔ غسل دے کر کپڑے میں لپیٹ کر دفن کریں۔

س - اگر ایک لڑکا دار الحرب سے پکڑا آیا۔ اور دار الاسلام میں مر گیا تو اس پر نمازِ جنازہ پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

ج - (۱) اگر ناسمجھ لڑکا دار الحرب سے اکیلا دار الاسلام میں پکڑا آیا۔ بعد اس کے مر گیا۔ تو اس پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔ (۲) اگر ناسمجھ لڑکا ماں باپ کے ساتھ پکڑا آیا اور اس کے ماں، باپ میں سے ایک مسلمان ہے تو بھی اس پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی (۳) اگر ماں باپ دونو کافر ہوں لیکن لڑکا عقل مند اور مسلمان ہو۔ تو بھی اس پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔

س - اگر بغیر پڑھے نمازِ جنازہ میّت کو دفن کیا جائے تو نمازِ جنازہ کا کیا حکم ہے۔

ج - تین دن کے اندر اس کی قبر پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے بعد تین دن کے امام اعظمؒ کے نزدیک قبر پر نمازِ جنازہ پڑھنی درست نہیں۔ (پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے سات برس کے بعد احد کے شہیدوں پر نمازِ جنازہ پڑھی تھی۔ شاید یہ پڑھنا خاص شہیدوں کے لئے تھا۔ اس لئے کہ ان کا بدن ریزہ ریزہ نہیں ہوتا)

س۔ جنازہ اٹھانے میں کیا سنت ہے؟

ج۔ سنت یہ ہے کہ جنازے کو چار آدمی اٹھائیں اور جلدی چلیں لیکن دوڑیں نہیں۔ اور ہمراہی جنازے کے پیچھے چلیں۔ اور جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے تب تک نہ بیٹھیں۔

س۔ قبر میں کونسی بات سنت ہے؟

ج۔ سنت یہ ہے کہ قبر بغلی کھودی جائے اور میت کو قبلے کی طرف قبر میں داخل کیا جائے۔ اور رکھنے کے وقت یہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَ	اللہ تعالےٰ کے نام اور اللہ کے حکم سے
وَضَعْنَاكَ وَعَلٰى مِلَّةِ	تجھ کو رکھتے ہیں اور رسول اللہ صلعم کی
رَسُوْلِ اللّٰهِ سَلَّمْنَاكَ	شریعت پر تجھ کو حوالہ کرتے ہیں۔

اور منہ کعبے شریف کی طرف کیا جائے۔ عورت کو دفن کرنے کے وقت پردہ کیا جائے۔ قبر میں کچی اینٹ یا بانس رکھ کر اس پر مٹی ڈالی جائے۔

س۔ قبر کس طرح بنانی چاہیئے؟

ج۔ قبر اونٹ کے کوہان کی مانند تیار کی جائے اور پکی اینٹ اور لکڑی رکھنا اور چونا اور گچ کرنا مکروہ ہے۔

س۔ قبر کی گہرائی کس قدر ہونی چاہیئے؟

ج۔ قبر کی گہرائی مرد میانہ قد کے سینہ تک چاہیئے اور جتنی زیادہ ہو افضل ہے۔ قبر کی لمبائی میت کے قامت کے برابر اور چوڑائی انسان کے نصف قامت کے برابر ہو۔

س۔ مٹی کس طرح ڈالنی چاہیئے؟

ج۔ سر کی طرف مٹی ڈالنا مستحب ہے اول دونوں ہاتھوں میں مٹی لے کر کے

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ — اسی مٹی میں سے ہم نے تم کو پیدا کیا
پھر مٹی ڈال دے دوسری مرتبہ کہے۔
وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ — اور اسی مٹی میں تم کو لوٹاتے ہیں۔
تیسری مرتبہ کہے
وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى۔ — اور پھر اسی مٹی میں سے تم کو دوبارہ نکالیں گے۔

شہید کے بیان میں

س۔ شہید کی تعریف کیا ہے؟
ج۔ یہ لوگ شہید ہیں۔

(۱) جو اہل حرب یا باغیوں یا کافروں کے ہاتھ سے مارا گیا۔
(۲) لڑائی کی جگہ میں مرا ہوا ملا اور اس پر قتل کا نشان موجود تھا۔
(۳) کسی مسلمان نے ظلم سے مارا (یعنی جلا دیا یا ڈبو دیا اور اس کے مارنے سے اس مسلمان پر دیت واجب نہ ہوئی۔
(۴) جو شخص مارا گیا۔ وہ نابالغ یا دیوانہ یا ناپاک یا حیض و نفاس والی عورت نہ ہو۔
(۵) وہ شخص مرنے سے پہلے کھانے پینے یا علاج کرنے یا خرید و فروخت یا وصیت کرنے سے فائدہ حاصل کرنے والا نہ ہوا ہو۔
(۶) زخمی ہونے کے بعد ایک نماز کا وقت اس پر نہ گزرا ہو۔

س۔ شہید کے غسل اور کفن کا کیا حکم ہے؟

ج ۔ شہید کو غسل نہ دینا چاہیئے ۔ اور اس کو بدن کے ضروری کپڑوں کے ساتھ دفن کرنا چاہیئے یعنی شہید کو مع خون اور پہنے ہوئے کپڑوں کے نمازِ جنازہ پڑھ کر دفن کریں۔ ہاں اگر خون کے سوا اور نجاستِ غلیظہ لگی ہوئی ہو تو اس کو دھوئیں۔

س ۔ کون کون سے مردے شہید نہیں کہلاتے ۔ اگرچہ شہادت کا ثواب دیئے جائیں گے؟

ج ۔ (۱) کسی مسلمان نے کسی مسلمان کو ظلم سے نہیں مارا بلکہ خطا سے مارا یعنی شکار پہ تیر چھوڑا اور وہ کسی مسلمان پر لگ گیا تو اس صورت میں قاتل پر دیت واجب ہوگی اور مقتول شہید نہ کہلائے گا۔

(۲) نابالغ یا دیوانہ یا حیض و نفاس والی ناپاک عورت اگرچہ اہل حرب یا باغیوں یا رہزنوں کے ہاتھ سے مارے جائیں شہید نہ کہلائیں گے۔ اگرچہ ثواب شہادت کا دیئے جائیں گے۔

(۳) جو شخص لڑائی کی جگہ سے زخمی اٹھایا گیا۔ بعد اٹھانے کے اس نے کچھ کھایا پیا یا مول لیا۔ یا وصیت کی۔ یا ایک وقت فرض نماز کا اس پر گزر گیا پس یہ شخص شہید نہ کہلائے گا۔ اگرچہ ثواب شہید کا اس کو ملے گا۔

س ۔ جو شخص شہید نہیں لیکن شہادت کا ثواب پا گیا ہو اس کے لئے غسل اور کفن کا کیا حکم ہے؟

ج ۔ غسل اور کفن دیا جائے گا اور اس پر نماز پڑھی جائے گی۔

س ۔ حد یا قصاص میں جو شخص مارا جائے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج ۔ جو شخص حد یا قصاص میں مارا جائے وہ شہید نہیں۔ اس کو غسل

دیں ۔ اور اس پر نمازِ جنازہ پڑھیں۔
س ۔ اگر قزاق یا باغی مارا جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟
ج ۔ غسل دیا جائے ۔ نماز اس پر نہ پڑھیں ۔
س ۔ خودکشی کرنے والے کے لئے کیا حکم ہے؟
ج ۔ جو قصداً یا غلطی سے خودکشی کرے تو اسے غسل دیا جائے اور نماز جنازہ پڑھی جائے

ماتم کے بیان میں

س ۔ عورت کو خاوند کے مرنے کے بعد کتنے دن تک سوگ کرنا چاہئیے؟
ج ۔ اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے تو اس پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرنا واجب ہے ۔
س ۔ سوگ سے کیا مراد ہے؟
ج ۔ سوگ سے مراد یہ ہے کہ زینت نہ کرے ۔ زرد اور زعفرانی کپڑے نہ پہنے ۔ خوشبو ۔ تیل ۔ سرمہ اور مہندی کا استعمال نہ کرے اگر عذر کے سبب ان چیزوں کا استعمال کرے تو مضائقہ نہیں ۔ اور خاوند کے گھر سے باہر نہ نکلے ۔ لیکن اگر ضرورت سے نکالے یا گھر گرا پڑتا ہے یا چوروں کا خطرہ ہو ۔ لاچاری کو کسی دوسرے گھر میں رہ سکتی ہے ۔
س ۔ اگر خاوند کے سوا عورت کے اقرباء میں سے کوئی مر جائے تو کتنے دن تک سوگ کرے

ج۔ تین دن تک سوگ جائز ہے۔ واجب نہیں۔ اور تین دن سے زیادہ حرام ہے۔

س۔ میت پر کس طرح غم کرنا چاہیئے۔

ج۔ میت پر غم کرنا اور آنکھ سے آنسو بہانا جائز ہے اور رونے میں آواز بلند کرنی اور بین کرنا یعنی زور سے چلانا اور گریبان پھاڑنا بال نوچنا اور سر اور منہ پر ہاتھ مارنا حرام ہے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں پر لعنت کی ہے۔

س۔ میت کو اس کے اہل کے نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب ہونے میں کون سے اقوال ہیں۔

ج۔ اکثر صحیح حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ میت کو اس کے اہل کے نوحہ کرنے کے سبب سے عذاب کیا جاتا ہے۔ اس بات میں علماء کے اقوال مختلف ہیں۔

(۱) بعض کہتے ہیں کہ میت پر اس کے اہل کے نوحہ کرنے کے سبب عذاب کیا جاتا ہے۔

(۲) بعض اس کے قائل نہیں۔ اور جو حدیثیں اس باب میں وارد ہیں۔ ان کی تاویل کرتے ہیں۔

س۔ میت پر اس کے اہل کے نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب ہونے میں مختار قول کیا ہے؟

ج۔ (۱) میت اگر اپنی زندگی میں بین کرنے کی عادت رکھتا تھا۔ یا بین کرنے پر وصیت کر گیا تھا۔ یا بین پر راضی رہتا تھا کہ جانتا تھا کہ میرے اہل مجھ پر بین کریں گے۔ اور ان کو منع نہ کر گیا تو ان صورتوں

ہیں اس پر عذاب کیا جائے گا۔

(۱) اگر وہ زندگی میں بین کی عادت نہیں رکھتا تھا اور نہ وہ وصیت کرگیا۔ اور نہ وہ اس پر راضی رہتا تھا اور نہ وہ جانتا تھا کہ میرے اہل مجھ پر نوحہ کریں گے تو اس پر عذاب نہ کیا جائے گا۔

س۔ مصیبت کے دن میت کے گھر والوں کو کھانا بھیجنا کیسا ہے؟

ج۔ مصیبت کے دن میت کے گھر والوں کے لیے کھانا بھیجنا سنت ہے

س۔ مصیبت کے وقت کیا کرنا چاہیئے؟

ج۔ سنت یہ ہے کہ مصیبت میں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہے اور صبر کرے

قبروں کی زیارت کے بیان میں

س۔ قبروں کی زیارت کن کو درست ہے اور کن کو درست نہیں؟

ج۔ قبروں کی زیارت کرنی مردوں کو درست ہے۔ عورتوں کے لئے درست نہیں۔

س۔ قبرستان میں جاکر کیا کہنا سنت ہے؟

ج۔ سنت یہ ہے۔ کہ قبرستان میں جاکر کہے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَکُمْ	سلام ہو تم پر اے قبروں کے رہنے والے مسلمانوں اور مومنوں میں سے تم ہم سے پہلے پہنچے اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں اور ہم تحقیق

تَبَعٌ وَّاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ یَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ اَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ وَیَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَاِیَّاکُمْ

اگر اللہ نے چاہا ہم تمہارے ساتھ ملیں گے۔ اللہ ہم میں سے اگلوں پر اور پچھلوں پر یعنی مردوں اور زندوں پر رحم کرے۔ ہم اللہ تعالے سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت مانگتے ہیں اللہ ہم کو اور تم کو بخشے۔ اور اللہ ہم اور تم پر رحم کرے۔

س ۱۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قبرستان میں پڑھنے کے بارے میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا روایت کی ہے؟

ج۔ روایت یہ ہے کہ جو کوئی قبرستان میں گزرے اور قل ھو اللہ گیارہ بار پڑھ کر مردوں کو بخشے تو وہاں کے مردوں کی گنتی کے برابر اس کا ثواب دیا جائے گا۔

س ۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں کیا روایت ہے؟

ج۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو کوئی الحمد اللہ اور قل ھو اللہ اور سورۃ تکاثر پڑھ کر ثواب اس کا مردوں کو بخشے گا تو مردے اس کی شفاعت کرنے والے ہوں گے۔

س ۳۔ انس رضی اللہ عنہ سے کیا روایت ہے؟

ج۔ انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو کوئی سورۃ یٰسین قبرستان میں پڑھتا ہے حق تعالے مردوں سے عذاب تخفیف کرتا ہے اور پڑھنے والے کو بھی مردوں کی گنتی

کے برابر ثواب ملتا ہے۔

س۔ مردے کو نماز، روزہ یا صدقہ کے ثواب پہنچنے میں علماء محققین کی کیا رائے ہے۔

ج۔ اکثر علماء محققین اس قول پر ہیں کہ اگر کوئی مردے کو نماز روزے یا صدقے یا دوسری مالی یا بدنی عبادت کا ثواب بخشے، تو پہنچتا ہے۔

س۔ انبیاء اور اولیاء کی قبروں کو سجدہ کرنا اور طواف کرنا کیسا ہے؟

ج۔ انبیاء اور اولیاء کی قبروں کو سجدہ کرنا اور طواف کرنا منع ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر کو بت مت بنانا۔ یعنی جس طرح کفار بتوں کو سجدہ کرتے ہیں۔ اسی طرح میری قبر کو سجدہ نہ کیا کرنا۔

س۔ اولیاء کی قبروں پر جاکر ان سے کس طرح مراد مانگنی ناجائز اور کس طرح جائز ہے؟

ج۔ اگر معطی حقیقی سمجھ کر مراد مانگے تو ناجائز اور معطی بالواسطہ سمجھ کر مراد مانگے تو جائز ہے۔ مثلاً یوں کہے یا اللہ میری مراد فلاں ولی کی طفیل برلا۔ یا یہ کہنا بہتر ہے کہ اے فلاں ولی یا پیر امیرے حق میں خدا تعالےٰ سے دعا فرمائیں کہ آپ کی دعا مقبول بارگاہ ایزدی ہے۔

س۔ نیاز کا طریقہ کیا ہے؟

ج۔ نیاز کی نیت یہ ہے یا اللہ میں تیرے نام فقیروں کو کھانا کھلاؤنگا اور ثواب اس کا فلاں ولی کی روح کو بخشوں گا۔ یہی طریقہ جائز اور مستحسن ہے۔

کتاب الزکوٰۃ

س ۔ زکوٰۃ کی تعریف کیا ہے؟
ج ۔ زکوٰۃ ایک خدائی حیثیت ٹیکس ہے جو ایک خاص مالیت یا نقدی پر عائد ہوتا ہے ۔ اس کو شرعی اصطلاح میں نصاب کہتے ہیں۔
س ۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا شرعی نقطۂ نظر سے کیسا ہے؟
ج ۔ جو شخص اعتقاد رکھتا ہے کہ زکوٰۃ مالدار پر واجب نہیں وہ بالاتفاق کافر ہے ۔ اور جو جانتا ہے کہ زکوٰۃ دینا مالدار پر واجب ہے لیکن باوجود واجب جاننے کے زکوٰۃ نہیں دیتا وہ شخص سخت گنہگار ہے کافر نہیں؛
س ۔ زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟
ج ۔ زکوٰۃ مسلمان آزاد ۔ عاقل بالغ پر فرض ہے جب کہ وہ مالک نصاب کا ہو ۔ اور وہ نصاب ضروری کاروبار اور قرض سے بچا ہوا ہو ۔ اور وہ نصاب بڑھنے کے قابل ہو اور اس پر ایک برس گزر چکا ہو ۔
غلام پر زکوٰۃ نہیں ۔ اور لڑکے اور دیوانے کے مال میں بھی زکوٰۃ نہیں یہ مذہب امام اعظمؒ کا ہے ۔ دیگر علماء کے نزدیک لڑکے اور دیوانے کے مال میں بھی زکوٰۃ فرض ہے ۔ ان کی طرف سے ان کا ولی ادا کرے ۔
س ۔ مالک نصاب پر کس صورت میں زکوٰۃ واجب نہیں؟
ج ۔ جب کہ صاحبِ نصاب اتنا یا اس سے زیادہ کا قرضدار ہو ۔
س ۔ کس مال میں پچھلے دنوں کی زکوٰۃ واجب نہیں؟

ج ۔ مال ضمار یعنی مال کہ گم ہو گیا ۔ یا دریا میں گر پڑا یا کسی نے غصب کیا اور اس پر کوئی شاہد نہیں ۔ یا بادشاہ یا کسی ظالم نے جس کی فریاد دوسرے کے پاس نہیں لے جا سکتے ظلم سے لیا ۔ اگر یہ مال پھر ہاتھ آئے گا تو بھی پچھلے دنوں کی زکوٰۃ واجب نہ ہو گی ۔

س ۔ کس مال میں پچھلے دنوں کی زکوٰۃ بھی واجب ہے؟

ج ۔ (۱) اقرار کرنے والے پر قرض ہو ۔ اگرچہ وہ مفلس ہو (۲) جس قرض کا قرضدار انکار کرتا ہے ۔ لیکن اس پر گواہ ہوں یا قاضی جانتا ہو ۔ (۳) گھر میں مال دفن کیا اور اس کا مقام بھول گیا ۔

س ۔ قرض کے اقسام کیا ہیں؟

ج ۔ (۱) قرض بدل تجارت (۲) قرض بدل مال (۳) قرض بدلِ مہر (۴) قرض بدلِ دیت (۵) قرض بدل کتابت ۔

س ۔ قرض بدل تجارت کی مثال اور اس کی زکوٰۃ کا حکم کیا ہے؟

ج ۔ تجارت کا ایک گھوڑا بیچا ۔ پس جس وقت گھوڑے کی قیمت ہاتھ میں آئے گی ۔ اس وقت بعد قبض چالیس درم کے زکوٰۃ دینی واجب ہو گی ۔ اس میں سال گزرنے کی شرط نہیں ۔

س ۔ قرض بدل مال کی مثال اور اس کی زکوٰۃ کا حکم کیا ہے؟

ج ۔ کسی نے کسی کا ایک گھوڑا غصب کیا اور وہ گھوڑا اس غاصب کے ہاتھ میں ہلاک ہوا ۔ اس کے بعد اس گھوڑے کی قیمت غاصب سے مالک کے ہاتھ لگی ۔ پس جس وقت وہ قیمت اس کے ہاتھ میں آئی اس وقت بعد قبض بقدر نصاب زکوٰۃ دینی واجب ہو گی ۔

س ۔ قرض بدل مہر کی مثال دو ۔ اور اس کی زکوٰۃ کا حکم بتاؤ؟

ج۔ کسی عورت کو مہر کا مال ملا۔ اگر یہ بقدر نصاب کے ہے تو قبضہ میں آتے ہی زکوٰۃ اس پر واجب نہ ہوگی۔ جب تک اس مال پر سال نہ گزرے گا۔ یہ قول امام اعظم رحمۃ اللہ کا ہے اور صاحبین رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک سال گزرنے کی شرط نہیں۔

س۔ قرض بدل دیت اور بدل کتابت کی زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

ج۔ اس میں بمجرد قبض کرنے نصاب کے زکوٰۃ دینی واجب نہ ہوگی۔ بلکہ سال گزرنے کی شرط ہے۔

س۔ کن چیزوں میں زکوٰۃ نہیں؟

ج۔ وہ مال جو نصاب سے کم ہو (۲) نصاب یا نصاب سے زیادہ کا قرضدار ہو۔ (۳) رہنے کا گھر (۴) پہننے کے کپڑے (۵) خدمت کے غلام (۶) سواری کے جانور (۷) لڑائی کے ہتھیار (۸) کسب کے اوزار (۹) پڑھنے کی کتابیں۔ (۱۰) جونسی چیزیں گھر کے کاروبار میں کام آتی ہیں جیسے پکانے کے برتن وغیرہ۔

س۔ زکوٰۃ ادا کرنے میں شرط کیا ہے؟

ج۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے نیت شرط ہے خواہ ادا کرتے وقت ادا کرنے کی نیت کرے خواہ اپنے مال سے زکوٰۃ کی مقدار جدا کرتے وقت نیت کرے

س۔ اگر شروع سال اور اخیر سال میں نصاب کامل تھا اور درمیان میں کم ہو گیا تھا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ تمام سال کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اس کے درمیان کا نقصان معتبر نہیں۔

س۔ مال نامی (بڑھنے والا) جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ کتنی

قسم یہ ہے؟

ج ۔ تین قسم ہے (۱) نقدی یعنی سونا چاندی خواہ روپے اشرفی ہو یا زیور یا برتن (۲) مال تجارت (۳) چرنے والے جانور۔

نقدی کی زکوٰۃ کا بیان

س ۔ چاندی کا نصاب کس قدر ہے؟

ج ۔ چاندی کا نصاب دوسو درم ہے۔ جس کے باون تولہ چھ ماشہ چاندی ہوتی ہے۔

س سونے کا نصاب کس قدر ہے؟

ج ۔ نصاب سونے کا بیس مثقال ہے کہ ساڑھے سات تولہ ہوتے ہیں۔

س ۔ سونے اور چاندی کے نصاب میں سے زکوٰۃ کے فرض کی مقدار کس قدر ہے؟

ج ۔ ہر ایک میں چالیسواں حصہ۔

س ۔ جس کے پاس نصاب سے کم چاندی اور نصاب سے کم سونا ہو تو کیا کرنا چاہیئے؟

ج ۔ دونوں کو باعتبار قیمت کے ایک جنس کر کے نصاب پورا کیا جائے۔ اور قیمت کرنے میں فائدہ فقیروں کی نگاہ رکھا جائے یعنی جن ایام میں سونے کی قیمت میں فقیروں کا فائدہ ہو۔ تو ان ایام میں چاندی کو سونے کی قیمت لگائیں۔ اور جن ایام میں چاندی کی قیمت میں فقیروں کا فائدہ ہو تو ان ایام میں سونے کو چاندی کی قیمت لگائیں۔

س ۔ کھوٹے سونے یا چاندی کے لئے کیا حکم ہے؟
ج ۔ اگر کھوٹا پن کم ہے تو حکم خالص کا ہے اور اگر کھوٹا پن غالب ہے تو حکم اسباب کا ہے۔
س ۔ زیور کی زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟
ج ۔ زیور استعمال روزمرہ کا ہو یا رکھا ہوا ہو سب پر زکوٰۃ فرض ہے۔

مالِ تجارت کی زکوٰۃ کا بیان

س ۔ جو غلہ یا کپڑا تجارت کے لئے خریدا جائے اس کی زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟
ج ۔ جب ایسے مال پر برس گذر جائے تو قیمت لگا کر چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دیا جائے۔
س ۔ اگر تجارت کے لئے غلام خرید کر خادم بنا دیا تو زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟
ج ۔ اگر تجارت کے لئے غلام خرید کر بعد میں اس کو خادم بنا دیا ۔ تو وہ غلام مالِ تجارت نہ رہا۔
س ۔ جو لونڈی اور غلام خدمت کے لئے خریدے گئے ان میں تجارت کی قیمت کرنے سے زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟
ج ۔ جو لونڈی غلام خدمت کے لئے مول لئے گئے اور اس کے بعد ان میں تجارت کی نیت کی گئی تو وہ لونڈی غلام تجارت کے مال نہ ہونگے جب تک وہ بیچے نہ جائیں گے۔

سوائم یعنی چرنیوالے جانوروں کی زکوٰۃ کا بیان

س ۔ چرنے والے جانوروں میں کب زکواۃ واجب ہوتی ہے ؟

ج ۔ اونٹ اور گائیں اور بکریاں نر اور مادہ ملے ہوئے اور اسی طرح گھوڑوں کے گلے جو کہ آدھے برس سے زیادہ میدان میں چرا کرتے ہیں ۔ ان میں زکواۃ واجب ہے ۔

س ۔ اونٹوں کی زکواۃ کا بیان کرو ؟

ج ۔ جس کے پاس اونٹ حاجت اصلی سے زیادہ ہوں اور وہ اکثر سال جنگل میں چرتے رہتے ہوں اور ان پر برس گذرے تو ان پانچ اونٹوں میں ایک بکری زکواۃ دے ۔ اسی طرح ہر پانچ میں ایک بکری دیا کرے ۔

(۲) ۲۵ سے ۳۵ تک میں ایک بچہ مادہ (اونٹنی) سال کی عمر کی دے ۔

(۳) ۳۶ سے ۴۵ تک میں ایک بوتی مادہ دو برس کی دے ۔

(۴) ۴۶ سے ۶۰ تک میں تین برس کی اونٹنی دے ۔

(۵) ۶۱ سے ۷۵ تک میں جذعہ یعنی چار برس کی بوتی جو کہ پانچویں برس میں لگی ہو لیوے ۔

(۶) ۷۶ سے ۹۰ تک دو بوتیاں دو دو برس کی دے ۔

(۷) ۹۱ سے ۱۲۰ تک میں تین تین برس کی دو اونٹنیاں دے ۔

(۸) جس وقت ۱۲۰ سے زیادہ ہوں حساب از سر نو شروع کیا جائے ۔

س ۔ گائے بیلوں کی زکواۃ کو بیان کرو ؟

ج ۔ تیس سے کم گائے بیلوں میں زکواۃ نہیں ۔ جب تیس پورے ہوں اور برس ان پر گزرے تو ایک تبیعہ یعنی برس دن سے زیادہ دو

برس سے کم کا دیوے۔

(۲) جب چالیس ہوں تو ایک مسنّہ یعنی دو برس سے زیادہ تین برس سے کم کا بچہ نر ہو یا مادہ دے۔

(۳) جب ساٹھ ہوں تو دو تبیعے۔ ستر ہوں تو ایک مسنّہ اور ایک تبیعہ۔

(۴) اسّی ہوں تو دو مسنّے۔ نوّے ہوں تو تین تبیعے۔

(۵) سو ہوں تو دو تبیعے اور ایک مسنّہ۔ اسی طرح ہر تیس میں تبیعہ اور ہر چالیس میں مسنّہ دیا کرے۔

س۔ گائے بھینس اور اونٹ کی زکوٰۃ میں کیا فرق ہے؟

ج۔ گائے۔ بھینس کی زکوٰۃ ایک طور پر ہے اور ان میں نر مادہ دینا درست ہے۔ اونٹ میں سوائے مادہ کے نر دینا نہیں آیا۔

س۔ بھیڑ بکریوں کی زکوٰۃ کس طرح پر دی جائے؟

ج۔ (۱) چالیس سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ جب چالیس پوری ہوں اور ان پر برس گزرے تو ایک بکری زکوٰۃ دے ایک سو بیس تک۔

(۲) ۱۲۱ سے ۲۰۰ تک ہوں تو دو بکری زکوٰۃ دے۔ جب ۲۰۰ سے ایک زیادہ ہو تو تین بکریاں دے چار سو ہوں تو چار بکریاں۔ اسی طرح ہر سینکڑے میں ایک بکری۔

س۔ بکریوں کی زکوٰۃ کس طور پر ہے؟

ج۔ زکوٰۃ میں چاہے بکری دے۔ چاہے بکرا۔ لیکن چھوٹے بڑے سب جانور گن کر زکوٰۃ دے۔

زکوٰۃ خرچ کرنے کی جگہ کے بیان میں

س۔ کن لوگوں کو زکوٰۃ دینی درست ہے؟

ج۔ (۱) وہ فقیر کہ نصاب سے کم مال کا مالک ہو۔

(۲) وہ مسکین کہ مالک کسی چیز کا نہ ہو۔

(۳) مکاتب کہ کتابت کے مال ادا کرنے میں محتاج ہو۔

(۴) قرضدار کہ مالک نصاب ہے لیکن نصاب اس کے قرض سے کم ہے۔

(۵) غازی کہ غزا کا اسباب نہیں رکھتا۔

(۶) وہ آدمی کہ مال وطن میں رکھتا ہے اور وہ سفر میں وطن سے دور ہے اور مال ساتھ نہیں رکھتا ہے ان میں سے ایک جماعت کو دے چاہے سب کو۔

س۔ کن لوگوں کو زکوٰۃ دینی درست نہیں؟

ج۔ (۱) اپنے ماں باپ اور اپنی اولاد کو۔

(۲) عورت اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی عورت کو۔

(۳) اپنے غلام اور مدبر اور مکاتب اور ام ولد کو۔

(۴) وہ غلام جس کا بعض حصہ آزاد ہوا ہو (۵) کافر

(۶) سید اور ان کے غلام (۷) دولت مند کا نابالغ بچہ۔

س۔ کن جگہوں میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرنا درست نہیں؟

ج۔ (۱) مسجد۔ پل۔ راہ۔ نہر بنانے میں۔

(۲) میت کے کفن اور میت کے قرض ادا کرنے میں۔

س۔ کس صورت میں زکوٰۃ کا دینا مکروہ ہے؟

ج۔ نصاب کے اندازہ یا نصاب سے زیادہ ایک فقیر غیر قرضدار کو دینا ایک

شہر سے دوسرے میں مالِ زکواۃ کا بھیجنا مکروہ ہے۔ مگر جس وقت اس کا یگانہ دوسرے شہر میں ہو۔ یا وہاں کے لوگ زیادہ محتاج ہوں تو درست ہے۔

س۔ کن لوگوں کو زکواۃ دینا بہتر ہے؟

ج۔ (۱) اگر چچا۔ بھائی۔ اور قرابت والے محتاج ہوں تو ان کو زکواۃ دینی بہت خوب ہے۔

(۲) پارسا و متقی۔ کہ وہ قوت اطاعت کی پائیں گے اور دینے والا بھی عبادات و اعانت میں شریک ہوگا۔

(۳) طالب علم کہ فراغ خاطر سے تحصیلِ علم میں مشغول ہوگا اور اس کے علم و ہدایت سے دینے والا بھی ثواب میں داخل ہوگا۔

(۴) وہ فقیر جو اپنی محتاجی چھپائے اور تونگروں کی صورت بنائے پھرتا ہے

(۵) عیال دار اور بیمار۔

صدقۂ فطر کا بیان

س۔ صدقۂ فطر کس پر واجب ہے اور کس کو اس کا لینا حرام ہے؟

ج۔ صدقۂ فطر ہر آزاد مسلمان پر جو مالک نصاب کا ہو اور وہ نصاب قرض اور ضرورت کی حاجتوں سے زیادہ ہو واجب ہے۔ اور جو شخص اس طرح کے نصاب کا مالک ہوگا اس پر صدقہ لینا حرام ہے

س۔ صدقۂ فطر کن لوگوں کی طرف سے دیا جاتا ہے؟

ج۔ اپنی طرف سے (۲) اپنی چھوٹی اولاد کی طرف سے اگر وہ مالک نصاب

نہ ہو (۳) اپنے خدمتی غلام کی طرف سے اگرچہ غلام مدبر ہو (۴) اُمِّ ولد کی طرف سے (۵) اپنے مکاتبِ غلام کی طرف سے۔

س۔ مالک نصاب کن کی طرف سے صدقۂ فطر نہ دے؟

ج۔ تجارتی غلام (۲) اپنی جورو (۳) اپنی اولادِ بالغ۔

س۔ صدقۂ فطر کس وقت دینا واجب ہوتا ہے؟

ج۔ عید کے دن کی فجر طلوع ہونے کے ساتھ۔

س۔ جو آدمی عید کی صبح سے پہلے مر گیا یا صبح کے بعد پیدا ہوا۔ یا اسلام لایا اس کے لئے صدقۂ فطر کا کیا حکم ہے؟

ج۔ جو آدمی عید کی صبح سے پہلے مر گیا یا صبح کے بعد پیدا ہوا یا اسلام لایا تو اس پر صدقۂ فطر واجب نہیں۔

س۔ صدقہ فطر کس وقت ادا کرنا چاہیئے؟

ج۔ سنت یہ ہے کہ عیدگاہ کی طرف نکلنے سے پہلے ادا کرے۔ اگر عید کے دن صدقۂ فطر ادا نہ کیا۔ اس کے بعد جب چاہے قضا کرے۔

س۔ صدقہ فطر کی مقدار بتاؤ؟

ج۔ (۱) گیہوں یا گیہوں کے آٹے یا گیہوں کے ستو سے نصف صاع (۲) خرمے یا جَو سے ایک صاع (۳) کشمش میں نصف صاع۔

س۔ صاع کتنا ہوتا ہے؟

ج۔ ایک صاع کے ۲۷۰ تولے اور نصف صاع کے ۱۳۵ تولے ہیں۔

س۔ صدقہ فطر میں غلے کے عوض قیمت دینی کیسی ہے؟

ج۔ جائز ہے؟

س۔ غلام مکاتب۔ اُمِّ ولد۔ مدبر کی کیا تشریح ہے؟

ج ۔ مکاتب وہ غلام ہے جس کے مالک نے اس کے ساتھ اس قسم کا معاہدہ کر رکھا ہو کہ جب تو مجھے اپنی رقم کما کر ادا کر دے گا تو تجھے آزاد کر دیا جائے گا۔ اُمِّ ولد اس لونڈی کو کہتے ہیں جس کو اپنے مالک کے نطفہ سے بچہ پیدا ہو جائے ۔ مدبّر اس غلام کو کہتے ہیں جس کو اس کا مالک اپنی زندگی میں کہہ دے کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے۔

صدقۂ نفل کے بیان میں

س ۔ کونسا مال صدقۂ نفل میں خرچ کرنا چاہیئے؟

ج ۔ جو مال اصلی حاجتوں اور قرض اور نفقوں اور واجبی حقوق سے زیادہ ہو۔

س ۔ صدقۂ نفل کن کو دینا چاہیئے؟

ج ۔ صدقۂ نفل ماں باپ اور اقربا اور ہمسایہ اور سوال کرنے والوں اور ان کے سوا غیروں کو بھی دے۔

س ۔ صدقۂ نفل کے بارے میں اللہ تعالےٰ کا کیا ارشاد ہے؟

ج ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ	تجھ سے پوچھتے ہیں ہم کیا خرچ کریں
قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ	کہہ دے جو تم مال کی چیز خرچ
فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ	کرو سو ماں باپ کو اور نزدیک
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ	والوں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں
وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا	کو اور راہ کے مسافروں کو دو۔
تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ	اور جو بھلائی کرو گے سو اللہ کو

بِہٖ عَلِیْمٌ ؕ معلوم ہے۔

س۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو صدقۂ نفل کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

ج۔ یہ فرمایا ہے؛

اَنْفِقْ یَا بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا ؕ

یعنی خرچ کر یا بلال جو کچھ کہ تو رکھے اور عرش کے مالک سے نقصان کا اندیشہ مت رکھ۔

س۔ بیہودہ خرچ کرنے والے کیسے ہیں اور بیہودہ خرچ کون سا ہے؟

ج۔ بیہودہ خرچ کرنے والے کو حق تعالےٰ جل شانہٗ نے شیطان کا بھائی فرمایا ہے۔ بیہودہ خرچ وہ ہے کہ اس میں ثواب نہ ہو اور نہ دنیا کا جائز فائدہ ہو۔

س۔ ذمی اور حربی کو صدقہ نفل دینا کیسا ہے؟

ج۔ صدقۂ نفل ذمی (غیر مسلم رعایا) کو دینا درست ہے۔ حربی (یعنی لڑنے والا غیر مسلم) کو دینا درست نہیں۔

س۔ صدقۂ نفل کے بارے میں بنی ہاشم کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ صدقہ نفل میں سے بنی ہاشم کو دے۔ اس واسطے کہ زکوٰۃ لینی ان کو حرام ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت پر نظر کرکے ان کی خدمت میں تواضع اور تعظیم کے ساتھ گزارے۔

متفرق مسائل

س۔ ضیافت کے لئے کیا حکم ہے؟

ج - مہمان کی ضیافت تین دن تک سنت مؤکدہ ہے اس کے بعد مستحب ہے۔

س - زکوٰۃ کو کیوں زکوٰۃ کہتے ہیں؟

ج - (۱) زکوٰۃ کے معنی لغت میں زیادہ ہونے کے ہیں اور زکاء سے ماخوذ ہے اسی لئے کہا گیا ہے ؎

زکوٰۃ مال بدر کن کہ فضلۂ رزرا — جو باغباں ببرد بیشتر دہد انگور

(۲) زکاء کے معنی جس سے زکوٰۃ ماخوذ ہے طہارت اور پاکی کے بھی ہیں کیونکہ زکوٰۃ کے دینے سے مال پاک ہو جاتا ہے۔ اور نجاست بخل سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ یا اس وجہ سے کہ زکوٰۃ دینے والے کا تزکیہ یعنی پاک کرتی ہے اور اس کی صحت ایمان پر گواہی دیتی ہے۔

س - زکوٰۃ کو صدقہ کیوں کہتے ہیں؟

ج - صدقہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ صدق دعوئے ایمان پر دلیل ہے اس لئے کہ روپے کی جڑ دل پر ہے۔ آدمی زبان سے ہزار بار فرمانبرداری اور محبت کا دعوےٰ کرے لیکن روپیہ بے محبت اور دل کی فرمانبرداری کے لئے صرف نہیں کیا جاتا۔ جب مسلمانوں نے اپنا مال خدا کے حکم سے اس کی راہ میں صرف کیا۔ یقین ہوا کہ در حقیقت یہ دعوئے ایماں اور محبت میں سچا ہے۔ بہت سے جھوٹے مدعیانِ محبت و ایمان اس امتحان میں ثابت قدم نہ رہے۔ نماز روزہ حج کے ہزاروں سخت احکام اٹھا لئے۔ مگر ایک روپیہ زکوٰۃ کے نام سے صرف نہ کر سکے۔ قارون مدعی ایمان تھا لیکن زکوٰۃ نہ دے سکا اور اس کا نفاق کھل گیا۔

کتاب الصَّوم

س۔ روزوں کے مہینے کو رمضان کیوں کہتے ہیں؟
ج۔ رَمَضَان رمض سے لیا گیا ہے۔ جس کے معنی جلانے کے ہیں۔ چونکہ رمضان شریف گناہوں کو جلاتا ہے۔ اس واسطے اس نام سے موسوم ہُوا۔
س۔ رمضان شریف کے روزوں کا کیا حکم ہے؟
ج۔ رمضان شریف کے روزے فرض ہیں جو اس کو فرض نہ جانے وہ کافر ہے اور بغیر عذر کے ترک کرنے والا بڑا گنہگار ہے۔
س۔ روزے کے اقسام بتاؤ۔
ج۔ روزے کی چھ قسمیں ہیں (۱) روزۂ رمضان شریف (۲) روزۂ قضا۔ (۳) روزہ نذر معین (۴) روزہ نذر غیر معین (۵) روزۂ کفارہ (۶) روزہ نفل۔
س۔ روزہ کسے کہتے ہیں؟
ج۔ صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع کے ترک کرنے کو روزہ کہتے ہیں۔
س۔ روزہ ادا ہونے کی شرط کیا ہے؟
ج۔ (۱) نیت۔ (۲) حیض و نفاس سے پاک ہونا پس بغیر نیت کے روزہ ادا نہیں ہوگا۔ اور حیض اور نفاس کے ساتھ بھی روزہ صحیح نہیں ہوگا۔

س۔ رمضان شریف کا روزہ نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے کیسی نیت سے ادا ہوتا ہے؟

ج۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مطلق نیت کے ساتھ اور نیت فرض وقت اور نیت نفل کے ساتھ رمضان شریف کا روزہ ادا ہوتا ہے۔

س۔ مطلق نیت کی صورت کیا ہے؟

ج۔ مطلق نیت کی صورت یہ ہے کہ جی میں کہے کہ میں نے روزے کی نیت کی۔

س۔ نیت فرض وقت کی کیا صورت ہے؟

ج۔ نیت فرض وقت کی صورت یہ ہے۔ جی میں کہے کہ میں نے اس رمضان مبارک کے فرض روزے کی نیت کی۔

س۔ نیت نفل کی صورت کیا ہے؟

ج۔ صورت نیت نفل کی اس طرح ہے کہ دل میں کہے کہ میں نے نیت نفل کی کی۔

س۔ نذر معین یعنی کسی خاص دن کا روزہ کیسی نیت کے ساتھ ادا ہوتا ہے؟

ج۔ نذر معین جس طرح نیت نذر کے ساتھ ادا ہوتا ہے۔ اسی طرح مطلق نیت کے ساتھ اور نفل کے ساتھ بھی ادا ہوتا ہے اور اکثر اماموں کے نزدیک بغیر تعیّن کرنے نیت نذر کے معین ادا نہیں ہوتا۔

س۔ کس قسم کے روزے میں تعین نیت شرط ہے؟

ج۔ نذر معین اور قضا اور کفارے میں نیت تعین کرنی بالاتفاق شرط ہے۔

س۔ روزے کی نیت کا وقت کون سا ہے؟

ج۔ روزۂ رمضان کی نیت رات سے چاہیئے یعنی دل میں ارادہ کرے کہ میں کل کا روزہ رکھوں گا۔ اور اگر بھول جائے تو دن میں دوپہر سے پہلے نیت کرلے کہ میں آج کا روزہ رکھوں گا اور اسی طرح نفل روزہ کی بھی نیت دوپہر سے پہلے جائز ہے۔

س۔ قضا اور کفارہ اور نذر غیر معین کی نیت کا وقت کونسا ہے؟

ج۔ قضا اور کفارہ اور نذر غیر معین کی نیت صبح ہونے کے بعد بالاتفاق درست نہیں۔

س۔ کس صورت میں رمضان شریف کے روزے ساقط ہو جاتے ہیں۔

ج۔ اگر کوئی آدمی رمضان شریف کے سارے مہینے میں باؤلا رہا۔ تو روزے ساقط ہو گئے۔ قضا واجب نہ ہوگی۔ اور اگر رمضان میں ایک ساعت بھی باؤلے پن کو افاقہ ہؤا تو پچھلے دنوں کے روزے قضا کرے۔ خواہ وہ بالغ ہونے کے وقت دیوانہ ہؤا یا بلوغت کے بعد ہؤا۔

س۔ رمضان شریف کا روزہ کب واجب ہوتا ہے؟

ج۔ رمضان شریف کے مہینے کا چاند دیکھنے سے یا تیس دن تمام ہونے سے روزہ رکھنا واجب ہوتا ہے۔ اگر رمضان شریف کا چاند نظر آئے اور شبہ ہو تو ایسی حالت میں روزہ نہ رکھنا چاہیئے۔ بلکہ شبہ کی حالت

میں شعبان کے تیس روز پورے کر کے روزے شروع کئے جائیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے:۔

مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ[1] — یعنی جس نے روزہ رکھا۔ شبہ کے دن۔ پس اس نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

س۔ رمضان شریف اور شوال کے چاند دیکھنے کے لئے کتنے گواہ ضروری ہیں؟

ج۔ اگر آسمان پر ابر یا غبار ہو۔ تو رمضان کے چاند کے لئے ایک مرد یا ایک عورت مسلمان کی گواہی کافی ہے۔ خواہ وہ آزاد ہو۔ خواہ غلام یا باندی۔ اور شوال کے چاند کے لیے دو مرد آزاد عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں آزاد عادل کی گواہی لفظ شہادت کے ساتھ شرط ہے۔

اگر مطلع صاف ہو۔ گرد و غبار نہ ہو۔ تو رمضان اور شوال کے چاند کی گواہی کو ایک بڑی جماعت چاہیئے۔

س۔ اگر کسی نے رمضان یا شوال کا چاند اپنی آنکھ سے دیکھا اور قاضی نے اس کی گواہی قبول نہ کی تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ دونوں صورتوں میں چاہیئے کہ وہ شخص روزہ رکھے۔ اگر افطار کرے گا تو قضا واجب ہوگی۔ کفارہ نہیں ہوگا۔

س۔ اگر رمضان کے تیس دن گزرنے کے بعد چاند نظر نہ آئے تو افطار

---

[1] درمختار میں لکھا ہے کہ اس حدیث کی کچھ اصل نہیں۔

کا کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر رمضان کا چاند ایک آدمی کی گواہی سے ثابت ہوا تھا۔ اور پھر تیسویں کو چاند نہ دیکھا گیا تو افطار کرنا جائز نہ ہو گا اور اگر دو آدمیوں کی گواہی سے ثابت ہوا تھا اور تیس دن گزر گئے تو افطار جائز ہو گا۔ اگرچہ چاند نہ دیکھا جائے۔

س۔ شک کے روز روزہ رکھنا کیسا ہے؟

ج۔ جو لوگ شک کے دن کی نیت جانتے ہوں وہ رکھیں۔ اور نیت اس دن کی روزہ نفل کی کرے نہ غیر اس کے۔ عوام دوپہر کے بعد افطار کریں۔ نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اور اس دن رمضان کی نیت یا دوسرے واجب کی نیت سے روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

س۔ تردد نیت کے ساتھ روزہ رکھنا کیسا ہے اور اس کی صورت کیا ہے؟

ج۔ تردد نیت کے ساتھ روزہ رکھنا مکروہ ہے اور اس کی صورت یوں ہے کہ اگر آج رمضان کا دن ہے تو یہ روزہ رمضان کا ہے اور اگر رمضان کا دن نہیں ہے تو یہ روزہ دوسرے واجب کا ہے یا نفل کا۔ لیکن بہرحال جس نیت کے ساتھ روزہ رکھے گا۔ جب رمضان ثابت ہو گا تو وہ رمضان کا ہو گا۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب ہے۔

س۔ سحری کا وقت کون سا ہے؟

ج۔ انتہائے وقتِ سحر صبح صادق ہے جیسا کہ اللہ تعالٰے اپنے کلام

پاک میں فرماتا ہے:۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ

تم کھاؤ پیو کہ جب تک تم کو صاف نظر آئے دھاری سفید و دھاری سیاہ سے فجر کی۔

قضا اور کفّارہ کا بیان

س۔ قضا اور کفارہ کب واجب ہوتا ہے؟

ج۔ اگر کسی نے رمضان کے روزے میں قصداً کوئی دوا یا غذا کھالی۔ تو قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔ یا کوئی شخص روزے کی حالت میں جماع کرے تو فاعل و مفعول دونوں پر قضا لازم آتی ہے۔ اور کفارہ بھی دینا لازم آئے گا۔

س۔ کفارہ کسے کہتے ہیں؟

ج۔ کفارہ یہ ہے کہ غلام آزاد کرے۔ اور اگر میسر نہ آئے تو پے در پے ساٹھ روزے رکھے۔ کہ ان میں رمضان اور عیدین اور ایام تشریق نہ ہوں۔ اگر دو مہینے کے بیچ میں کوئی روزہ فوت ہو جائے۔ خواہ عذر خواہ بغیر عذر سے تو پھر سرے سے روزے شروع کرے۔ مگر حیض اور نفاس کی ضرورت میں افطار کرنا مضائقہ نہیں۔

س۔ اگر بسبب بڑھاپے کے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

ج۔ ساٹھ مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔ لیکن جن ساٹھ آدمیوں کو صبح کھلائے۔ انہی کو پھر شام کو کھلائے۔ یا ہر ایک کو صدقہ فطر کے برابر غلہ دے۔

س۔ کس صورت میں قضا واجب ہو گی۔ کفارہ لازم نہ آئے گا۔

ج۔ اگر ایسی چیز کھائے۔ جو دوا یا غذا نہ ہو۔ جیسے کاغذ یا کنکر تو روزہ کی قضا واجب ہو گی۔ کفارہ لازم نہیں آئے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص گیہوں چبائے اور کھائے تو قضا اور کفارہ دونوں لازم آئیں گے۔ صرف چبانے سے روزہ فاسد ہو گا۔

س۔ قضا یا کفارہ یا نذر کے روزہ توڑنے کا کیا حکم ہے؟

ج۔ قضا یا کفارہ یا نذر کا روزہ توڑنے سے کفارہ بالاتفاق واجب نہیں ہوتا۔

س۔ ایک رمضان میں دو یا کئی روزے توڑنے سے کفارہ کا کیا حکم ہے؟

ج۔ جس وجہ سے کفارہ واجب ہوتا ہے۔ اگر اسی وجہ پر ایک رمضان میں دو یا کئی روزے توڑے تو اس صورت میں اگر اول کے کفارہ دینے کے بعد دوسرا توڑا۔ تو دوسرے کے لیئے علیحدہ کفارہ دے۔ اور اسی طرح قیاس کرے۔ تیسرے اور چوتھے میں۔ اور جو روزۂ اول کا کفارہ نہیں دیا۔ یہاں تک کہ رمضان آخر ہو گیا تو سب کے واسطے ایک کفارہ کفایت ہے۔

س۔ کس صورت میں قضا لازم آئے گی۔ کفارہ واجب نہ ہو گا۔

ج۔ (۱) کلی کرنے میں بے اختیار پانی حلق میں اتر جائے۔

(۲) بخیال غروبِ آفتاب افطار کرے اور اس کے بعد دن نکل آیا یا بگمان رات ہونے کے سحری کھالے۔ پھر معلوم ہُوا کہ صبح ہو گئی تھی۔

(۳) سوتے میں کوئی حلق میں پانی ڈالے۔

(۴) آنسو یا عرقِ پیشانی یا ناک کا خون۔ بے قصد حلق میں پہنچے۔ اور اس کا مزہ منہ میں معلوم ہو۔

(۵) جو چیز نہیں کھائی جاتی۔ اس کو کھالے۔ مثلاً کنکر یا لوہا یا گٹھلی یا روئی یا گھاس یا مٹی یا کاغذ وغیرہ۔ لیکن جس کو مٹی کھانے کی عادت ہو۔ اس پر قضا اور کفارہ دونوں لازم آئیں گے۔

(۶) بھول کر کھانا کھایا۔ اور خیال کیا کہ میرا روزہ فاسد ہُوا۔ اس کے بعد پھر قصداً کھالیا۔

(۷) رمضان میں نہ روزے کی نیت کی۔ اور نہ افطار کی۔ اور روزہ توڑنے والی کوئی چیز اس سے عمل میں نہ آئی۔

(۸) کان یا ناک میں دوا ڈالی گئی۔ یا زخم شکم یا زخم سر میں دوا ٹپکائی اور وہ دماغ یا معدہ تک پہنچ گئی۔

(۹) کسی سبب سے زبردستی افطار کیا۔ خواہ جماع خواہ کسی اور چیز کے ساتھ۔

(۱۰) عورت کا بوسہ یا مساس کرے۔ اور انزال ہو جائے۔

(۱۱) کھانے کے وقت دانت میں کچھ باقی رہ گیا۔ اور اس کو ہاتھ سے نکال کر کھالیا۔ زبان کی نوک سے کھانا دانت سے نکال کر کھانا بشرطیکہ وہ چنے کے برابر ہو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اس سے کم معاف ہے۔

س۔ کن صورتوں میں روزہ فاسد نہیں ہوتا؟

ج۔ (۱) بدن پر تیل ملنا۔ (۲) آنکھ میں سُرمہ لگانا۔ اگرچہ اس کا اثر حلق میں پہنچے۔ اور کھنکار میں اس کا رنگ نظر آئے (۳) سر میں تیل ڈالنے اور نہانے سے اور خوشبو کے سونگھنے سے (۴) غوطہ لگانا بشرطیکہ منہ اور ناک میں پانی داخل نہ ہو (۵) بے اختیار قے کا آنا اگرچہ کثیر ہو۔[1] مکھی یا دھواں یا غبار بے اختیار حلق میں جانا۔ (۶) قصد سے تھوڑی قے کرنا۔ (۷) بھول کر کھانا پینا (۸) کان میں پانی ڈالنا (۹) پچھنے لگوانا۔ (۱۰) تل کا دانہ منہ میں رکھ کر چبانا اگر ثابت نِگل جائے۔ تو روزہ فاسد ہوگا۔ (۱۱) احتلام ہونا (۱۲) عورت کا بوسہ لیا یا شہوت سے مساس کیا لیکن انزال نہ ہُوا۔ (۱۳) دیکھنے کے ساتھ شہوت ہو کر انزال ہونا۔

س۔ روزے میں چبانا یا چکھنا کیسا ہے؟

ج۔ بغیر عذر چبانا یا چکھنا مکروہ ہے اور ضرورت کی صورت میں لڑکے کے لیئے کھانا چبا کر دینا جائز ہے۔ جس عورت کا شوہر بد مزاج ہو تو اس کے لیئے کھانا پکاتے وقت نمک چکھنا مکروہ نہیں ہے۔

روزے کی حالت میں جھوٹ بولنے اور غیبت کرنے کا کیا حکم ہے؟

علماء اس بات پر متفق ہیں کہ روزے میں جھوٹ کہنے یا کسی کی غیبت کرنے یا کسی کو بُرا کہنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ البتہ سخت مکروہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے ترک نہ کیا جھوٹ بولنا اور گناہ کا کام کیا پس حق تعالےٰ اس کے روزے

---

[1] اگر قصداً قے کرے اور منہ بھر کر ہو۔ روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اگر قے کو حلق کو لوٹا لیا جائے خواہ قلیل ہو یا کثیر۔ روزہ ٹوٹ جائے گا لیکن خود لوٹ جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

کا محتاج نہیں۔ یعنی اس کا روزہ مقبول نہیں۔

س۔ روزہ دار اگر رات کو ناپاک ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ روزہ دار اگر رات کو ناپاک ہؤا۔ اور حالتِ ناپاکی صبح کی۔ تو اس کا روزہ نہ ٹوٹے گا۔ لیکن مستحب یہ ہے کہ صبح نکلنے سے پہلے غسل کرے۔

س۔ اگر کھانا کھاتے وقت فجر ہو گئی تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر کوئی شخص کھانا کھاتا تھا۔ پس فجر ہوتے ہی اس نے کھانا منہ سے ڈال دیا تو جمہور علماء کے نزدیک اس کا روزہ صحیح ہوگا۔

معذور لوگوں کے روزے کا بیان

س۔ نہایت بڈھے کے لیئے روزے کا کیا حکم ہے؟

ج۔ شیخ فانی یعنی ایسا بڈھا آدمی جس کو روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو اور آئندہ بھی توقع اس بات کی نہ ہو کہ اس کو طاقت آجائے گی۔ روزہ نہ رکھے اور ہر روزے کے عوض ایک مسکین کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔ یا صدقۂ فطر کے برابر غلہ دے۔ پھر اگر روزے کی طاقت آجائے تو قضا اس پر واجب ہوگی۔ ایک دن میں ایک مسکین کو ایک سے زیادہ دن کا فدیہ دینا جائز نہیں۔ ایک دن میں کئی مسکینوں کو ایک ایک دن کا دینا البتہ جائز ہے۔ اگر ایک مسکین کو تیس دن تک ہر روز ایک دن کا فدیہ دیا کرے۔ تو بھی جائز ہے۔

س۔ حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت کو اگر اپنی جان یا اپنے بچے کی

جان کا خوف ہو تو روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟

ج۔ حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت اگر اپنی جان یا اپنے بچے کی جان پر روزے کا خوف کرے تو افطار کرے۔ پھر قضا کرے۔ اس پر صدقہ واجب نہ ہوگا۔

س۔ حیض و نفاس والی عورت کے لئے روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟

ج۔ حیض و نفاس والی عورت رمضان کا روزہ نہ رکھے۔ جب پاک ہو جائے جتنے روزے گئے ہوں۔ ان کی قضا کرلے۔

س۔ مریض کے لئے روزے کا کیا حکم ہے؟

ج۔ جس مریض کو روزہ رکھنے میں مرض بڑھنے کا ڈر ہو۔ اس کا افطار کرنا جائز ہے۔ اور جو روزہ رکھنے سے مرنے کا اندیشہ ہو۔ روزہ رکھنا گناہ ہے۔

س۔ مسافر کے لئے روزے کا کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر مسافر کو روزہ ضرر کرنے والا نہ ہو تو بہتر ہے کہ روزہ رکھے اور اگر مسافر جہاد میں ہو۔ یا روزہ اس کو مضر ہے تو افطار کرنا بہتر ہے۔

س۔ کس صورت میں روزے کا افطار کرنا واجب ہے؟

ج۔ اگر روزہ قریب ہلاکت کے پہنچائے تو اس حال میں افطار کرنا واجب ہے۔ اگر اس حال میں روزہ رکھے گا تو گنہگار ہوگا۔

س۔ بیمار یا مسافر جو افطار کر چکے ہوں اگر مر جائیں تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر اس مرض اور سفر کے حال میں وہ مر گئے تو ان پر قضا واجب نہ ہوگی۔ اور اگر بیمار چنگے ہونے کے پیچھے اور مسافر مقیم ہونے کے

بعد مر گئے تو جتنے دن سے اچھے ہو کے اور مسافرت سے مقیم ہو کے جیتے رہے۔ ان دونوں کی قضا واجب ہوئی۔ اور جب انہوں نے نہ کئے تو ان کے ولی پر واجب ہے۔ کہ ان کے تہائی مال سے ہر روزے کے عوض ایک مسکین کا کھانا دے۔ بشرطیکہ مریض اور مسافر مرتے وقت صدقہ دینے کو کہہ کر مرے ہوں۔ اور بدوں کہنے کے ولی پر واجب نہ ہوگا۔ ہاں اپنی طرف سے احسان کرے تو درست ہے۔

نفل روزے کے بیان میں

س۔ نفل روزہ کب واجب ہوتا ہے؟

ج۔ نفل روزہ شروع کرنے سے واجب ہوتا ہے۔ مگر جن دنوں میں روزہ رکھنا منع ہے ان دنوں میں شروع کرنے سے واجب نہیں ہوتا۔

س۔ کن دنوں میں روزہ رکھنا منع ہے؟

ج۔ عید الفطر اور عید الضحٰی کے دنوں اور ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے۔

س۔ نفل روزے کے توڑنے کا کیا حکم ہے؟

ج۔ نفل روزہ بغیر عذر کے توڑنا درست نہیں۔ اور عذر کے ساتھ درست ہے۔ ضیافت بھی عذر ہے۔ اس میں افطار کرے اس کے بعد قضا کرلے۔

س ۔ ہر مہینے میں کتنے روزے رکھنے سنت ہیں؟
ج ۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھنا سنت ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایامِ بیض کے روزے کبھی تیرھویں اور چودھویں اور پندرھویں کو رکھتے تھے۔ اور کبھی شروع چاند میں اکٹھے تین روزے رکھتے تھے۔ اور کبھی آخر چاند میں اور کبھی ہر دسویں کو ایک ایک روزہ۔ اور کبھی جمعرات اور پیر اور جمعرات کو اور کبھی پیر اور جمعرات اور پیر کو رکھتے تھے۔ اور کبھی ایک چاند میں ہفتے اور اتوار اور پیر کو اور دوسرے میں منگل اور بدھ اور جمعرات کو رکھتے تھے۔
س ۔ عاشورہ اور عرفہ کے دن روزہ رکھنا کیسا ہے؟
ج ۔ عرفہ کے دن جو شخص روزہ رکھتا ہے اس کے اگلے اور پچھلے دو برس کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اور اگر عاشورے کے دن روزہ رکھے تو پچھلے ایک سال کے گناہ بخشے جائیں گے اور مستحب یہ ہے کہ عاشورے کے ساتھ ایک دن اور ملائے خواہ اس کے اول خواہ اس کے آخر۔
س ۔ کونسا روزہ رکھنا مکروہ ہے؟
ج ۔ روزۂ وصال یعنی کئی دن پے درپے رکھنا بغیر افطار کے اور تمام سال کا روزہ رکھنا مکروہ ہے؟
س ۔ عورت اور غلام کو نفل روزہ کس صورت میں رکھنا چاہیئے؟
ج ۔ عورت کو بغیر اذن خاوند کے اور غلام کو بدوں حکم مالک کے روزہ نفل نہ رکھنا چاہیئے۔

کتاب الحج

س۔ حج کے فرض ہونے کے شرائط کیا ہیں؟
ج۔ (۱) حج کرنے والا آزاد۔ عاقل، بالغ اور مسلمان ہو۔ بیمار اور اندھا اور کسی کا ضامن نہ ہو۔
(۲) سواری اور رستے کے خرچ پر قادر ہو۔ اور واپس آنے تک اہل و عیال کا نفقہ ہو سکتا ہو۔
(۳) راستہ میں امن بیشتر ہو۔ یعنی اکثر لوگ اس راستہ سے حج کو آتے جاتے ہوں گو بعض وقت بعض لوگ اتفاقاً ہلاک ہوئے ہوں۔
(۴) عورت کے لئے اس کے شوہر یا محرم عاقل نیک بخت کا ساتھ ہونا
س۔ حج کے فرض بتاؤ۔
ج۔ حج کے فرض تین ہیں (۱) احرام باندھنا (۲) عرفات میں کھڑا ہونا۔ (۳) طواف الزیارت کرنا کہ اس کو طواف الافاضۃ اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں۔
س۔ حج کے واجب کیا ہیں؟
ج۔ حج کے واجب پانچ ہیں۔ (۱) مزدلفے میں رات کو ٹھیرنا (۲) جمرات میں کنکریاں مارنا (۳) صفا اور مروہ میں دوڑنا (۴) بال منڈانا (۵) طواف الصدر کرنا یعنی پھرتے وقت رخصت کا طواف کرنا جس کو طواف الوداع کہتے ہیں۔

س :۔ جو حج کو فرض نہ جانے یا ترک کرے ۔ تو کیا حکم ہے ؟

ج ۔ جس نے حج کو فرض نہ جانا ۔ وہ کافر ہے ۔ اور اس کی شرطیں موجود ہونے پر جس نے ترک کیا ، وہ فاسق ہے ۔

س ۔ حج کے ارکان کیا ہیں اور ان کی تشریح کیا ہے ؟

ج :۔ حج کے ارکان وہی پانچ واجب ہیں ۔ جو اوپر بیان ہوئے ۔ ان کی مختصر تشریح درج ذیل ہے

جمرات میں کنکریاں پھینکنا اور مزدلفہ کی شب باشی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہیں اور صفا و مروہ دو پتھر ہیں ۔ اور دونوں کے درمیان کچھ فاصلہ ہے ۔ ایک پر حضرت آدم علیہ السلام بیٹھتے تھے ، اور دوسرے پر حوا علیہا السلام بیٹھتی تھیں ۔ اس فاصلہ کے درمیان دوڑنے کو سعی کہتے ہیں ۔ اور یہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کا طریقہ ہے جو پانی کی تلاش میں دوڑتی تھیں ۔ یہ مقام مقبولیت دعا کی جگہ ہے ۔ حضرت آدم علیہ السلام کی حضرت حوا علیہا السلام سے اول اسی جگہ ملاقات ہوئی تھی اور حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے یہ جگہ متبرک ہے ۔ ایک تاریخ کے مجمع ہونے سے رونق و شوکت اسلام زیادہ ہوتی ہے ۔ اور مسلمانوں کا عجز و انکسار تابعداری کی حالت میں اجتماع موجب رحمت الٰہی ہے ۔ اور عرفات سے بہتر وسیع میدان ایسے مجمع کثیر کے واسطے اور کوئی مناسب نہ تھا ۔ منا پر بھی قیام ضروری ہے ۔ وہ بھی جگہ وسیع ہے ۔ احرام باندھنا دراصل حج کی نیت ہے

س ۔ زادِ راہ یا توشہ کے متعلق کیا حکم ہے ؟

ج ۔ زادِ راہ اس سفر خرچ کو کہتے ہیں ۔ جو حاجی کو اپنے سفر سے واپسی

تک پورا ہو سکے۔ اس کے متعلق قرآن شریف میں سخت تاکید آئی ہے ۔
اس لئے کہ اکثر لوگ حج کو پیدل بے خرچ ہی چل دیتے ہیں اور وہاں
پہنچ کر دوسرے لوگوں سے سوال کرتے ہیں ۔

س حج کے سفر میں تجارت کا خیال بھی ہو تو کیسا ہے ؟

ج حج کے سفر میں تجارت کا نفع اٹھانا جائز ہے۔ نیت صحیح ہونی درست
ہے۔ اس سفر سے پہلے امانتوں کا ادا کرنا حقوق العباد اور گناہوں کا
قرض ادا کرنا توبہ کے ذریعے سے اور جہاں تک ممکن ہو اپنے دشمنوں
کو راضی کرنا بھی مقبولیت حج کا باعث ہیں ۔

س حج کے متعلق کوئی اور ضروری بیان فرمائیے ۔

ج حاجی کے لئے زیارت مدینہ شریف لازمی و ضروری ہے۔ جو شخص حضور
علیہ السلام کے روضہ مبارک کی زیارت کئے بغیر حج سے واپس آگیا وہ
کم نصیب ہے۔ اور گویا اس نے اس حج کو سمجھا ہی نہیں ۔

س قربانی کے متعلق کیا حکم ہے

ج ہر مسلمان کو جس پر صدقہ فطر واجب ہے قربانی دینا بھی واجب ہے
قربانی کے لئے ایک راس بکرا ایک سال کا، دنبہ یا مینڈھا نصف سال
کا بے داغ و بے نقص و صحت مند دینا ضروری ہے۔ گائے ۔ بھینس،
اونٹ وغیرہ بھی بے داغ و بے نقص و صحت مند ہو تو اس میں سات
آدمی بیک وقت شامل ہو کر قربانی کر سکتے ہیں۔ قربانی عید کی نماز کے
بعد سے شروع ہو کر بارہ تاریخ کی ظہر تک کرنی جائز ہے۔ قربانی کے
گوشت کا ایک تہائی خود رکھے ایک تہائی اپنے رشتہ داروں کو، ایک
تہائی احباب کو دے۔ اگر سب کا سب خود رکھے یا سب کا سب تقسیم

کر دے تو بھی جائز ہے۔ بوقت ذبح قربانی کے جانور پر تکبیر خود کہے اور چھری خود چھیرے۔ ورنہ حاضر ہو کر دوسرے کو اجازت دے

عقیقہ اور ختنہ کا بیان

س:۔ عقیقہ سے کیا مراد ہے۔

ج:۔ عقیقہ سنت طریقہ ہے نذرِ الٰہی کا۔ جو بچے کی پیدائش کے موقع پر جانور ذبح کر کے ادا کیا جاتا ہے۔

س۔ عقیقہ کا طریقہ اور احکام کیا ہیں۔؟

ج:۔ جب بچہ پیدا ہو تو اس کے ساتویں یا چودھویں روز یا اس کے موجب مناسب موقع پر لڑکے کے لئے دو بکرے اور لڑکی کے ایک بکری ذبح کر دیں اور اگر اتنی توفیق نہ ہو تو لڑکے کے لئے بھی ایک ہی بکرا ہے بہ نیت اس کی نذرِ الٰہی ہو۔ اس جانور کی ایک ران اس بچے کی دائی کو اور باقی گوشت اگر توفیق ہو تو پکا کر ورنہ کچا ہی تقسیم کر دیں۔ ایک تہائی گوشت کا خیرات کرنا مستحب ہے۔ بکری میں نر اور مادہ کی احتیاط ضروری نہیں ہے مگر اعضا سب درست ہوں جیسے قربانی میں لحاظ ہے۔ قربانی کے گوشت کی طرح اس کا گوشت بھی تین حصوں میں یعنی اقربا، احباب اور مساکین میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ہڈیاں عقیقہ کے جانور کی نہ توڑی جائیں۔ بلکہ دفن کی جائیں۔ اور سر اس کا حجام کو دینا مستحب ہے۔

س:۔ عقیقہ کی دعا کیا ہے۔؟

ج:۔ جس وقت بچے کے سر کے بال اتارنا شروع کرے۔ اس وقت بکرا ذبح

ذبح ہو تو بہتر ہے۔ وقت ذبح یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ
ابْنِیْ فُلَانٍ دَمُھَا بِدَمِہٖ
وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ
وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ
وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ
وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ
وَجُزْؤُھَا بِجُزْئِہٖ
وَکُلُّھَا بِکُلِّہٖ اَللّٰھُمَّ
اجْعَلْھَا فِدَاءً
لِابْنِیْ مِنَ
النَّارِ۔

اے اللہ یہ میرے اس بیٹے کے
لئے قربانی ہے۔ لہو اس کا بدلہ ہے
اس کے لہو کا اور گوشت اس کا
عوض ہے اس کے گوشت کا اور
ہڈی اس کی بدل ہے اس کی ہڈی
کا اور چمڑہ اس کا بدلہ ہے اس کے
چمڑے کا اور بال اس کا عوض ہے
اس کے بال کا اور ہر جزء اس کا
جزء کے بدلے اور ہر کل اس کا
کل کے بدلے یا پروردگار اس عقیقہ
کو میرے بیٹے کے آگ سے چھوٹنے
کا بدلہ اور وسیلہ کر۔

اس کے بعد
کہہ کر ذبح کرے۔

یہ دعا اس وقت کی ہے جب باپ ذبح کرنے والا ہو۔ اور اگر باپ کے
علاوہ کوئی دوسرا ذبح کرے تو ابنی کی جگہ ابن فلاں کہے اور بنتی کی جگہ بنت فلاں
کہے اور بجائے ضمیرہ کے ہا اور بجائے لفظ فلاں کے نام اور بعد لفظ ابن یا
بنت کے اس کے باپ کا نام لے۔

س ختنہ کرنے کا طریق اور حکم کیا ہے؟

ج ختنہ سنت ہے۔ لڑکے کے پیدا ہونے سے ساتویں روز یا ساتویں برس
یا دسویں یا بارہویں برس۔ بہر صورت بلوغ سے پہلے کرے۔ کیونکہ لڑکپن میں

تکلیف کم ہوتی ہے۔ اور اگر کافر مسلمان ہوا اس کا ختنہ کرتے ہیں عمر کا اندازہ نہیں جب مسلمان ہوا ختنہ کرنا اس پر سنت ہے۔ اور جو لڑکا یا کافر مختون پیدائشی ختنہ کیا ہوا ہو۔ اس کا ختنہ کرنا لازم نہیں ہے۔ ختنہ میں اگر تمام جلد یا نصف سے زیادہ کٹ جائے تو جائز ہے اور نصف کٹے تو جائز نہیں۔

ختنہ پیر کے روز بعد زوال آفتاب کے کرنا مسنون ہے۔ اور اتوار کے روز مکروہ ہے۔

س: ختنہ کے متعلق مروجہ رسوم کی کیا اصل ہے۔ جو ہمارے ملک میں مروّج ہیں؟

ج: ان رسوم کی شریعت میں کوئی اصل نہیں یہ سب بدعات سیئہ ہیں بلکہ تبذیر یعنی فضول خرچیاں ہیں۔ اور فضول خرچی کے متعلق شرعی وعید ہے۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ — تحقیق فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں۔

کتاب التقویٰ

کھانے کے بیان میں!

س کن چیزوں کا کھانا حرام ہے ؟
ج (۱) مُردار یعنی جو جانور کہ بغیر حلال کیے مرا ہو۔ (۲) بہنے والا لہو۔ (۳) سوئر (۴) وہ جانور جو بلندی سے گر کر مرا ہو۔ (۵) وہ جانور کہ گلا گھونٹنے سے یا کسی صدمہ سے مرا ہو (۶) وہ جانور کہ اس کو کسی غیر اہل کتاب (یعنی ہندو، سکھ یا دیگر بت پرست۔ دہریہ وغیرہ) نے ذبح کیا ہو۔ (۷) وہ جانور کہ اس کو کسی مسلمان یا اہل کتاب نے ذبح کیا لیکن قصداً بسم اللہ ترک کی (۸) چنگل سے پکڑنے والے جانور (۹) پھاڑ کھانے والے چارپائے اگرچہ کفتار اور لومڑی ہوں ۱۰ ہاتھی اور گدھے اور خچر (۱۱) زمین میں گھسے رہنے والے جانور۔ مانند چوہے نیولے اور سوا ان کے جو حشرات الارض ہیں جیسے کچھوے وغیرہ۔ (۱۲) وہ جانور کہ اکثر نجاست کھاتے ہیں۔
س خرگوش اور جنگلی حیوانات جو درندوں سے نہ ہوں۔ ان کے لئے کیا حکم ہے؟
ج خرگوش اور دوسرے جنگلی حیوانات جو درندوں میں نہیں حلال ہیں۔
س دریائی حیوانوں کے حلال ہونے کا کیا حکم ہے ؟
ج امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دریائی جانوروں میں سے سوائے مچھلی کے کسی قسم کے حلال نہیں اور مچھلی اگر دریا وغیرہ میں بدون آفت کے مر

پانی پر چت ہو کر بہے تو وہ حرام ہے ؛

س :- کافر کی شکار کی ہوئی مچھلی کیسی ہے

ج :- چونکہ مچھلی میں ذبح شرط نہیں ہے۔ اس واسطے کافر کی شکار کی ہوئی مچھلی بھی حلال ہے۔

س :- کھانا کھانے کی مقدار کیا ہے ؟

ج :- اس قدر کھانا کہ جس میں زندگی باقی رہے فرض ہے (۱) اور اس قدر کھانا کہ جس میں نماز کھڑے ہو کر پڑھ سکے اور روزہ رکھنے کی طاقت حاصل ہو۔ مستحب ہے (۲) آدھے پیٹ تک کھانا سنت ہے (۳) پیٹ بھر کر کھانا مباح ہے۔ اور اگر جہاد میں طاقت ہونے کی نیت اور دینی علوم میں محنت کرنے کی نیت سے پیٹ بھر کر کھائے تو بھی مستحب ہے (۵) پیٹ بھر سے زیادہ کھانا حرام ہے مگر روزہ رکھنے کے قصد یا مہمان کی خاطر سے جائز ہے۔

س :- مردار اور حرام چیز کا کھانا بھی کسی حالت میں جائز ہے

ج :- ہاں۔ ناچاری کی حالت میں یعنی جب بھوک سے مرنے کا اندیشہ ہو اور اس وقت غذا نہ ملے تو مردار اور حرام بھی حلال ہے۔ بلکہ امام اعظم رحمۃ اللہ کے نزدیک اس وقت مردار وغیرہ کا کھانا فرض ہوتا ہے۔ نہ کھایا اور مر گیا تو گنہگار ہوگا۔ لیکن چاہیئے کہ پیٹ بھر کر نہ کھائے جان بچانے کے اندازہ سے کھائے۔ ایسی حالت میں اگر غیر کا مال جان رکھنے کی قدر کھائے اور اس کی قیمت ادا کرنے کی نیت ہو تو جائز ہے۔ لیکن اگر غیر کے مال سے احتیاط کرے کہ نہ کھایا۔ تو ثواب ملے گا یا مر گیا گنہگار نہ ہوگا۔

س:۔ مرض میں دوا کھانے کا کیا حکم ہے ؟
ج مرض میں دوا کھانی جائز ہے۔ واجب نہیں۔ اگر دوا نہ کھائی اور مر گیا تو گنہگار نہ ہوگا۔
س۔ میووں اور لطیف غذاؤں کے کھانے کا کیا حکم ہے۔
ج قسم قسم کے میوے اور طرح طرح کی لطیف غذائیں کھانا جائز ہے لیکن اس میں حد سے زیادہ خرچ کرنا اسراف ہے اور منع ہے۔
س۔ سونے اور چاندی کے برتن میں کھانا پینا کیسا ہے۔
ج سونے اور چاندی کے برتن میں کھانا پینا مرد اور عورت دونوں کو حرام ہے،
س شراب سے فائدہ اٹھانے کا کیا حکم ہے
ج شراب سے کسی طرح کا فائدہ اٹھانا درست نہیں۔ پس چاہیے کہ اس سے چارپائے کا علاج بھی نہ کیا جائے اور نہ لڑکوں کو دیجائے اور نہ زخم کے مرہم میں ڈالی جائے
س کھانا کھانے اور پانی پینے کے وقت سنت کیا ہے
ج اوّل بسم اللہ کہے اور اس کے آخر الحمد للہ اور کھانے سے پہلے ہاتھ دھوئے اور پانی تین بار کرکے پیئے اور ہر بار اول میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہے
س گھوڑی کے دودھ اور ماکول اللحم (جن کا گوشت حلال ہے) کے پیشاب کا کیا حکم ہے۔؟
ج گھوڑی کا دودھ نشے کے سبب حرام ہے۔ اور پیشاب ماکول اللحم کا بھی حرام ہے۔
س کس آدمی سے مول لیا ہوا گوشت حلال اور کس سے لیا ہوا حرام ہے۔
ج اگر مسلمان کسی اہل کتاب سے مول لے تو حلال ہے۔ اور اگر کسی بت پرست سے لے تو حرام ہے۔

س ۵۔ پانی یا کھانے کو پاک یا ناپاک کہنے میں کس کا قول معتبر ہے۔ اور کس کا نہیں۔

ج ۔ اگر کسی عادل نے کہا کہ یہ پانی پاک ہے یا کھانا پاک ہے۔ دونوں صورتوں میں اس کا قول قبول کیا جائے ۔(۲) اگر ایسا آدمی پانی کی نجاست کی خبر دے۔ جو فاسق ہو۔ یا جس کا حال معلوم نہ ہو۔ پس اس صورت میں دل میں سوچے جس طرف دل کی رائے غالب ہو اسی پر عمل کرے۔

س ۔ بغیر اذنِ آقا سوداگر کے غلام کی ضیافت قبول کرنی کیسی ہے۔

ج ۔ سوداگر کے غلام کی ضیافت قبول کرنی درست ہے۔ اور کپڑا نقدی یا غلہ اس سے لینا بغیر اس کے آقا کی اجازت کے درست نہیں۔

س ۔ کن لوگوں کی ضیافت اور ہدیہ قبول کرنا منع ہے؟

ج ۔ ظالم امیروں اور ناچنے والی گانے والی اور چلا چلا کے رونے والی عورتوں کی ضیافت اور ہدیہ قبول کرنا منع ہے۔ بایں صورت کہ ان کا اکثر مال حرام ہو۔ اور اگر جانے کہ اکثر حلال کا ہے تو درست ہے

لباس اور اس کے مانند کا بیان

س کس قدر کپڑا پہننا فرض ہے اور کس قدر مستحب؟

ج ستر ڈھانکنے کی قدر اور ہلاکت تک پہنچانے والی گرمی اور سردی کے دفع کرنے کی مقدار کپڑا پہننا فرض ہے۔ اور اس سے زیادہ پہننا خدا کی نعمت ظاہر کرنے اور شکر ادا کرتے اور زینت کے لئے مستحب ہے۔

س ۔ کیسا کپڑا نہ پہننا درست ہے۔

ج۔ سنت یہ ہے کہ لباس انگشت نما نہ پہنے یعنی ایسا لباس جس کی طرف لوگ حیرت و بیگانگی سے انگلیاں اٹھائیں، پہننا خلافِ سنّت ہے۔

س۔ دامن اور آزار اپا جامہ اکس قدر جائز اور اس سے زیادہ ناجائز و حرام ہے

ج۔ دامن اور آزار آدھی پنڈلی تک پہنے اور ٹخنے تک بھی جائز ہے اور اس سے زیادہ نیچے لٹکانا حرام ہے۔

س۔ طرہ کس قدر چھوڑنا چاہیئے؟

ج۔ سنّت کی نیت سے طرہ بالشت بھر چھوڑنا مستحب ہے۔

س۔ اسراف اور فخر دکھانا لباس میں کیسا ہے۔

ج۔ اسراف اور فخر دکھانے کی نیّت سے پوشاک میں زیادہ تکلّف کرنا مکروہ ہے۔ بلکہ حرام ہے۔ اگر یہ نیّت نہ ہو تو مباح ہے۔

س زرد اور زعفرانی رنگ کا کپڑا پہننا کیسا ہے؟

ج زرد اور زعفرانی رنگ کے کپڑے مردوں کو حرام ہیں لیکن عورتوں کو نہیں۔ اور ایک روایت ہے کہ مطلق سرخ رنگ مردوں کو مکروہ ہے، مگر خطدار مانند سوسی کے درست ہے۔

س ریشمی کپڑا پہننا کیسا ہے۔

ج (۱) جس کپڑے کا تانا بانا دونوں ریشم ہوں۔ وہ عورتوں کو درست ہے مردوں کو نہیں، مگر چار انگل کے برابر مانند سنجاف کے ان کو بھی درست ہے (۲) جس کپڑے کا بانا ریشمی اور تانا سوت یا اون کا کاتا ہوا ہو اسکو فقط لڑائی میں پہننا درست ہے (۳) جس کپڑے کا بانا سوت اور تانا ریشمی ہے وہ مشروع ہے وہ ہر حالت میں درست ہے (۴) ریشمی کپڑے کا بچھونا اور تکیہ بنانا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک درست ہے اور صاحبین رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک منع ہے۔

س چاندی اور سونے کے زیورات پہننے کا کیا حکم ہے

ج۔ چاندی اور سونے کا زیور پہننا عورتوں کو جائز ہے اور مردوں کو حرام ہے۔ مگر چاندی کی بنی ہوئی انگوٹھی اور اس کے نگینے کے چاروں طرف سونا لگا ہوا ہو تو درست ہے

س۔ انگوٹھی پہننی کیسی ہے۔

ج۔ لوہے اور پیتل وغیرہ کی انگوٹھی پہننی جائز نہیں ہے۔ بادشاہ اور قاضی کو مہر کے لئے انگوٹھی رکھنی سنت ہے اوروں کو نہ رکھنی بہتر ہے۔

س۔ سونے یا چاندی کے تار سے ٹوٹے ہوئے دانت کا باندھنا کیسا ہے؟

ج ٹوٹا ہوا دانت چاندی کے تار سے باندھنا جائز ہے اور سونے کے تار سے نہیں اور صاحبین رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سونے کے تار سے بھی جائز ہے۔

س۔ لڑکے کو ریشمی کپڑا اور سونا پہننا کیسا ہے

ج لڑکے کو ریشمی کپڑا اور سونا پہننا حرام ہے۔

شہوت نفس کا بیان

س۔ لواطت کا کیا حکم ہے۔

ج لواطت حرام قطعی ہے۔ جو اس کو حرام نہ جانے وہ کافر ہے۔

س جورو یا لونڈی سے کس حالت میں وطی حرام ہے۔

ج اپنی جورو یا لونڈی سے پیچھے کی راہ سے یا حیض و نفاس میں وطی کرنا حرام ہے۔

س غیر کے ستر کی طرف دیکھنا کیسا ہے۔

ج۔ غیر کے ستر کی طرف دیکھنا حرام ہے۔ مگر طبیب یا ختنہ کرنے والے یا حقنہ کرنیوالے یا دائی وغیرہ کو جائز ہے کہ وقت بقدر ضرورت نظر کریں زیادہ نہیں

س شہوت سے اجنبی عورت اور مرد کی طرف دیکھنا یا ہاتھ لگانا کیسا ہے۔

ج اجنبی عورت اور مرد کو شہوت سے دیکھنا حرام ہے اور اسی طرح اجنبی عورت پر شہوت سے ہاتھ ڈالنا اور حرام کاری کی کوشش میں چلنا پھرنا بھی حرام ہے۔ حدیث شریف میں آیا

ہے کہ آنکھ کا زنا دیکھنا۔ اور ہاتھ کا زنا پکڑنا اور پاؤں کا زنا چلنا اور زبان کا زنا بات کہنا ہے اور فرج ان سب کی تصدیق کرتی ہے۔ یا سب کو جھٹلاتی ہے۔

س ایک عورت کو دوسری عورت کا بدن دیکھنا کیسا ہے۔

ج ایک عورت کو دوسری عورت کا ناف سے زانو تک دیکھنا درست نہیں۔ اور باقی بدن دیکھنا درست ہے۔

س مرد کو اجنبی عورت کا بدن دیکھنا کیسا ہے۔

ج۔ مرد کو اجنبی عورت کا بدن دیکھنا بالکل درست نہیں۔ مگر جو عورت ضروری کاموں کے واسطے باہر نکلتی ہے۔ اس کا منہ اور دونو ہاتھ دیکھنا درست ہے۔ اگر شہوت نہ ہو۔ اور اگر شہوت ہو تو درست نہیں۔ قرآن مجید میں حق تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ مسلمان مردوں کو کہ عورتوں سے آنکھیں بند کریں۔ اور شرمگاہ نگاہ رکھیں۔ اور کہو مسلمان عورتوں کو کہ مردوں سے آنکھ چھپادیں اور شرمگاہ نگاہ رکھیں اور حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جس نے اجنبی عورت کی طرف شہوت سے نظر کی۔ قیامت کے دن پگھلا ہوا سیسہ اس کی آنکھوں میں ڈالا جائے گا۔

س:۔ اپنی عورت یا لونڈی کا سارا بدن دیکھنا کیسا ہے۔

ج۔ اپنی عورت یا لونڈی کا سارا بدن دیکھنا جائز ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ شرمگاہ نہ دیکھے۔

س ۔ محرمات اور غیر کی لونڈی کو دیکھنا اور ہاتھ لگانا کیسا ہے۔
ج ۔ اگر شہوت کا خیال دل میں نہ ہو تو ماں۔ بہن۔ بیٹی اور پوتی اور سوا ان کے جتنی عورتیں محرمات میں سے ہیں۔ اُن کے اور غیر کی لونڈی کے سر اور منہ اور پنڈلی اور بازو کو دیکھنا اور ان کو ہاتھ لگانا جائز ہے۔ لیکن پیٹ۔ پیٹھ اور ران دیکھنا درست نہیں۔
س ۔ نکاح کے ارادے سے اجنبی عورت کی طرف دیکھنا کیسا ہے؟
ج ۔ اجنبی عورت کی طرف نکاح کے ارادے سے یا لونڈی خریدتے وقت تمتع کے ارادے سے دیکھنا بھی جائز ہے۔ اور اسی طرح گواہ کو بھی گواہ ہونے یا گواہی دینے کے وقت اور حاکم کو بھی حکم کے وقت دیکھنا درست ہے۔
س ۔ غلام کے لئے اپنی مالکہ یعنی عورت مالک کی طرف دیکھنا کیسا ہے
ج ۔ غلام اپنی مالکہ کے حق میں مانند اجنبی کے ہے۔

کسب اور تجارت کا بیان

س ۔ حلال روزی کے تلاش کرنے کا کیا حکم ہے
ج ۔ مقررہ فرائض یعنی نماز روزہ اور سوا ان کے جو ہیں۔ ان کے بعد حلال کمائی کا طلب کرنا فرض ہے۔
س ۔ افضل کسب کونسا ہے؟
ج ۔ افضل کسب جہاد ہے۔ پھر تجارت، پھر زراعت، پھر دستکاری ہے۔
س ۔ بیع کے اقسام کیا ہیں؟

ج - بیع کی چار قسمیں ہیں - (۱) نافذ (۲) موقوف (۳) فاسد (۴) باطل
س - بیع نافذ کسے کہتے ہیں -
ج - جس بیع میں مبیع اور قیمت دونوں مال ہوں - اور بیچنے والا اور لینے والا
دونوں عاقل ہوں - خواہ دونوں اپنے واسطے خرید و فروخت کرتے ہوں
یا کسی دوسرے کے وکیل یا ولی ہوں - اس کو بیع نافذ کہتے ہیں -
س - بیع موقوف کسے کہتے ہیں -
ج - اگر کسی نے غیر کا مال اس کی اجازت کے بغیر بیچا جو کہ نہ اس کا ولی
ہے اور نہ وکیل - اس کو بیع موقوف کہتے ہیں - یہ بیع صحیح نہ ہوگی - جب
مال کا مالک اذن نہ دے -
س - بیع فاسد کسے کہتے ہیں -
ج - اگر اصل کے اعتبار سے بیع درست ہو - اور عارض کے اعتبار سے
درست نہ ہو اس کو بیع فاسد کہتے ہیں - مثلاً ایک کپڑا شراب کے عوض
میں بیچا پس کپڑے کی بیع اصل میں تو درست ہے - لیکن شراب کے
عوض میں فاسد ہے - کیونکہ شارع علیہ السلام کے نزدیک شراب
کی مالیت نہیں - پس مال کو غیر مال کے ساتھ عوض کرنا درست
نہیں -
س - بیع باطل کسے کہتے ہیں -
ج - (۱) بیچی ہوئی چیز اگر مال نہ ہو - مانند - مردار یا لہو یا حُر (آزاد آدمی)
کے نام تو اس کا نام بیع باطل ہے -
(۲) بیچی ہوئی چیز اگر مال ہو - لیکن قابل قیمت کے نہ ہو - مانند جانور کے
کہ ہوا میں اڑتا ہے - یا وہ مچھلی کہ پانی کے اندر ہے - ان کی بیع بھی

باطل ہے۔ ہاں اگر جانور کو پھر آنے کی عادت ہو جس طرح کبوتر یا مچھلی ایسے چھوٹے حوض میں ہو۔ کہ ہاتھ سے پکڑ سکتے ہوں۔ اس صورت میں ان کی بیع جائز ہوگی۔

۳۔ مانند شراب اور سور کے۔ کہ یہ دونوں اگرچہ کفار کے نزدیک قیمت دار مال ہیں۔ لیکن شارع علیہ السلام کے نزدیک ان کی کچھ مالیت نہیں۔ پس اگر یہ دونوں نقد روپے کے عوض بیچے جائیں۔ تو ان کی بیع بھی باطل ہوگی۔ اور اگر مثلاً کپڑے اور کسی اسباب کے عوض بیچے جائیں تو اس صورت میں بھی ان کی بیع باطل ہوگی۔ اور اسباب کے بغیر فاسد ہوگی۔

۴۔ دودھ بغیر دوہنے کے جانور کے تھنوں میں بیع ڈالنا درست نہیں۔ یہ بیع باطل ہے۔ کیونکہ دودھ ہونے میں شک ہے۔ احتمال ہے۔ کہ ہوا ہو۔

س۔ بیع فاسد کسے کہتے ہیں۔؟

ج۔ جو بیع بیچنے والے اور مول لینے میں جھگڑا ڈالنے والی ہو۔ وہ فاسد ہے۔ مثلاً بھیڑ بکری کی پشت پر کی پشم جیسے کی گٹھڑی یا تھان میں سے ایک گز کپڑے کی بیع۔ کہ یہ امور متنازعہ فیہ ہیں۔ ایسا ہی مدت مجہول کے ساتھ بیع کرنی۔ مثلاً خریدار نے کہا کہ جس دن مینہ برسے گا۔ یا ہوا زور کی چلے گی۔ اس دن قیمت دوں گا۔

س۔ ان صورتوں میں جھگڑا ہونے کی وجہ کیا ہے۔؟

ج۔ مثلاً خریدار چاہتا ہے۔ کہ بکری کے بال اس کی پشت سے لگا کے کاٹ لے۔ یا چھت سے اچھی سے اچھی گٹھڑی چن کر نکال لے۔ یا اپنی پسند کے

موافق گز بھر کپڑا پھاڑے یا مینہ برسنے اور تند ہوا چلنے کے دن مال کی قیمت دینے پر مصر ہو۔ اور بائع اس بات پر راضی نہیں ہوتا۔ اور اس کا راضی نہ ہونا آپس کی نزاع کا باعث بنے۔

بیاج کا بیان

س۔ بیاج کتنی قسم کا ہے۔

ج۔ بیاج دو قسم کا ہے (۱) بیاج نسیہ (۲) بیاج فضل

س۔ بیاج نسیہ کسے کہتے ہیں۔

ج۔ بیاج نسیہ وہ ہے کہ نقد مال کو وعدہ پر بیچے یعنی اتنے مال کے عوض اتنا ہی مال فلاں مدت تک یا فلاں تاریخ ادا کیا جائے گا۔

س۔ بیاج فضل کسے کہتے ہیں۔

ج۔ بیاج فضل وہ ہے کہ تھوڑے مال کو بہت کے عوض وعدے پر بیچے

س۔ قدر سے کیا مراد ہے

ج۔ قدر سے مراد کیل یا وزن ہے۔

س۔ بیاج کی دونوں اقسام کس صورت میں حرام ہیں۔ اس کی مثال دو؟

ج۔ اگر اتحاد جنس وقدر موجود ہو۔ تو بیاج نسیہ اور فضل دونوں حرام ہیں مثلاً گیہوں کے عوض گیہوں۔ جوار کے عوض جوار۔ سونا کے عوض سونا۔ یا یا چاندی کے عوض چاندی یا لوہے کے عوض لوہا بیچا جائے۔ تو اس میں فضل اور نسیہ دونوں حرام ہیں۔ کیونکہ اتحاد جنس اور اتحاد قدر دونوں جزیں

ان میں موجود ہیں ۔

س ۔ کس صورت میں فضل یعنی زیادتی جائز ہے

ج ۔ اگر اتحاد جنس و قدر میں سے ایک پائی جائے ۔ یعنی اتحادِ جنس پائی جائے یا اتحادِ قدر تو ربٰو نسیہ ادھار وعدہ حرام ہوگا ۔ زیادتی کا نہیں مثلاً گیہوں عوض چنے کے یا سونا عوض چاندی کے یا لوہا عوض تانبے کے بیچا جائے تو بھی فضل (زیادتی) حلال ہے اور نسیہ حرام ۔ کیوں کہ ان میں قدر متحد ہے اور جنس مختلف ۔

اور اگر گزی کپڑا گزی کپڑے کے عوض یا گھوڑا گھوڑے کے عوض بیچا جائے ۔ تو بھی فضل (زیادتی) حلال ہے اور نسیہ حرام ہے ۔ کیوں کہ یہاں اتحاد جنس موجود ہے اور قدر نہیں

س کس صورت میں فضل اور نسیہ دونوں حلال ہیں ؟

ج اگر اتحاد جنس اور اتحاد قدر دونوں نہ پائے جائیں ۔ تو فضل اور نسیہ بھی حلال ہیں ۔ مثلاً گیہوں سونے یا لوہے کے عوض بیچے ۔ تو فضل اور نسیہ دونوں جائز ہیں ۔ کیوں کہ یہاں نہ اتحادِ جنس ہے اور نہ اتحاد قدر ۔ اس واسطے کہ سونے کے ترازو اور بٹے اور ہیں ۔ اور لوہے کے اور ۔ اسی طرح اگر گیہوں چونے کے عوض بیچے تو اس میں بھی فضل اور نسیہ دونوں جائز ہیں ۔ کیوں کہ گیہوں کے کیل (ماپ) اور ہیں اور چونے کے کیل اور ۔

س ربٰو کے بارے میں حدیث شریف کا کیا مضمون ہے ۔

ج حدیث شریف میں حکم ہے کہ سونا اور چاندی ۔ گیہوں اور جو ۔ کھجور اور نمک ان کی جنس کے عوض یعنی سونا سونے کے عوض اور چاندی چاندی

رکے عوض اور گیہوں، گیہوں کے عوض اور جو جو کے عوض اور کھجور کھجور کے عوض اور نمک، نمک کے عوض برابر بیچیں۔ اور اسی مجلس میں ہاتھوں ہاتھ لین دین کریں۔ کہ قیمتی اور مبیع دونوں میں ربٰو میں اتحاد جنس ہے۔

اجارے کا بیان

س۔ کس قسم کے اجارے سے پرہیز کرنا واجب ہے

ج۔ جس چیز پر اجارہ کیا جاتا ہے اگر وہ مجہول ہے۔ اور اس کی جہالت آپس میں نزاع ڈالتی ہے اور اجارے کو فاسد کرتی ہے۔ تو اس سے پرہیز کرنا واجب ہے مثلاً کسی نے اجارہ کیا کہ آج کے دن ایک درہم سے گیہوں کے دس سیر آٹے کی روٹی پکا دوں گا۔ تو یہ اجارہ فاسد ہے کیونکہ روٹیوں کی پکوائی کے عوض ایک درہم مقرر ہوا۔ لیکن یہ معلوم نہیں کہ وہ روٹیاں کتنی ہیں۔ تمام روٹیاں پکانے پر تو وہ درہم دے گا اور اگر مثلاً چوتھائی باقی رہے تو چوتھائی درہم کم دے گا۔ یا کچھ نہ دیگا۔ جب تک اس کا کام پورا نہ کرے گا۔ اور یہ پورا درہم طلب کرے گا۔ اس لئے کہ اس نے دن بھر مزدوری کی ہے۔ پس یہ جہالت دونوں میں نزاع ڈالے گی۔

س۔ اجرت لینے والے کے ہاتھ سے جو چیز تیار کی جاتی ہے۔ اس کا اجارہ کب فاسد ہوتا ہے۔

ج۔ اجرت لینے والے کے ہاتھ جو چیز تیار کی جائے۔ اس میں سے بعض

اس کی اجرت مقرر کرنے سے اجارہ فاسد ہو جاتا ہے۔

س ۔ بیچنے والے اور لینے والے کے لئے کیا حکم ہے ۔؟

ج ۔ بیچنے والے کو مبیع کا وزن میں کم کرنا حرام ہے۔ اور لینے والے کو قیمت کا وزن میں کم کرنا حرام ہے۔ حق تعالیٰ نے کم کرنے والوں کے حق میں وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ فرمایا ہے۔

س ۔ بیع کی قیمت ۔ مزدوری اور قرض ادا کرنے میں بے۔ عذر تاخیر کا کیا حکم ہے ؟

ج ۔ بیع کی قیمت ادا کرنے میں اور جو قرض جلد دینے کا ہے۔ اس کے ادا کرنے اور مزدور کی مزدوری ادا کرنے میں بے عذر تاخیر کرنی حرام ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مالدار ہو کر حق ادا کرنے میں دیر کرنی ظلم ہے۔ اور مزدور کو مزدوری اس کے پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دے پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ کے ذمے جتقدر قرض ہوتا تھا اس سے زیادہ دے دیتے تھے۔ مثلاً آدھ سیر کی جگہ ایک سیر دیتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔ اس قدر تیرا حق ہے اور اسقدر ہماری طرف سے زیادتی۔ پس بغیر شرط کے اس طرح زیادہ دینا جائز ہے یہ سود نہیں ۔

س ۔ کونسی چیزیں کسب حلال کو حرام کر دیتی ہیں ۔؟

ج ۔ عہد شکنی اور فریب اور جھوٹ تینوں حلال کسب کو حرام کر دیتے ہیں ۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بازار میں گیہوں کا ایک ڈھیر دیکھا جب ہاتھ مبارک اس کے اندر کیا تو نیچے میں گیلے گیہوں پائے ۔ فرمایا یہ کیا ہے ۔ بائع نے کہا مینہ کا پانی اس میں پہنچا تھا۔ آپ نے فرمایا گیلے گیہوں کو ڈھیر کے اوپر کیوں نہیں کیا۔ جو کوئی مسلمانوں کو فریب دے

وہ ہمارے گروہ میں سے نہیں۔

س۔ منقول کا بیچنا قبل قبض کرنے کے کیسا ہے۔ مثال دیں۔

ج۔ منقول کا بیچنا قبل قبض کرنے کے درست نہیں۔ مثلاً دس من گیہوں خریدے گئے۔ اور اب تک ان پر قبضہ نہیں کیا۔ پھر ان کو کسی اور کے ہاتھ بیچنا درست نہیں

اگر کوئی مال کیل سے ماپ لینے کی شرط پر خرید کیا۔ پھر خریدار نے بیچنے والے سے موافق شرط کے کیل سے ماپ لیا۔ اس کے بعد دوسرے ہاتھ کیل سے دینے کی شرط پر بیچا۔ پس پچھلے خریدار کو اس مول لئے ہوئے غلے میں سے کھانا یا کسی دوسرے کے ہاتھ بیچنا درست نہ ہوگا۔ جب تک ماپ دوبارہ نہیں کرے گا۔ شاید دوبارہ ماپ کرنے میں کچھ زیادہ نکل آئے پس وہ مال بیچنے والے کا ہے نہ کہ اس کا۔

س۔ سودا میں قیمت بڑھانا کیسا ہے۔

ج۔ کوئی شخص جسے خریدنا منظور نہ ہو۔ اور اپنے تئیں خریدار ظاہر کر کے چیز کی قیمت بڑھائے۔ تاکہ دوسرا خریدار فریب کھائے۔ تو یہ حرام ہے

س۔ اگر ایک مسلمان کوئی چیز خریدتا ہے۔ یا کسی عورت کو نکاح کا پیغام دیتا ہے۔ تو دوسرے کے لئے کیا حکم ہے۔؟

ج۔ اگر ایک مسلمان کوئی چیز خریدتا ہے۔ اور اس کا نرخ معین کر رہا ہے یا کسی عورت کو نکاح کا پیغام دیا ہے۔ پس اس چیز کے لینے پر یا اس عورت کے نکاح پر دوسرے کو پیغام دینا مکروہ ہے۔ جب تک پہلے کا معاملہ درست نہ ہوئے یا موقوف رہے۔

س۔ احتکار کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے۔

ج ۔ آدمی اور جانوروں کی خوراک کو بند کر کے رکھنے اور نہ بیچنے کو احتکار کہتے ہیں ۔ جس شہر میں شہر کے لوگوں کو اس سے ضرر پہنچے ۔ وہاں مکروہ ہے جس جنس کو بند رکھنے سے عوام کو ضرر ہو ۔ اس کا بند رکھنا امام ابی یوسف کے نزدیک منع ہے ۔ حاکم کو چاہیئے کہ بند رکھنے والے کو حکم کرے کہ اپنی حاجت سے زیادہ کو بیچے ۔ اگر وہ نہ بیچے ۔ تو حاکم بیچے ۔

س ۔ اپنی کھیتی کے غلہ کا بند رکھنا کیسا ہے ۔

ج اگر اپنی کھیتی کا غلہ بند رکھا ۔ یا دوسرے شہر سے مول لاکر اپنی ضرورت کے مطابق بند رکھا ۔ تو احتکار میں شامل نہیں ۔

س ۔ مردار کی چربی اور نجس روغن بیچنے کا کیا حکم ہے ۔

ج مردار کی چربی بیچنا درست نہیں اور نجس روغن کا بیچنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک درست ہے ۔ دوسرے اماموں کے نزدیک درست نہیں ۔

س ۔ گوہ اور گوبر کے بیچنے کا کیا حکم ہے ۔

ج آدمی کا گوہ اور گوبر اگر مٹی کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو تو امام اعظم رحمۃ اللہ کے نزدیک اس کا بیچنا مکروہ ہے ۔ اور اگر ملا ہوا ہے تو جائز ہے اور امام اعظم رحمۃ اللہ کے نزدیک گوبر کا بیچنا بھی درست ہے اور اکثر اماموں کے نزدیک درست نہیں ۔

س ۔ جس چیز کا بیچنا درست نہیں ہے ۔ اس سے نفع اٹھانے کا کیا حکم ہے

ج جس چیز کا بیچنا درست نہیں اس سے فائدہ اٹھانا بھی درست نہیں

س تلقی جلب کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے ۔

ج اگر کوئی شخص شہر سے نکل کر غلے کے سوداگروں سے ملاقات کرے اور

اُن کا تمام غلہ مول لیوے۔ اس کو تلقی جلب کہتے ہیں۔ اس طور پر
خریدنے میں اگر شہر والوں کو ضرر ہو۔ تو منع ہے۔ اور اگر ان کو ضرر
نہیں ہے تو درست ہے۔ مگر جس صورت میں شہر کا نرخ سوداگر ان
سے چھپائیگا۔ تو فریب ہوگا۔ اور یہ مکروہ ہے۔

س۔ جمعہ کی اول اذان کے بعد خرید و فروخت کا کیا حکم ہے ؟

ج۔ جمعہ کی اول اذان کے وقت سے خرید و فروخت کرنا مکروہ ہے

متفرق مسئلوں کے بیان میں

س تیر اندازی میں یا گھوڑے یا اونٹ وغیرہ دوڑانے میں ہار جیت
کا کیا حکم ہے۔

ج تیر اندازی میں یا گھوڑے یا اونٹ یا گدھے یا خچر دوڑانے میں ایک
دوسرے سے ہار جیت کرنا درست ہے اور آگے نکل جانے والے
کے لئے صرف ایک کی طرف سے کچھ مقرر کیا جائے۔ تو درست ہے
اگر دونوں طرف سے ایک دوسرے پر مقرر کریں تو حرام ہے۔

س۔ ولیمہ کسے کہتے ہیں۔

ج۔ ولیمہ اس کھانے کو کہتے ہیں جو نکاح کے بعد دوستوں کو بطورِ
ضیافت شکریہ کھلایا جائے۔

س۔ ولیمہ کا کیا حکم ہے

ج۔ ولیمہ نکاح کا سنت ہے اور جو شخص اس میں بلایا جائے۔ چاہیے
کہ اسے قبول کرے اور بغیر عذر قبول نہ کرنے والا گنہگار ہوگا۔

س ۔ دعوت کے کھانے میں سے گھر لاتے یا سائل کو دینے کا کیا حکم ہے؟
ج دعوت کے کھانے میں سے اپنے گھر کچھ نہ لائے ۔ اور سائل کو بھی نہ دے مگر مالک کی اجازت سے ۔
س ۔ غیبت کا کیا حکم ہے
ج ۔ غیبت یعنی پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کہنی اگرچہ وہ برائی اس میں پائی جاتی ہو حرام ہے خواہ اس کے دین کی برائی کہی ۔ خواہ اس کی صورت کی ۔ خواہ اس کے حسب و نسب کی یا ان کے سوا جس بات میں اس کو برا معلوم ہو اس کی برائی کہنی ۔ مگر ظالم کی غیبت کرنی حرام نہیں ہے ۔ اور غیبت جب ہوگی کہ ایک شخص کو معین کر کے برا کہے ۔ اور اگر ایک شہر کے سارے لوگوں کی غیبت کرے گا ۔ تو غیبت نہ ہوگی ۔
س ۔ چغلی کھانے کا کیا حکم ہے ۔؟
ج چغلی کھانا یعنی ایک کی بات دوسرے کو پہنچانا ۔ کہ جس کے سبب ان کے درمیان ناخوشی پیدا ہو حرام ہے ۔
س گالی دینے اور دوسرے پر ہنسنے کا کیا حکم ہے ۔؟
ج دوسرے کو گالی دینا یا دوسرے پر اس طور سے ہنسنا کہ جس میں اس کی بے عزتی ہو حرام ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان کے مال اور آبرو کی حرمت اس کے خون کی حرمت کی مانند ہے ۔ اور کعبہ شریف کو فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تجھ کو بہت حرمت دی ہے ۔ لیکن مسلمان کے خون ، مال اور آبرو کی حرمت تجھ سے زیادہ ہے ۔
س ۔ سب سے زیادہ برا جھوٹ کیا ہے ۔؟
ج ۔ سب سے زیادہ برا جھوٹ ، جھوٹی گواہی دینا اور جھوٹی قسم کھانا کہ ہے

جس میں مسلمان کا مال ناحق ضائع ہو۔ حق تعالیٰ نے جھوٹ کو شرک
کے برابر شمار کیا ہے۔

س۔ رشوت کا کیا حکم ہے

ج رشوت دینے والا اور رشوت کھانے والا دونوں دوزخ میں ہوں
گے مگر ظالم کے ظلم دفع کرنے کے لئے رشوت دینا جائز ہے۔

س قرآن شریف کے برخلاف حکم کرنے والا کیسا ہے۔

ج جو لوگ قرآن شریف کے خلاف حکم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو
کافر کہا ہے۔ خلاف حکم سے مراد یہ ہے کہ قرآن شریف کے حکم کو
ناکافی سمجھ کر کسی غیر حکم کو بہتر سمجھ کر ترجیح دے۔

س۔ نسب پر فخر کرنا اور مال مرتبے کی زیادتی پر بڑائی کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج۔ ایک دوسرے پر نسب کا فخر کرنا اور مال اور مرتبے کی زیادتی پر بڑائی
بیان کرنا حرام ہے۔ کیوں کہ خدا کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ شخص
ہے۔ جو زیادہ متقی ہے۔

س۔ غرور کرنا اور اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر جاننا کیسا ہے؟

ج غرور اور فخر کرنا اور اپنے نفس کو دوسروں سے بہتر گننا اور غیر کو حقیر
جاننا حرام ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنی جانوں کو پاکی کے ساتھ نسبت
کرو۔ بلکہ خدا جس کو چاہتا ہے پاک کرتا ہے اور اعتبار خاتمے کا ہے۔
اور خاتمہ معلوم نہیں کہ کیا ہو گا؟

س شطرنج وغیرہ کھیلنا کیسا ہے؟

ج شطرنج یا تختہ نرد یا چوپٹ یا گنجفہ یا تاش وغیرہ کے ساتھ کھیلنا حرام
ہے۔ اور اگر اس میں ہار جیت پر مال دینے لینے کی شرط ہے، تو وہ جوا ہے

اور حرام قطعی اور گناہ کبیرہ ہے۔ اور اس کی حرمت کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ اور کبوتر بازی کرنا اور مرغ وغیرہ لڑانا بھی حرام ہے،

س۔ نوحہ کرنے اور گلنے پر اور نر جانوروں کو مادہ جفت کرانے کی اجرت کا کیا حکم ہے۔؟

ج نوحہ کرنے اور گلنے پر اور ان کے سوا گناہ کے اور کاموں پر اجرت لینی اور نر جانوروں کو مادہ کے ساتھ جفتی کرانے کی اجرت لینی پر حرام ہے

س۔ عورت کو غیر مرد کے ساتھ سفر کرنا اور خالی مکان میں بیٹھنا کیسا ہے

ج۔ باندی اور ام ولد کے سوا آزاد عورت کو اپنے غیر محرم اور شوہر کے بغیر کسی دوسرے کے ساتھ سفر کرنا یا خالی مکان میں بیٹھنا درست نہیں

س۔ نیک کام کا حکم کرنا اور برے کاموں سے منع کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج نیک کام کا حکم کرنا اور برے کاموں سے روکنا واجب ہے۔ اگر مقدور ہو تو ہاتھ سے روکے ورنہ زبان سے۔ اگر زبان سے بھی نہ روک سکے تو دل سے نفرت کرے اور یہ ایمان کا ضعیف ترین درجہ ہے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے۔ تو وہ بھی ان کے ساتھ عذاب میں شریک ہوگا۔

س۔ محسن کے احسان کا کیا حکم ہے،

ج۔ احسان کرنے والے کے احسان کا ماننا اور اس کے احسان کا بدلہ دینا مستحب بلکہ واجب ہے۔ اور احسان کا انکار کرنا اور ناشکری کرنا بڑا گناہ ہے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بندے کا شکر ادا نہ کیا اس نے خدا کا شکر ادا نہ کیا۔

س۔ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر کتنے حق ہیں۔؟

ج۔ مسلمان کا حق مسلمان پر چھ چیزیں ہیں (۱) بیمار کی عیادت کرنا (۲) جنازے میں حاضر ہونا (۳) دعوت قبول کرنا (۴) سلام کا جواب دینا۔ (۵) چھینکنے والا اگر

الحمد للہ کہے تو یرحمک اللہ کہنا (۶) روبرو اور پیٹھ پیچھے دو نو حال میں خیر خواہی کرنا۔

س۔ کبائر گناہ کونسے ہیں۔؟

ج (۱) شرک کرنا یعنی خدا کے لئے شریک بنانا (۲) ماں باپ کی نافرمانی کرنا (۳) کسی کو ناحق مار ڈالنا (۴) جھوٹی قسم کھانا (۵) جھوٹی گواہی دینا۔ (۶) کسی عورت کو زنا کی تہمت لگانا۔ (۷) یتیم کا مال کھانا (۸) سود کھانا (۹) دو چند کافروں کی لڑائی سے بھاگنا (۱۰) جادو کرنا (۱۱) شراب پینا (۱۲) خدا سے خوف نہ کرنا (۱۳) خدا کی رحمت سے ناامید ہونا (۱۴) امانت میں خیانت کرنا (۱۵) مسلمانوں کو کافر کہنا (۱۶) زنا کرنا (۱۷) چوری کرنا (۱۸) راہ لوٹنا کہ یہ خدا اور رسول کے ساتھ لڑائی کرنا ہے (۱۹) کسی کے حق میں بدگمانی کرنا۔ (۲۰) خدا کے نام کے سوا اور کسی کی قسم کھانا (۲۱) ماں باپ کو گالی دینا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بڑا گناہ کبیرہ وہ ہے کہ کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ کہ ماں باپ کو کوئی کیوں کر گالی دے گا۔ فرمایا کہ جب وہ دوسرے کے ماں باپ کو گالی دے گا۔ تو وہ اس کے ماں باپ کو گالی دیگا۔

س:۔ فاسق کی تعریف کرنی کیسی ہے۔

ج فاسق کی تعریف کرنا حرام ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حق تعالٰی اس پر غضبناک ہوتا ہے اور اس کے سبب سے عرش کانپتا ہے

س۔ حدیث شریف میں منافق کی کونسی علامتیں ہیں۔؟

ج حدیث شریف میں آیا ہے کہ منافق کی چار علامتیں ہیں (۱) جھوٹ بولنا (۲) وعدہ خلافی کرنا (۳) امانت میں خیانت کرنا (۴) قول کرکے پھر دغا کرنا اور جھگڑے کے وقت گالی دینا۔

س شرک اور ماں باپ کی نافرمانی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا ہے۔؟

ج۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے ساتھ شریک مت کرو۔ اگرچہ تو قتل کیا جائے یا جلایا جائے۔ اور ماں باپ کی نافرمانی مت کر۔ اگرچہ حکم کریں۔ کہ اپنی جورو۔ مال اور اولاد کو چھوڑ دے۔

س۔ عورت پر خاوند کے حق کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے۔

ج۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر خدا کے سوا کسی کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم کرتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔ اگر شوہر عورت کو حکم کرے کہ زرد پہاڑ کے پتھر اٹھا کر سیاہ پہاڑ میں اور سیاہ پہاڑ کے پتھر سفید پہاڑ میں پہنچا۔ پس عورت کو چاہیئے کہ اسی طرح کرے

س مرد کے لئے عورت کے بارے میں کیا حکم ہے۔

ج حدیث شریف میں آیا ہے کہ تم سے سب سے بہتر وہ آدمی ہے۔ کہ اپنی بیوی کے ساتھ برتاؤ میں خوب ہو۔ اور میں اپنی بیویوں کے حق میں بہت خوب ہوں۔ اور عورت بائیں پسلی سے پیدا کی گئی ہے اس کا راست ہونا ممکن نہیں۔ پس اس کی کجی پر صبر کرنا چاہیئے اور نیکی کرنی چاہیئے اگر راضی نہ ہو تو بامر مجبوری طلاق دے۔

س کن کن باتوں پر عمل کرنے سے مسلمان دنیا میں خوشحال رہ سکتے ہیں۔

ج ماں باپ کی خدمت کرنا (۲) پانچ وقت فرض نماز کی ادائیگی کے علاوہ تہجد کی نماز ضرور پڑھنا (۳) ہر روز ایک بار سورہ واقعہ پڑھنا (کسی کو نہ ستانا ۵۔ وفات شدہ اہل اسلام کو ہر روز کچھ قرآن شریف پڑھ کر

اس کا ثواب بخشنا۔ اپنے خویش و اقارب کی مدد کرنا۔

س۔ اگر کوئی چاہے کہ اس پر جان کنی کا وقت آسان ہو۔ با ایمان مرے قبر میں حساب نہ ہو اور نہ عذاب۔ اور بعد وفات قبر میں بند نہ رہے بلکہ آزادی سے پھرتا رہے تو اسے کیا عمل کرنا چاہیئے۔

ج۔ صبح اور عصر کی نماز کے بعد سورہ والنازعات (پارہ تیس) اور نماز عشا کے بعد سورہ ملک (پارہ ۲۹) پڑھا کرے۔ ہر قمری مہینے کی ۱۱ تاریخ کو پاکیزہ چیز پکا کر اس کا ثواب جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جملہ اہل ایمان خصوصاً حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ارواح کو بخشے۔

س۔ جو مسلمان چاہے۔ کہ اس پر تمام منازل حشر نہایت آسان طے ہوں۔ تو وہ بغیر حساب داخل جنت ہو جائے تو کیا کرے؟

ج اپنی عمر میں ستر ہزار بار کلمہ طیبب پڑھے اور اگر اکیلا یا چند آدمیوں کو ملا کر کسی مسلمان کو پڑھ کر بخشے گا تو وہ بھی یقیناً بخشا جائے گا۔ اس لئے ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اپنے ماں، باپ اور اہل حقوق کا خیال رکھے بلکہ جس وقت کوئی مرے تو بجائے رونے اور پیٹنے کے تمام آنے والے مرد اور عورتیں یہ کام جلد ختم کر دیں۔

س مسلمان کے لئے دنیا کی نیکی اور آخرت کی نیکی کیا ہے؟

ج مسلمان تندرست ہو۔ کسی کا قرض دار نہ ہو۔ کسی کا محتاج نہ ہو۔ کسی کے آگے شرمسار نہ ہو۔ اس کے اقربا سب نیک اور اتفاق والے ہوں۔ کسی غیر مسلم کا ملازم نہ ہو اور نہ ہی کسی غیر مسلم کی رعایا ہو یہ ہے دنیا کی نیکی اور آخرت کی نیکی یہ ہے کہ وہ باایمان مرے۔ اس پر جان کنی آسان ہو۔ اس پر قبر کا حساب اور عذاب نہ ہو۔ تمام منازل حشر اس پر آسان ہوں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ السلام کے قدموں میں پہنچے اور دیدار الٰہی جل شانہٗ سے مشرف ہو۔ اور وہ اپنے متعلقین کو بھی اچھی حالت میں دیکھے۔

س۔ جو مسلمان چاہے کہ اسے مرنے سے پہلے دیدار الٰہی ہو۔ وہ کیا کرے۔؟

ج۔ جمعہ کے دن سورہ طٰہٰ پارہ ۱۶ پڑھے۔

س۔ جو مسلمان چاہے کہ اسے مرنے سے پہلے رسول علیہ السلام کی زیارت نصیب ہو۔ وہ کیا کرے۔

ج۔ عشاء کی نماز کے بعد دو نفل پڑھے اور اس کا ثواب رسول علیہ السلام کی روح مبارک کو بخشے۔ نیت یہ کرے۔ دو رکعت نماز نفل واسطے خدا کے ہدیہ ہے جناب رسول علیہ السلام کا۔ پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورہ والضحٰی اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ سورہ الم نشرح پڑھے۔

س۔ کافر اور مشرک کے مسلمانوں کے متعلق کیا ارادے ہیں۔ اور مسلمان کو ان سے کیسا سلوک کرنا چاہیئے۔

ج۔ کافر خواہ اہل کتاب ہوں یا مشرک۔ ان سب کے ارادے مسلمان کے متعلق یہ ہیں (۱) وہ مسلمانوں سے اسلام چھڑا کر ان کو اپنا ہم مذہب بنانا چاہتے ہیں۔ مسلمان کا مال۔ جان۔ عزت اور ایمان کو برباد کرنا چاہتے ہیں ہمیشہ اسی بات میں خوش ہوتے ہیں جس میں مسلمانوں کو تکلیف ہو۔ مسلمانوں کی ترقی میں کبھی خوش نہیں ہوتے۔ جب موقعہ پاتے ہیں۔ سب کافر آپس میں ایک ہو جاتے ہیں۔ مسلمان سادگی کی وجہ سے ان سے محبت کرتے ہیں اور وہ کبھی بھی مسلمانوں سے محبت نہیں کرتے۔ اس لئے مسلمانوں کو ہرگز ان پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔ ان کی دوستی سے بچنا چاہیے اور ان سے

رواداری کبھی نہ رکھنی چاہیئے۔ کفار میں تبلیغ اسلام ضرور کی جائے۔
س۔ مسلمان اگر اپنی دینی اور دنیاوی حالت اچھی دیکھنا چاہے تو کیا کرے؟
ج۔ جمعہ کی نماز سے پہلے وعظ سنا کرے۔ اپنے پاس اوزار رکھے۔ ایک پیسہ کی چیز بھی اگر خریدے تو مسلمان سے خریدے اور مسلمان کی دینی ہوئی خریدے۔ پیدائش، عقیقہ، ختنہ، شادی اور مرگ کے مواقع پر ہرگز فضول خرچی نہ کرے۔ اپنے کارندے اگر رکھے تو مسلمان رکھے۔ دینی و دنیاوی علم پڑھے۔ اسلامی اخبار پڑھے۔ تجارت اور زمینداری اپنا پیشہ رکھے۔ ماں، باپ، خویش و اقارب کی خدمت کرے۔ رسول علیہ السلام کی امت پر رحم کرے۔ اللہ جل شانہٗ کی مخلوق کو بے وجہ نہ ستائے۔ کسی کامل باشرع ولی کی بیعت کر کے اس کی خدمت کرے۔ علماء اور فقراء کی صحبت ہمیشہ اختیار رکھے اور کوشش کرے کہ سلطنت اسلام کی قائم ہو۔ اور کسی غیر مذہب کی چال میں آکر کسی مسلمان کو ذرا بھی دکھ نہ دے۔ خواہ وہ کسی ملک اور دیس کا باشندہ کیوں نہ ہو۔ عورت کو سودا خریدنے کے باہر نہ جانے دے۔

ہماری اجتماعی ضروریات

س۔ ہماری موجودہ اجتماعی نکبت و ادبار کا باعث کیا ہے۔ اس کی اصلاحی صورت کیا ہو؟
ج۔ ہماری موجودہ تنزل حالی کے چار اسباب ہیں (۱) صوفیائے کرام نے عوام کی باطنی اصلاح کی طرف تو توجہ دی لیکن ان کی بیرونی ضروریات کو سب سے لازم رہا

یہی تصور نہ کیا یعنی اپنے مریدوں میں مجاہدانہ و حاکمانہ صلاحیت پیدا نہ کی۔ جس کے باعث
وہ غلامی کے گڑھے میں گر گئے (۲) ہمارے علماء نے اپنی روحانی کمزوری کے باعث کلمۂ
حق کہنا ترک کر دیا۔ خصوصاً امراء و رؤساء کے معاملے میں مداہنت سے کام لیا۔ خود سیاسیات
کی تعلیم حاصل کرنا گناہ سمجھا اور دوسرے سیاسی راہنماؤں سے الگ تھلگ رہے
(۳)۔ ہمارے رؤساء و امراء دینی تعلیم سے بے بہرہ بنے۔ غیر مسلموں کی خوشامد و صحبت
سے متاثر ہو کر ان کی چالوں میں آ گئے۔ اپنی انفرادی و قومی حالت سے لاپرواہ ہو کر عیاشی
میں پڑ گئے اور غیر مسلموں کے جارحانہ اقدامات کی روک تھام نہ کر سکے۔

(۴) عوام میں ہر قسم کا تعلیمی فقدان، عوام کا رؤساء و علماء کی مجلس سے دور ہونا۔ جس
سے عوام اور خواص کی ضروریات اور معیار زندگی میں بُعد المشرقین پایا گیا اور
اس طرح قومی ترقی رُک گئی۔

اب اصلاحی صورت یہ ہے۔ کہ

(۱) مذکورہ بالا چار اسباب کو ترک کر کے ان کی معتدل حالت اختیار کی جائے۔ اور
صوفیاء و علماء و رؤساء و امراء اپنے اپنے حلقۂ اثر کو جماعتی نظم و ضبط اور ترقی
و تعالیٰ کے لئے وقف کریں اور رضاکارانہ طور پر اپنے اپنے ذاتی مفاد کو ترک کر
کے ملت کے مفاد کو ترجیح دیں۔

(۲) حکومت کا نظام ایسے پختہ کار، دور اندیش اور ایثار پیشہ حضرات کے ہاتھ میں ہو
جن کے معیار زندگی میں عوام کے لئے منافرت و تنفر کا کوئی پہلو نہ ہو اور جو نظام حکومت کو
زیادہ تر عوامی بنیادوں پر قوت منافی کا قلع قمع کریں۔ حکومت کی مشینری کو سست اور
آرام طلب نہ ہونے دیں۔ مذہبی قوانین کو اپنانے اور ان کے اجراء و نفاذ میں تکلیف
محسوس نہ کریں۔ عوام میں دینی و دنیاوی تعلیم عام کرنے کا موجب بنیں۔
اسلامی فوجی نظام مندرجہ ذیل صورت پر ہو۔ ہر اٹھارہ سال سے ۴۰ سال تک کی عمر کے

آدمی کو فوجی تربیت لازمی طور پر دی جائے۔ ہر گاؤں کی اس نفری کا ½ ملک کی باقاعدہ فوج کا حصہ شمار کیا جائے اور اسے ریزرو فوج کا نام دیا جائے۔ اس فوج کو سال بھر میں ایک ماہ جنگی پریڈ میں شمولیت کے لئے ضرور بلایا جائے۔ اس فوج کے لئے اسلحہ وسامان جنگ اُن کے اپنے علاقوں میں مراکز قائم کر کے رکھا جائے۔ سامان جنگ و اسلحہ حکومت وقت کی زیر نگرانی رہے۔ اس کی تیاری میں جو مالی ضروریات درپیش ہوں حکومت اور عوام مل کر پوری کریں ان فوجوں کے نام علاقوں اور دیہات کے ناموں پر ہوں اور اسی طرح ان کے جنگی دستوں اور ٹولیوں کے علاقوں کے نام سے منسوب ہوں تاکہ عوام کو اس سے زیادہ سے زیادہ دلچسپی ہو سکے۔ ضلع کے ہر تھانہ کم از کم ایک جنگی دستہ اور ہر تحصیل میں کم از کم ایک ٹولی دستہ قائم کیا جائے۔ جنگ کے زمانہ کے علاوہ فوجی اخراجات نہایت کم سے کم رکھے جائیں سرحدی چھاؤنیاں اور قلعہ بندیاں نہایت مضبوط ہوں۔ جنگی کالج زیادہ سے زیادہ کھولے جائیں اور عام لوگوں کے ساتھ ساتھ فوج کے لئے بھی اعلیٰ تعلیم لازمی قرار دی جائے۔

۱۰۔ صنعت وحرفت، زراعت اور تعلیم کو اعلیٰ معیار پر پہنچانے کے لئے حکومت اپنی مالی پوزیشن کو مضبوط کرے۔ وہ اس طرح کہ اپنے ذرائع سے ملک کی قیمتی معدنیات نکلوائے۔ تمام اشیاء جو بیرون جات پاکستان سے درآمد کی جاتی ہیں وہ ملک میں تیار ہوں ان کی بڑی بڑی فیکٹریاں اور چھوٹے ادارے حکومت کی ملکیت ہوں۔ زکوٰۃ و صدقات کی وصولی حکومت اپنے ہاتھ میں لے کر بیت المال یا قومی فنڈ قائم کرے جس کے ذریعہ عوام کی بیکاری اور غربا کی گداگری کو قانوناً ممنوع قرار دے۔ محتاجوں اور معذوروں کے لئے محتاج خانے کھولے جائیں۔ عوام میں مغربی عیش پسندی مثلاً سینما، شراب دجوا۔ قحبہ خانے حکماً بند کر کے ان کی بجائے تفریح کے لئے ورزشی کھیلیں رائج کی جائیں۔ فقط دعا کا طالب

احقر سلطان محمد اندرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

مزار حضرت حکیم مولوی سلطان محمد رحمتہ اللہ علیہ مسجد حضرت شاہ محمد غوث میں آپ کا عرس ہر سال گیارہ جمادی

مدرسۃ القرآن

جامع قادریہ سلطانیہ ہربنس پورہ لاہور

حضرت مولانا مولوی حکیم سلطان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کا

بنایا ہوا یہ دینی مدرسہ نہایت تیزی سے ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ صدقات۔ خیرات۔ زکوٰۃ دیتے وقت اس مدرسہ کو نہ بھولیے۔ یہ ملک کے یتیم و نادار بچوں کی پرورش بھی کر رہا ہے اور دینی تعلیم بھی باقاعدگی سے جاری ہے۔ صدقات و خیرات

ذیل کے پتہ پر بھیجیے،

حاجی محمد الدین پنج منتظم مدرسہ قادریہ سلطانیہ ہربنس پورہ۔ لاہور

لاہور آفس:۔ حکیم محمد عظیم حجازی دواخانہ۔ دِل محمد روڈ لاہور

ڈی لوکس آرٹ پریس لاہور